اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

ھُوَ الْوَارِثُ الْحَیُّ الْقَیُّوْم

مزہ ہے پیاری کا

وارث الاولیاء فی تذکرۃ الفقرا

مؤلفہ

خادم الوارث الکونین فقیر حضرت خواجہ سید عنبر علی شاہ وارثی چشتی، اجمیری

الله

محمد صلی اللہ علیہ وسلم علی علیہ السلام فاطمہ علیہا السلام حسن علیہ السلام حسین علیہ السلام

رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ ۔

وارث الاولیاء

فی

تذکرۃ الفقراء

تصنیف

خاک نشین ارض مقدس دیویٰ شریف، ضلع بارہ بنکی (ہند)

فقیر **عنبر علی شاہ وارثی** قلندری اجمیری عفی عنہٗ

حسب فرمائش:

برادر طریقت میاں عبدالغفار خاں وارثی صاحب، وارثی ہوٹل، گوجرانوالہ

ملنے کا پتہ:

B-4 ایریا بلاک نمبر 70، کوارٹر نمبر 6، وارث محل لانڈھی کولونی کراچی۔

نام کتاب : وارث الاولیاء فی تذکرۃ الفقراء

مصنف : خادم الوارث الکونین حضرت خوجہ سیّد عنبر علی شاہ وارثی، چشتی، اجمیریؒ

کتابت : محمد ارشد عزیزی، سلیمانی، چشتی

پروف ریڈنگ: محمد احمد جمال وارثی (گلشن وارث)

معاونت پروف ریڈنگ: جناب اکمل علی شاہ وارثی

طباعت: عزیزیہ پرنٹرز، کراچی۔

سرِ ورق: جناب غوث مینائی وارثی

اشاعت اوّل: آفتاب عالم پریس 5، ہسپتال روڈ لاہور

اشاعت دوئم: وابستگانِ واراکین ٹرسٹ خانقاہ حضرت بابا خواجہ سیّد عنبر علی شاہ وارثی، چشتی، اجمیریؒ ٹرسٹ رجسٹرڈ 270

تعداد اشاعت دوئم: 500
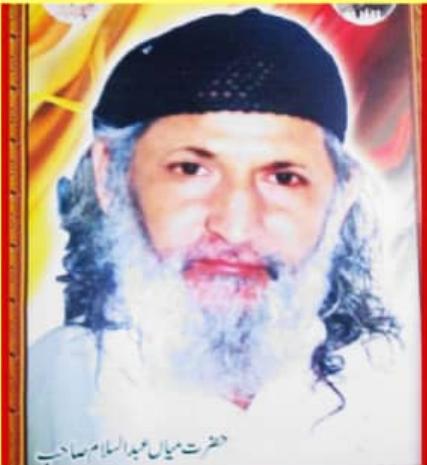
تاریخ اشاعت: 12 ذیقعدہ 1440ھ، 15 جولائی 2019ء

ہدیہ کتاب: 400 روپے

ملنے کا پتہ: خانقاہ حضرت الحاج بابا خواجہ سیّد عنبر علی شاہ وارثی چشتی اجمیریؒ

پلاٹ نمبر A-1، خانقاہِ عالیہ جامعہ وارثیہ اندرونِ میوہ شاہ قبرستان میانوالی کالونی، کراچی۔

یا وارث
حق وارث

حضرت خواجہ
سید عنبر علی شاہ
وارثی چشتی اجمیری
رحمۃ اللہ علیہ
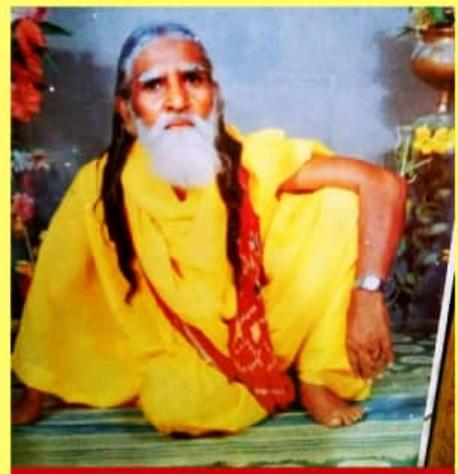
فیضانِ نظر

حضرت سید
عبدالسلام
عرف میاں بالکا ابوبکر
رحمتہ اللہ علیہ

عرفانِ سلسلہ وارثیہ قادریہ
ایف بی گروپ

عرفان سلسلہ وارثیہ قادریہ کی ایک بہترین کاوش
وارثی کتب اب پی ڈی ایف میں آپ سب وارثیوں کے لیے۔
منجانب : رمیز احمد وارثی
جو لوگ سلسلہ کی کتب جو پی ڈی ایف والی پڑھنا چاہتے ہیں
تو اس نمبر پر رابطہ کریں۔

923101157013

هُوَ الْوَارِثُ الْحَيُّ الْقَيُّوم

مزہ ہے پیاری کا

بیدم یہی تو پانچ ہیں مقصودِ کائنات
خیر النساءؑ حسینؑ و حسنؑ مصطفیٰؐ علیؑ

اپنی تصنیف **وارث الاولیاء** فی تذکرۃ الفقراء

بخلوص قلب بارگاہِ پنجتنِ پاک علیہم الرضوان

میں نذر گذرانتا ہوں

شاہان چہ عجب گر بنوازند گدارا

عنبرؔ خدا گواہ کہ ایمان من ہمی ست مقصودِ ما محمدؐ و آلِ محمدؐ است

مقیم وارثی ہوٹل، گوجرنوالہ

فقیر عنبرؔ علی شاہ وارثیؒ

مورخہ یکم صفر المظفر ۱۳۹۰ھ

نذرِ عقیدت

ہم انتہائی خلوص و محبت کے ساتھ

"وارث الاولیاء فی تذکرۃ الفقراء" وارثیہ کی اشاعت دوئم کو سراج الفقرائے وارثیہ عاشقِ وارث عالم پناہؒ **حضرت بابا سیّد منّت شاہ وارثیؒ** کی بارگاہ میں نذر کرتے ہیں۔ اور دُعا گو ہیں کہ اللہ کریم سرکار کے درجات کو مزید بلندگی عطا فرمائے۔ آمین

منجانب

سیّد عبد الماجد صوفی وارثی

وَاراکینِ ٹرسٹ رجسٹرڈ 270

قرآن کی ہر آیت و سورت دیکھی
اسلام کی تفسیر و حقیقت دیکھی

ایمان پہ جب غور کیا عنبرؔ نے
سرکار دو عالم کی محبت دیکھی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم وَعَلٰی آلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ الْمَعْصُوْمِیْنَ ●

تمام تعریف اس قادر حی القیوم کو سزاوار کہ جس کا تخت عظمت وجلال ہمیشہ سے آراستہ ہے اور ہمیشہ آراستہ رہے گا۔

جس کی آواز کن سے اٹھارہ ہزار عالم کا وجود ظہور میں آیا اس کی بارگاہِ قدس میں وہ مقبول ہوئے جنہوں نے عمل صالح کئے اور دھتکارے گئے وہ کہ جو کچھ نہ کئے بغیر سب کچھ حاصل کرنا چاہتے تھے۔

وہی تمام عالم کا رب ہے اور اسی کی بڑائی ہمیشہ رہی اور ہمیشہ رہے گی۔ کبریائی اسی کی شان کو شایاں ہے۔ از عرش تا فرش اسی کی ملک ہے اور اسی کی ملکیت رہیگی۔

ذرّے ذرّے میں تیرا نور عیاں ہے یارب
تو عیاں ہو کے بھی ہر شے میں نہاں ہے یارب

۷۸۶

اَللّٰھمّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدنا محمدٍ وَّعلیٰ آلِ سَیِّدنا محمدٍ بقدرِ حسنہٖ و جمالہ

عرش بریں بزیر نعالِ محمدؐ است — واللہ ایں عروج و کمالِ محمدؐ ست

دست رسول دستِ الٰہی است بالیقیں — در کائنات نیست مثال محمدؐ ست

از آئینہ قسمؔ تو لّو عیاں شد است — شان خدا است شان جلالِ محمدؐ ست

تفسیر من رآنی ببیں اے خدا پرست — دیدِ خدا است دیدِ جمالِ محمدؐ ست

انوار ذات بر رُخ قرآن زیر لب — حال محمدؐ ست و قال محمدؐ ست

ہر یک گدائے خاکِ مدینہ شہ زماں — صد فخر کائنات بلالِ محمدؐ ست

عنبرؔ خدا گواہ کہ ایمان من ہمی ست
مقصودِ ماں محمدؐ و آلِ محمدؐ ست

اے مظہرِ نورِ خدا بلغ العلیٰ بکمالہ

مولا علیؑ مشکل کشا کشف الدّجیٰ بجمالہ

حسنینؑ جان فاطمہؑ حسنت جمیع خصالہ

سیّد محمدؐ مصطفیٰ صلّو علیہ وآلہٖ

۷۸۶

سرکارِ عالم پناہ حضور وارث الاولیأ کی سیرت پاک اور مجھ سا ناقص انسان کجا آفتاب کجا ذرّے کا ہزارواں حصّہ بھی نہیں سرکار عالم پناہ کی ذات قدسی صفات ہمارے علم ہمارے فہم وادراک سے بالاتر ہے۔

تیری تعریف کیسے کروں میں بیاں میری طاقت ہے کیا میں تو کچھ بھی نہیں مہر و ذرہ سے نسبت تو ہوتی کچھ مجھ کو نسبت ہے کیا میں تو کچھ بھی نہیں

مجھ سے پہلے میرے بزرگان سلسلہ نے بھی بڑی بڑی ضخیم کتابیں سرکار عالم پناہ کی سیرت پر لکھیں لیکن وہ بھی اپنی معذوری ظاہر کرنے پر مجبور ہوئے۔

سب سے پہلے عین الیقین حضرت قبلہ عبد الآد شاہ صاحب تحیّر وارثی نے تحریر کی اور سرکار کی خدمت اقدس میں یہ کتاب مقبول ہوئی۔ آپ کے بعد مشکوٰۃ حقانیہ مولوی فضل حسین وارثیؒ اور حیات وارث مصنف مرزا محمد ابراھیم بیگ شیدا وارثی نے تحریر کی، جلوۂ وارث حکیم صفدر علی وارثیؒ بہرائچی نے تحریر کی تعارف وارشیہ حضور بیدم شاہ صاحب وارثی علیہ الرحمۃ کے ارشاد گرامی کے تحت اس فقیر نے ۱۹۵۴ء میں ظہورِ قدسی حالات وارث کے نام سے ایک مختصر رسالہ لکھا اور قبلہ محترم حیرت شاہ صاحب وارثیؒ نے اس کی طباعت واشاعت میں مکمل طور پر اپنی ذات خاص سے اخراجات برداشت کئے تھے ظہور قدسی کو شائع ہوئے عرصہ ہو گیا دوران سفر لاہور میں برادر طریقت میاں عطاءاللہ ساگر وارثی نے مجھ سے اصرار پر اصرار کیا کہ آپ ایک صحیفہ تحریر کریں جس میں سرکار عالم پناہ حضور وارث الاولیأ کے حالات کے ساتھ تذکرۃ الفقرأ بھی لکھا جائے جس کی اس وقت اہم ضرورت ہے۔ تا کہ یادگار رہے اور آئندہ آنے والوں کے لئے

نشان منزل ثابت ہو۔ لہذا میں نے سرکار وارث الاولیاؒ کے نام پاک کا سہارا لیکر وعدہ کیا کہ میں انشاءاللہ اس خدمت کو بخلوص قلب انجام دونگا الحمدللہ علیٰ احسانہٖ کہ یہ کتاب آپ کی خدمت میں حاضر ہے میری کم علمی کو دیکھتے ہوئے اگر کوئی غلطی رہگئی ہو تو ازراہِ کرم پتہ ذیل پر اپنے ذرین اصلاحی مشورہ سے آگاہ فرمادیں مشکور ہونگا طالب دعائے خیر۔

عنبر شاہ وارثی، اجمیری

میاں جیّالے شاہ وارثی حضرت حیرت شاہ صاحب وارثیؒ کے نونہال فرزند طریقت خاص خادم محبوب ترین، فقیر ہیں کراچی میں قیام ہے۔

باسمہ وارث الکریم

ولایت وہبی

انبیا علیہم السلام کے معاملات انسانی کمالات میں عام لوگوں کی بہ نسبت سب سے مختلف اور امتیازی خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں۔

کہ دربار رب العالمین میں یہ نفوس قدسیہ براہِ راست مخاطب اور کتاب اللہ واشارات ہدایت غیبی کے عامل خاص الوہیّت کی صحیح بشارات سے سرفراز فرما گئے ہیں۔

چمن تکریم وگلستان تعلیم احدیت سے تربیت یافتہ ہیں یعنی علوم ومعارف انہیں براہ راست مکتب غیبی سے حاصل ہوتے ہیں یہی پاک حضرات نور سے معمور نشّہ توحید سے مخمور مجالس عظیم کے سردار اور مدارس تفہیم کے دانشور ہیں۔ احکام الٰہی کے مخزن اور اسرار والہام کے مورد ہیں۔ عالم ملکوت کے نور سے منور ومعمور اور معجزات کے ظہور سے عالم تکوین میں مویّد کے کمالات سے موصوف اور لذّات حمدِ ذات ومناجات کے ادراک کے

عاشق اور حبّ اللہ کے مقام میں ثابت قدم ہیں۔ اور بغض فی اللہ کے معرکہ میں علمبردار ہیں۔ عاجزی کا اقرار کرنے والے ہیں روحشوع میں ثابت قدم اور خوف رجا میں مثل سیماب بے قرار ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے دیدار کے شوق میں فنا ہیں جیسا کہ شبنم سُورج کی تپش سے فنا ہو جاتی ہے۔

رب العزت کی تعظیم میں نہایت مؤدب اور راضی برضائے الٰہی۔ یہی اللہ کو ایک ماننے میں پختہ ہیں۔ توکل اور تنہائی میں نہایت پاکیزہ یہی نفسانی آلود سے مبرّا ہیں۔ اور وسواس شیطان کے دور کرنے میں جری ہیں اور بہادر ہیں۔ طہارت و پاکدامنی ان کی جبلّت ہے۔ اللہ عزّ وجل کی عبادت ان کا شغل مستقل ہے۔ عشق الٰہی کی آگ ان کے دلوں کو روشن سے روشن تر کئے ہوئے ہے اور ماسوٰی اللہ کے بالکل ہیچ جانتے ہیں ہر بات کا جواب الا اللہ من اللہ ولا قوۃ الا باللہ العظیم ہے۔

صبر واستقامت میں ضرب المثل ہیں دشواریوں کو حل کرنے میں ممتاز

اور مہمات کے سرانجام دینے میں عالی ہمت ہیں عقل و علم کے خزانے، عفوو حلم کی کانیں ہیں، دوستی و محبت ووفا کے جامے اور پاکدامنی وحیا کے چشمے ہیں تمام خلقت پر رحیم اور رابطۂ تعلقات میں کریم ہیں۔ ہر بیگانے کے دوست اور ہر گھر کے لئے مثل ہما ہیں، خدا کی راہ میں بھاگنے والے کے پیچھے دوڑتے ہیں کہ اس کو راہ پر لائیں بہار سخاوت کے ابر ہیں اور گلستان جوان سردی کی بہار ہیں، پیشۂ شجاعت کے شیر اور میدان کارزار کے دلبر ہیں، راست گو سید چشم، دشمن کو دوست بنانے والے ہیں مکارم اخلاق میں یگانہ آفاق اور طالبان حق کے عاشق و مشتاق ہیں یہ انعامات ربی ہیں۔

ھذا من فضل ربیؔ۔

یہی اوصاف ولایت کے نقطہ کا ماحصل ہے۔

جب دنیا میں کفر و ظلمت و بربریت تشدد، جہالت بے خبری کا دور دورہ ہوتا تو قدرت اپنی رحمت خاص سے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے تجلیات سے منور فرما کر انبیاؑ علیہ السلام کو مخلوق کی ہدایت کے لئے بھیجتی ہے۔

اور الہامات غیبی سے براہ راست ان پر وحی نازل فرما کر ہر موقع اور لحاظ سے مخاطبت کلام سے سرفراز فرماتی رہی۔

بعد خاتم النبوۃ سرکار دو عالم حضور سید الکونین محمد مصطفٰے احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کارِ ہدایت اولیأ عظام کو ودیعت کیا گیا۔

کہ دنیا میں بے راہ روی اور غفلتِ خداوندی سے مخلوق اپنے آپ کو گمراہ کر لیتی ہے تو حضرت حق ہر دور میں وقتاً فوقتاً نائبین رسالت اولیأ عظام کو مبعوث ہدایت، خلق کے لئے مبعوث فرماتے ہیں۔ انہیں کی شان میں ارشاد ہے۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

خبردار اس میں شک نہیں کہ اللہ والوں کو کوئی خوف و غم نہیں یہ لوگ وہ ہیں جو ایمان لائے اور پرہیز گاری کی۔

یہی اللہ والے حدیث "الفقر و فخری و الفقر منی"

ترجمہ: فقیری میرا فخر ہے اور فقیری مجھ سے ہے۔ کا مظہر اتم ہیں کہ راہ خدا

میں مجاہدات تزکیہ نفس سے مجلیٰ ہو کر پہلے خود کو صبر و ضبط تحمل و رضا و تسلیم ،سخاوت و شجاعت ،تقریر و تجرید، بخشش و عطا،فکر و تجسس غیبی کا خود کو آئینہ بنا کر مخلوق خدا کی ہدایت کا علم لیکر میدان عمل میں جلوہ گر ہوتے ہیں۔انہیں رہروانِ منزل عشق الٰہی کو وہ تمام ہدایات بتوسل امام اول امام المشارق والمغارب سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ بارگاہِ رسالتمآب فخر موجودات مظہرِ انوارِ ذات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم انکو حاصل ہوتے ہیں اور وہ اسی پر عمل کرتے ہیں۔

ارشاد نبوی حدیث: ان تومروا علیا ولا امرا کم فاعلین تجدہُ هادیاً مهدیاً یاخذ بکم الصراط المستقیم

ترجمہ: کیا تم علی کو امیر بناؤ تو مگر میں ایسا نہیں دیکھتا اگر علیؑ کو امیر بناؤ گے تو وہ تمہارے ساتھ سیدھی راہ پکڑے گا۔

اس حدیث پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے کھلے الفاظ میں ارشاد فرمایا ہے کہ صراط المستقیم اگر چاہتے ہو تو علیؑ کی معیت میں علیؑ کی اقتدا کرو تمہاری

دو جہاں کی فلاح بھی اسی میں ہے۔

دوسری جگہ حدیث پاک ہے۔ "القرآن مع علی مع القرآن"

ترجمہ: قرآن علیؑ کے ساتھ اور علیؑ قرآن کے ساتھ ہے۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے۔ میں تم میں دو بھاری پتھر چھوڑے جاتا ہوں۔ ایک تو کتاب اللہ اور دوسری میری اہل بیت۔ اور یہ دونوں تم سے جدا نہ ہوں گے حتیٰ کے حوض کوثر پر ملیں گے۔

اس حدیث کی تفسیر امام حسین علیہ السلام کی شہادت عظمیٰ ہے کہ آپ نے قرآن کو نہیں چھوڑا اور قرآن کی عظمت و ناموس رسالت کے لئے جان دیدی۔

آپ کی امامت پر آیۃ پاک

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ۗ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ (سورۃ السجدۃ)

ترجمہ: ہم نے ان میں سے امام بنائے جو ہمارے حکم سے ہدایت کرتے ہیں جب انہوں نے صبر کیا اور ہماری آیتوں پر یقین کیا۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ (بنی اسرائیل)

ترجمہ: وہ لوگ جو پکارتے ہیں اور اپنے پروردگار کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ کون انمیں سب سے زیادہ مقرب ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ (مائدة)

اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو۔

وسیلہ سے مراد وہ شخص ہے جسے قرب الی اللہ حاصل ہو باعتبار منزلت ،اقرب الی اللہ اول رسول اللہ بعد ازاں امام ہے جو اس کا نائب ہے۔

جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

احب للناس الی اللہ یوم القیامۃ واقرب ھم مجلسا امام عادل۔

ترجمہ: لوگوں میں سے اللہ تعالےٰ کا محبوب اور مقرب قیامت مسیں امام عادل ہوگا۔

حدیث: من لم یعرف امامۃ زمانہ فقد مات میتتہ الجاھلیۃ

ترجمہ: جس نے اپنے زمانے کے امام کو نہ پہچانا وہ جاہلیت کی موت مرا۔

آیۃ فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید وجئنا بک علےٰ ھؤلاء شھیدا۔

ترجمہ: بس کیا ہوگا جب ہر اک امت سے ایک ایک گواہ لایا جائے گا اور

آپ کو ان پر گواہ بنایا جائے گا۔

اس طرح امام کو بھی دنیا و آخرت میں اس ریاست کے مانند مبعوث الیھم

سے نسبت ہے۔

چنانچہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔

الستم تعلمون انی اولیٰ بالمومنین انفسھم قالُ بلیٰ

فقال اللھم من کنت مولاً فعلیؑ مولاہُ

ترجمہ: کیا تم کو معلوم نہیں کہ مومنین کے لئے میں انکی جانوں سے بہتر

ہوں۔ صحابہ نے عرض کیا ہاں۔ پھر فرمایا اے اللہ جس کا میںؐ مولا ہوں علی

ؑ بھی اس کا مولا ہے۔

یوم ندعون کل اناس بامامھم وقفوھم انھم مسئولون

ترجمہ: جس دن ہم لوگوں کو بلائیں گے معہ انکے اماموں کے اور انہیں ساتھ کھڑا کر

کے سوال کیا جائے گا۔ بنی اسرائیل

انھم مسئولون عن ولایتہ العلیٰ (الحدیث)

ترجمہ: ان سے حضرت علیؑ کی ولایت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

الغرض ان تمام آیات واحادیث سے یہ ثابت ہے کہ امام نائب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جس طرح نبی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق میں مخصوص المخصوص علی الخصوص بالتخفیص مقامات ارفع واعلیٰ سے سرفراز فرمایا اسی طرح نائب رسول اللہ امام کل المومنین کو اپنے خاص الخاص انعامات وہی سے سرفراز فرمایا ہے امام بمنزلہ جانشین رسول اللہ ہے امام رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند سعادتمند کے مانند ہے۔ باقی تمام اکابرین امت اور بزرگان دین اور خدمت گاروں اور جانشاروں کی طرح ہیں اور غلاموں کی مانند ہیں۔ بس جس طرح اکابرین سلطنت وارکان مملکت کے لئے شہزادۂ والاقدر کی تعظیم وتکریم فرض ہے اور لازمی ہے۔ اور اس سے توسل موجب سعادت ہے اسی طرح اس سے مقابلہ کرنا بادشاہ وقت سے

مقابلہ کرنا ہے۔ یہ علامت شقاوت ہے اور اس مفاخرت کا اظہار بد انجامی پر دلالت کرتا ہے۔

ایسا ہی ہر صاحب کمال کے حضور میں تواضع اور تذلّل سعادت دارین کا باعث ہے۔

اور اس کے حضور اپنے علم و فضل کو کچھ سمجھنا دونوں جہاں کی شقاوت ہے اور اس سے یگانگی رکھنا رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یگانگی ہے اور اس سے بیگانگی گویا رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے بیگانگی ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے بیگانگی حق جل جلالہٗ سے بیگانگی ہے۔

خصوصاً اس وقت جب نیابت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم بھی اسے رب العزت عزہ وجل کی جانب سے تفویض ہو چکی ہے۔

اللھم صل علی سیدنا محمد و علی اٰلِ سیدنا محمد بقدر حسنه و جماله۔

اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول اولی الامر منکم

ھواللہ الوارث الحق المبین

الصلوٰۃ والسلام علی نور الاولین والاٰخرین

شگفتہ گلشن زہرا کا ہر گل تر ہے　　کسی میں رنگ علیؑ ہے کسی میں بوئے رسولؐ

واہ اس نامہ کی خوش عنوانیاں

ابتدا ہو جس کی ان کے نام سے　　بیدم وارثیؒ

حضور اقدس سرکار عالم پناہ وارث الاولیا نور اللہ مزیحہ کے اسم مقدس "وارث" ہی سے آپ کی عظمت و بزرگی اور ارفع شان عیاں اور نمایاں ہے کہ آپ اس نور ازلی و ابدی سرور کائنات فخر موجودات کل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وراثت اور مرتضوی ولایت کے حقدار نورانیت فاطمہؑ ورضا و تسلیم حسنی و حسینی کے واحد وارث ہیں۔

چرخ رشد و ہدایت کے درخشاں ماہتاب ہونے کے ساتھ ساتھ صفات مظہرہ اصحابہ مکرمین اخلاق ائمہ مطہرین کہ مظہر اول ہیں آپ تمام اولیأ

عظام میں اسی طرح ممتاز و ممیز ہیں جیسے سرور کائنات فخر موجودات مرکز
انوار و تجلیات حق طاہر و مطہر طیب و اکمل الانبیأ خاتم المرسلین و خاتم نبوت
سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیأ علیہم السلام میں سب سے آخر میں آنے کے
باوجود سب سے افضل و مقرب و محترم بارگاہ احدیت ہیں۔

سرکار عالم پناہ وارث الاولیأ بھی اس دور کفر و ضلالت میں آفتاب
ہدایت بنکر افق عالم پر جلوہ فرما ہوئے اور کائنات کے ذرے ذرے کو
حقیقت آشنا کر دیا۔ یہ سب کچھ نور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پرتوِ خاص اور
صلب مولائے کائنات سیدنا امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور افضل
الانسأ الاولین والآخرین سیدہ خاتون جنت صلوٰۃ اللہ علیہا کا ظہور ہے جیسا
کہ آپ کے خاندانی شجرہ مقدس سے عیاں ہے۔

وارث الاولیاء کا شجرہ نسب

ا۔حضرت سرکار سیدنا و مرشدنا حاجی الحرمین شریفین امام الاولیائ سرکار عالمپناہ (دیوہ شریف) سیدنا وارث علی شاہ وارثِ ارث الاولیائ نور اللہ صریحہ دیوہ شریف۔

۲۔ابن سرکار سیدنا و مرشدنا حکیم قربان علی شاہ صاحب چشتی نظامیؒ

۳۔ابن سرکار سیدنا سلامت علی شاہؒ ۴۔ابن سرکار سیدنا کرم اللہؒ

۵۔ابن سرکار سیدنا میراں سید احمد شاہؒ ۶۔ابن سرکار سیدنا عبد الاحد شاہؒ

۷۔ابن سرکار سیدنا عمر نورؒ ۸۔ابن سرکار سیدنا زین العابدینؒ

۹۔ابن سرکار سیدنا عمر شاہؒ ۱۰۔ابن سرکار سیدنا عبد الواحد شاہؒ

۱۱۔ابن سرکار سیدنا عبد الآد شاہؒ ۱۲۔ابن سرکار سیدنا علاؤ الدین اعلیٰ بزرگؒ

۱۳۔ابن سرکار سیدنا عز الدین شاہؒ ۱۴۔ابن سرکار سیدنا اشرف ابی طالب شاہؒ

۱۵۔ابن سرکار سیدنا محروق شاہؒ ۱۶۔ابن سرکار سیدنا ابو القاسم شاہؒ

۱۷۔ابن سرکار سیدنا عسکری شاہؒ ۱۸۔ابن سرکار سیدنا ابو محمد شاہؒ

۱۹۔ابن سرکار سیدنا سید محمد جعفر شاہ ؒ ۲۰۔ابن سرکار سیدنا محمد مہدی شاہ ؒ

۲۱۔ابن سرکار سیدنا امام علی رضا ؒ ۲۲۔ابن سرکار سیدنا قاسم حمزہ ؒ

۲۳۔ابن سرکار سیدنا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ابن سرکار سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام ابن سرکار سیدنا امام محمد باقر علیہ السلام ابن سرکار سیدنا سید الساجدین امام المومنین امام زین العابدین علیہ السلام ابن سرکار سید الشہدأ شہنشاہ تسلیم ورضاجۃ السلام سید امام حسین علیہ السلام ابن سید السادات امام المشارق والمغارب امام الاشجعین نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدنا امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم زوج سیدۃ النسأ افضل النسأ الاولین والآخرین سیّدہ فاطمہ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا بنت سیّد اللعالمین تاجدارِ دو جہاں وارث کونوں مکاں صاحب مسند نشین ھل اتیٰ افضل الانبیأ سیدنا و مولانا خاتم النبین سرکار دو عالم احمد مجتبیٰ محمد ؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سراپائے وارث الاولیاء

حضور سرکار عالم پناہ وارث الاولیاؒ کی خاندانی عظمت سرکار کے شجرہ اقدس سے ظاہر ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آپ کے پاک صلب پر آیت تطہیر قرآن پاک میں شاہد ہے آپ کی سوانح حیات لکھنا احاطہ تحریر سے باہر اور حلقۂ تقریر سے بالاتر ہے نہ الفاظوں میں ادا ہوسکتی ہے نہ ضبط تحریر میں آسکتی ہے یا اگر آپ کی زندگی دیکھنا چاہو تو کسی قلندر کے جذبۂ بیدار میں دیکھو یا پھر کچھ جھلکیاں کلام بیدمؒ میں نظر آئیں گی۔

کلّ ذات قدسی صفات نے کوئی دیکھ سکا نہ بیاں کر سکا البتہ جستہ جستہ پہلو اپنے اپنے ظرف کے مطابق کن انکھیوں سے جس نے بھی دیکھا وہ بھی پورے طور پر وضاحت نہ کر سکا۔

نگاہ برق نہیں چہرہ آفتاب نہیں
وہ آدمی ہیں مگر دیکھنے کی تاب نہیں

موئے مبارک ریشم سے زیادہ نرم سورج کی کرنوں سے زیادہ چمکدار بجلیوں

کے مانند روشن ہے

نہ تنہا مغربی باشد گرفتار سر زلفش

کہ زلفِ اُو بہر موئے گرفتارِ دگر دارد

جبین پاک سے نورِ ہدایت مثل خورشید درخشاں جس کی نظر پڑی اس کے جسم سے کثافت کافور ہوگئی اور قلب منور ہوگیا آفتاب آمد دلیلِ آفتاب کے مصداق چشم مبارک مئے توحید کے چھلکتے ساغر ہے

یکے چشم سیاہ داری دگر سرمہ بروں کردی

آہا ظالم چہ ہا کردی بلا اندر بلا کردی

صد خرقہ صوفی بخرابات گروہ کرد

آں نرگس مخمور بلائے کہ تو داری

رخسار مبارک آفتاب و ماہتاب کی مانند

پری پیکر نگارِ سروِ قد لالہ رخسارِ

سراپا آفت دل بود شب جائے کہ من بودم

لب ہائے مبارک گلاب کی دو پنکھڑیاں اگر جنبش ہو تو کائنات ساکت

خاموش رہیں تو عشاق کی جان پر بن آئے، مسکرائیں تو پھول جھڑیں کلیاں سامنے ہوں تو شرما جائیں، کلام کریں تو تفسیر آیاتِ من آیات اللہ، ریش مبارک سبحان اللہ جیسے رحل پر قرآن پاک جلوہ بار ہو صدرِ مُبارک مرکز امانتِ انوار توحید ربی تو دست سخا کا یہ عالم ہر اپنا بیگانہ طلب سے زیادہ دامن مقصود بھر لے قدِ مبارک کا یہ کرشمہ کہ ہزار ہا انسانوں میں سب سے نمایاں نظر آئیں۔ عاشقوں کے جھرمٹ میں سب کے دل کی بات کے لئے ایک جملہ ہی باعث تسلی و تشفی ہو داد و دہش کی یہ شان کہ کبھی صبح کے لئے کچھ نہ رکھا ادھر آیا اُدھر تقسیم فرمایا بے نیازی کی نرالی شان کے کبھی روپیہ پیسے کو ہاتھ سے چھونا تو در کنار اپنے پاس آنے والوں کو دولت لانے کی اجازت نہیں دی اپنے آباؤ اجداد کی پچاس ہزار روپیہ سالانہ کی جائداد کے کاغذات تالاب برد کر دئے اور لوٹ کر جاگیر کی طرف توجہ تو کجا کبھی خیال بھی نہ گزرا۔

پائے مبارک کی لطافت کا یہ عالم گرد کبھی چھونے نہ پائی اکثر لوگوں نے چھڑکاؤ کیا اور وارث الاولیا تشریف لائے تو سفید چاندنی پر دھبہ تک

نہیں آیا۔

بغمزہ سحرِ نگاہ جادو بطّرہ افسوں بقد قیامت

بہ خط بہ نقشہ بہ زلف سنبل بچشم نرگس برخ گلستان

کشش و جاذبیت کا یہ عالم کہ ہر قوم وملت کے افراد آئے ہر سلسلہ کے طالبین آئے حاضر خدمت ہوئے تو سب کچھ بھول کر مزہ ہے پیاری کا حق وارث حق وارث کے نعرے لگانے لگے توحید پرستی کا یہ عالم کہ کبھی غیر حق کہا نہ غیر حق دیکھا نہ غیر حق سنا۔ فرمایا اگر طلب صادق ہے تو ذرّے میں حبیب کی دید ہوسکتی ہے۔

اے خمِ زلفِ تو غارت گر ایمانے چند

ظاہر از حسن تو صد کفر مُسلمانے چند

یوسف آں نیست کہ گویند مہ کنعان ست

یوسف این ست کہ برہم زدہ کنعانِ چند

اللّٰھم صلّ علیٰ سیّدنا محمدٍ وّ علیٰ آلِ سیّدنا محمد وّ علیٰ وارثنا علیہ السّلام

وارث الاولیاءؒ کے خاندانی فضائل

مخلوق خدا جو فطرۃً نسیان اور بھول سے مرکب چلی آتی ہے اس کی دستگیری اور رہنمائی کے لئے ذات احدیت ایسے عالی مرتبت نفوس قدسیہ مطہر و مقدس رہبرانِ راہ ہدیت کو وقتاً فوقتاً اہل دنیا کے لئے ظلِ رحمت بنا کر مبعوث فرماتی رہی جیسا کہ امام الاولیاءؒ خاتم الفقراءؒ سرکار وارث پاک اعلیٰ مقامہ خامسِ آل عبا، سیّد الشہداؑ امام حسین علیہ السلام کی چھبیسویں پشت میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی نسل پاک میں نیشا پور کے سادات و والفضائل والبرکات میں بہزار جاہ وجلال نزول اجلال فرمایا۔ چنانچہ قصبہ دیوہ شریف کے ممتاز ومقتدر حضرات کو حضور وارث پاک کے نسبی اعزاز و خاندانی فضیلت کا پورا پورا اعتراف ہے۔ جملہ مولفین سیرت وارثیہ کا اتفاق بھی اسی امر پر ہے کہ آپ کے آباؤ اجداد نیشا پور کے ذی شرف سادات تھے۔ حضرت سیّد اشرف ابی طالبؓ مع اہل وعیال ہندوستان تشریف لائے تھے۔

جیسا کہ حضرت سیّد نامی الدین رسول پوری علیہ الرحمۃ جو اسی

خاندان کے نامور صاحب علم و فضل اہل کرامات بزرگ حضرت مخدوم سیّد علاؤالدین اعلیٰ بزرگ کی چوتھی پشت میں ہیں اپنی تصنیف سیر السادات نسخہ قلمی فارسی مکتوبہ ۱۰۲۱ھ میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ہلاکو خان نے جن کو بنی فاطمہ سے دلی بغض و عناد تھا جب بغداد پر ۶۵۷ھ میں حملہ کیا تو مستعصم باللہ کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ قرب و جوار کے تمام قصبات آبادیات کو تباہ و برباد کرنے لگا۔ تو حضور وارثِ پاک کے مورثِ اعلیٰ حضرت سیّد اشرف ابی طالب علیہ الرحمۃ نے جو اپنے دور کے جلیل القدر عالم و فاضل اپنے ہمعصر علماء میں ذوی الاحترام و مشائخین وقت کے سردار امام تھے۔ مع اہل و عیال نیشا پور سے ہندوستان میں ہجرت فرمائی۔ اور قصبہ کنشور ضلع بارہ بنکی میں آبادی سے باہر قیام فرمایا۔ اور بعد میں وہیں مکان تعمیر کر لیا۔ وہ مقام اب رسول پور کے نام سے مشہور ہے اور اس کا صدر دروازہ اب تک بھی موجود ہے۔ جس کو علاؤالدین اعلیٰ بزرگ کا پھاٹک کہتے ہیں۔ سیّد اشرف ابی طالبؒ کے پوتے علاؤالدین اعلیٰ بزرگ ہیں جن کا حضرت مخدوم نصیر الدین ''روشن چراغ'' دہلوی کے جلیل القدر خلفاء میں شمار ہے۔

علیٰ ہذا نجوم السما صفحہ ۴۲۰ پر سیّد اشرف ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ کی

تشریف آوری کا واقعہ ''مراۃ الاسرار'' سے نقل کیا ہے جو مستند کتاب ہے کہ

صاحب مراۃ الاسرار سیّد اشرف الدین ابی طالبؒ در حادثہ ہلاکو خان ملک

خراسان سے ہندوستان پہنچے۔ دیگر تاریخ میں یہ بھی تحریر ہے کہ سیّد اشرف

الدین ابی طالبؒ بکمال صوری و معنوی قصبہ کنشور میں مقیم ہوئے بعد میں

ان کے صاحبزادے سیّد عزالدینؒ اپنے والد بزرگوار کے قائم مقام جانشین

ہوئے۔ اُن کے صاحبزادے سیّد علاؤالدینؒ قصبہ کنشور میں پیدا ہوئے

۔ بعد سن بلوغ علوم انواع صوری و معنوی حاصل فرمائے۔

بہرحال یہ امر مسلمہ ہے کہ حضور سرکار وارث پاکؒ کے جدّ امجد سیّد

اشرف الدین ابی طالبؒ نیشا پور سے تشریف لائے اور قصبہ کنتور ضلع بارہ

بنکی میں آباد ہوئے۔ صحیح النسب سادات کاظمی تھے۔ دور سیادت میں اپنی

اس خاندانی عظمت و شان کو بکمال احتیاط ہمیشہ محفوظ رکھا۔

سرکار وارث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

علیٰ ہذا سرکار وارثِ پاک نے بھی اپنے خاندان معلیٰ کی امتیازی

خصوصیات اور شان ارفع کا ذکر مختصر الفاظ میں متواتر یوں فرمایا کہ ہمارے اجداد نیشا پور کے رہنے والے تھے اور یہ بھی فرمایا کہ ہمارے اجداد نے غیر کفو میں شادی نہیں کی۔ اور یہ بھی فرمایا کہ ہمارے محلہ سیّد واڑے میں ایک سیّد بظاہر رند مزاج تھے لوگوں نے امتحاناً اُن کے دامن پر آگ رکھدی تو اُن کا دامن نہ جلا۔ اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ہمارے خاندان کی بیبیاں نذر حضرت ام المومنین سیّدہ فاطمہؓ کی سینک کھانے جب آتی تھیں تو پہلے اُن کو چونا کھلایا جاتا تھا۔ اگر چونے کا اثر زبان پر نہ ہوا تب ان کو سینک کھلاتے تھے۔

یہ خاندانی فضائل بلحاظ قلت وقت و قرطاس مختصراً نقل کرتا ہوں حالانکہ حضور وارث پاکؒ کے خاندانی فضائل کی کوئی انتہا نہیں ہے۔

حضور وارث پاکؒ کے اجداد و امجاد نیشا پور کے صحیح النسب سادات تھے باوجود زمانے کی انقلابی کردمایوں کے۔

کبھی اس خاندان کے افراد نے غیر کفو میں نکاح کرنا یا رشتہ مناکحت کو گوارا نہیں فرمایا۔ اور دائماً اپنے خاندان کی عظمت و شانِ سیادت کو محفوظ رکھا۔

قصبہ کنتور کے قیام اور اس دور کے چار سو سال بعد سیّد عبد الاحدؒ نے کسی وجہ خاص کے پیش نظر تھوڑی سی ترمیم فرمائی (صاحب ضمیمہ سیر السادات) نگارش فرماتے ہیں کہ سیّد اشرف الدین ابی طالبؒ کی آٹھویں پشت میں سیّد عبد الاحدؒ ۱۲۰۷ھ میں قیام کا ارادہ فرما کر کنتور سے دیوہ شریف تشریف لائے۔ اہلیان دیوہ شریف نے آپ کا پر خلوص استقبال کیا اور انتہائی عقیدت سے حضور سرکار عبد الاحد شاہ علیہ الرحمۃ کے کمالات باطنی سے استفادہ کیا۔ اور فیضان عام کہ جن کی دھوم اطراف و اکنان میں تھی۔ آپ عالم علوم شریعت اور شناورِ بحرِ حقیقت واقفِ رموز طریقت تھے۔ بزرگ باکمال تھے۔ آپ کی ذات ستودہ صفات سے درس و تدریس کے ساتھ ساتھ رشد و ہدایت کا فیض عام بھی جاری تھا۔

۱۲۴۱ھ میں سیّد احمد علیہ الرحمۃ دیوہ شریف میں پیدا ہوئے اور ان کے صاحبزادے سے سیّد کرم اللہ تھے۔ اور آپ کے تین صاحبزادہ عالی قدر تھے۔ ۱۔ سیّد سلامت علی ۲۔ سیّد بشارت علی ۳۔ سیّد شیر علی رحمۃ اللہ علیہ اجمعین!

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ کا نسب

سیّد سلامت علی رحمۃ اللہ علیہ کے دو صاحبزادے تھے ایک کا نام سیّد خرّم علیؒ جن کی اولاد بریلی میں ہے اور دوسرے صاحبزادے حضرت سیّد قربان علی شاہ اعلیٰ مقامہ پدر بزرگوار حضور وارث پاک قدس سرہٗ حضرت سرکار سیّدنا قربان علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا عقد نکاح حقیقی چچا سیّد شبّیر علی علیہ الرحمۃ کی صاحبزادی بی بی سکینہ عرف چاند بی بی صاحبہ سے ہوا۔ جس بی بی کو اللہ نے یہ شرف بخشا کے وہ حضور قبلہ کونین وارث پاکؒ کی والدہ ہوئیں۔

هٰذا مِن فضلِ رَبّی

روحانی بشارتِ پاک

سرکار وارث پاک رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ مقامہ کی پیدائش سے پہلے بہت سے اکابرین اولیاء اللہ نے حضور انور کی آمد کی پیشنگوئیاں اپنی روحانی طاقت اور کشف باطنی سے کئی صدی قبل فرمائیں۔ جس میں قابل ذکر حضرت سرکار سیّدنا عبدالرزاق بانسوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ نجات اللہ علیہ الرحمۃ کے کشفی ارشادات مشکوٰۃ حقانیہ میں بالتفصیل نقل ہیں کہ

میری پانچویں پشت میں ایک عشق کا آفتاب پیدا ہوگا۔ جس کی روشنی میں ابھی سے تمام عالم میں پاتا ہوں۔ مصنف حیات وارث شیدا میاں وارثیؒ ضمیمہ سیر السادات قلمی سے اس واقعہ کو اپنی تصنیف میں تحریر فرماتے ہیں۔ جو اپنی شان کا عجیب واقعہ ہے۔ کہ حضور وارثِ پاکؒ کے جد امجد حضرت میراں سیّد احمد علی علیہ الرحمۃ جو بہت کامل واکمل اکابرین وقت میں تھے جن کا سن ولادت ۱۱۴۱ھ ہے۔ ایک روز اپنے دولت کدہ کے پاس تالاب کے کنارے یارانِ طریقت سے کرمِ سخن تھے کہ ایک صاحب باطن درویش نے قریب سے آکر آپ سے کہا۔

اسّلام علیکَ وَ علیٰ وَلَدِکَ الذی فی صُلبکَ اللہ تبارَکَ وَتعالیٰ قد نور سیماکم بنورہِ والشرق الارض یظھورا قطوبیٰ لکم یا سیّدی

ترجمہ: سلام ہو آپ پر اور اس صاحبزادے پر جو آپ کی پشت میں ہے۔ اللہ بزرگ و برتر نے آپکی پیشانی کو اس کے نور سے منور کیا ہے۔ اور روئے زمین کو اس کے نور سے روشن کیا آپ کو قطوبیٰ کی بشارت ہے۔

میراں سیّد احمد فرمود۔ آرے می بینم شمیم مشکبارش در چمنستان عالم منتشر وضیا

حسن و جمالش چوں مہر تاباں ونشر۔

جواب میں میراں سیّد احمد صاحبؒ نے فرمایا کہ ہاں میں دیکھ رہا ہوں کہ اس کی معطر ہوائیں چمنستان عالم میں پھیلی ہوئی ہیں اور اس کے حسن و جمال کی خوبی مہر تاباں کی طرح چمک رہی ہے۔

حضرت میراں سیّد احمد رحمۃ اللہ علیہ کے ہمعصر حضرات نے سوال کیا کہ آنے والے نے کس آنے والے فرزند ارجمند کی بشارت آپ کو دی آپ نے اُس کی تصدیق فرمائی۔ تب حضرت میراں سیّد احمدؒ نے مکرر ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مجھے ایک صاحب کرامت فرزند پانچویں پشت میں عطا فرمائیگا کہ جس کے اسم اقدس کے اعداد ان دو جملوں سے مساوی نکلیں گے۔

نور دیدہ میراں سیّد احمدؒ	وجگر بند میراں سیّد احمدؒ
۷۰۷	۷۰۷

حضور وارث پاکؒ کے نامِ اقدس کے اعداد بحساب ابجد ۷۰۷ ہوتے ہیں۔ جس میں سے حضرت کی اس روحانی بشارت عظمیٰ کی تفسیر حضور کی آمد خاص ہے۔

زمانۂ معصومیّت

حضور وارث پاکؒ کا زمانہ بچپن بھی اپنے انداز میں عجیب ہے۔آپ پیدا ہوتے ہی شان وفقر ورضا کا مظہر اتم ہوئے ابھی آپ شیر خوار ہی تھے۔آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ آپ نے عہد طفولیت میں ہی ماہِ رمضان المبارک میں ہمیشہ سحری کے وقت سے افطار کے وقت تک کبھی دودھ نوش نہیں کیا۔اور شان حیا کا یہ عالم تھا کہ کبھی سرکار اتفاقاً اگر برہنہ ہو گئے تو فوراً بے ہوشی طاری ہو جاتی تھی۔شب کا زیادہ حصّہ بیداری میں گزرتا تھا۔آپ کی والدہ فرماتی ہیں کہ آپ نے بھوک و پیاس کا کبھی رو دھو کر اظہار نہیں کیا۔جیسا کہ عام بچوں کی عادت ہوتی ہے۔جب حضور کی والدہ دودھ خود بخود آپ کے لب ہائے مبارک میں دیتیں تو آپ نوش فرماتے تھے۔

چنانچہ مستند اور موقر افراد سے سنا کہ شیر خواری میں حضور کی یہ شان خصوصی تھی کہ اوقات معیّنہ کے علاوہ کسی اور وقت حضور شیر نوشی کی طرف رغبت نہیں فرماتے تھے اور نہ ہی عام بچوں کی طرح گھبراتے ہوئے جلدی جلدی آپ شیر مادر نوش فرماتے تھے بلکہ بہت اطمینان کے ساتھ انتہائی صبر و

سکون سے پیا کرتے تھے۔ جب آپ کا سن شریف تین سال کا ہوا تو والدہ مکرّمہ نے بھی داغ مفارقت دے دیا اور وصال فرما گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُون ●

اس حادثہ جانکاہ کے بعد حضور کی جدّہ ماجدہ مکرمہ سیّدہ حیات النسائی بیؒ اپنے پوتے کی کفیل ہوئیں یعنی حضور وارث پاکؒ عہد طفولیت ہی میں سیرت نبوی کی تفسیر مکمل ہو گئے۔ اور سنت یتیمی کی تجدید ذات صمدیت کی طرف سے ادا کی گئی۔

حضور وارث پاکؒ کے عہد طفلی ہی میں ایسے ایسے واقعات رونما ہوئے جسے دیکھ کر لوگ حیران ہوتے تھے یعنی حضور وارث الاولیاؒ کی ولایت کاملہ یقینی طور پر زمانے کے اندر پھیل گئی۔ لوگوں کے دلوں میں روشنی ہو گئی۔ قصبہ کے بزرگ حضور کے خرقہ عادات طفلی ہی دیکھ کر یہ کہتے تھے کہ یہ نونہال کسی دن جلیل القدر بزرگ ہوگا اور سرچشمہ فیض کا ساقی ہوگا۔

اسی طرح سے قصبہ کی عام مستورات اپنے اپنے گھروں میں ذکر کرتیں کہ ایسے خصائل کا بچہ نہ آج تک دیکھا ہے نہ سُنا۔ چنانچہ مستند اور موقر افراد

سے سنا کہ شیر خواری میں میں حضور کی یہ شان خصوصی تھی کہ اوقات معیّنہ کے علاوہ کسی اور وقت حضور شیر نوشی کی طرف رغبت نہیں فرماتے تھے اور نہ ہی عام بچوں کی طرح گھبراتے ہوئے جلدی جلدی شیر مادر نوش فرماتے بلکہ بہت اطمینان کے ساتھ انتہائی صبر وسکون سے پیا کرتے تھے۔ چنانچہ اسی طرح بول و براز کی یہ کیفیت تھی کہ ضرورت کے وقت ایسی جگر گداز آواز سے اشارہ فرماتے کے دایہ خبردار ہو جاتی تھی اور بہت احتیاط سے رفع حاجت کراتیں۔ آپ کا بسترہ اور لباس اطہر ہمیشہ پاک وصاف رہا اسی طرح بوقت رفع حاجت چہرہ اقدس پر کیفیت حجاب طاری ہوتی تھی آپ اُس حالت میں اپنا سر مبارک جھکا لیتے تھے۔

عالم خواب

آپ کے سونے کا عالم بھی قابل تعجب تھا یعنی اول تو آپ بہت کم سوتے تھے اور سونے یہ کیفیت تھی کے تھوڑی دیر کے لئے آنکھیں بند کرلیں اور پھر آنکھیں کھول دیں غفلت یا مدہوشی کی نیند کبھی آپ نہیں سوئے۔ جب کبھی آپ آنکھیں کھولتے تو چشم مبارک پر نہ خمار ہوتا اور نہ ہی تکان نہ ہی عام

بچوں کی طرح میل کچیل ۔ نہ ہی چہرہ اقدس پر اداسی طاری ہوتی، بلکہ چہرہ مثلِ آفتاب روشن اور منوّر ہوتا تھا۔

دیگر آپ عام بچوں کی طرح روتے بھی نہیں تھے بلکہ پُرسکوت خاموشی میں صرف چہرۂ مقدس کا رنگ متغیر ہو جاتا تھا۔ آنکھوں سے ایک انتظاری کیفیت نمایاں ہوتی تھی جب تک آپ کی یہ حالت رہتی ۔ دیکھنے والوں پر رعب حضوری ایسا ہوتا کہ اپنی جانب حضور کو متوجہ نہ کر سکتے تھے۔ رات میں اکثر آپ چاند اور ستاروں کو ٹکٹکی باندھ کر ایسا دیکھتے کہ محو ہو جاتے تھے۔ کبھی کبھی آپ مسکراہٹ بھی فرماتے تھے۔ ان جملہ مشاہداتِ عینی اور انوارِ لم یزلی سے ہر معمّر و بچہ و خواتین محلہ آپ کا احترام عہد طفلی ہی میں کرنے لگے۔

بالائے سرش ز ہوشمندی

بالائے سرش ز ہوشمندی

نماز کی پابندی سلسلہ وارثیہ کے ہر فرد پر فرض ہے۔

۷۰۷

حق

قصیدہ

از جناب فروغ شاہجہانپوری

اولاد ہے یہ خاص شہ مشرقین ؓ کی!
چھبیسویں ہے پشت جناب حسین ؑ کی
پُتلی یہی ہے فاطمہ ؓ کے نورِ عین کی
مہرِ نگیں ہے فاتح بدر و حنین کی

یہ جوہر و خلاصہ ہے دونوں جہان کا
بندہ نظر پڑا ہے خدائی کی شان کا

ہے تو ہی وارثِ علی ؑ و وارث ؓ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
دل ہے تیرا خزینہ اسرار معنوی
تیرے بدن پہ ٹھیک قبا فقر کی ہوئی
عادت کی ابتدا ہی سے ترک لباس کی

دستار و پائجامہ نہ زیب بدن کیا
احرام کو پسند پئے ستر تن کیا

لڑکا یہی ہے شاہ شہیداں کا با خلف
پُرنور سلک شاہِ نجف ؓ کا درِ نجف
دُرج رسولؐ کا ہے یہی گوہر صدف
اللہ نے دیا ہے ہر ایک بات کا شرف
سیّد بھی ہے فقیر بھی ہے اور ولی بھی ہے
ہر طرح جانشینِ نبیؐ و علیؑ بھی ہے

قوم ایسی لاجواب کہ دنیا میں آفتاب
دنیا میں آفتاب تو عقبیٰ میں ماہتاب
عقبیٰ میں ماہتاب تو کوثر پہ جوشِ آب
کوثر پہ جوشِ آب سے پھر ساقی شراب
ساقی شراب کوثر و تسنیم کا یہ ہے
وارثؒ علیؑ و احمدؐ بے میم کا یہ ہے

چہرہ سے جلوہ گر ہے سراسر خدا کا نور
ظاہر ہے لب سے قدرت اللہ کا ظہور
رخ سے عیاں ہے صاف تجلیٔ برق طور
ایسا پری جمال کہ قربان جس پہ حُور

بحرِ ضیاءِ حق کا یہ دُرِّ یتیم ہے
جاری اسی کا خلق میں فیضِ عمیم ہے

تعلیم ظاہر

حضور انور تجلیات عشق الٰہی سے قرآن ناطق تو تھے مگر تاہم جب آپ کا سن شریف اس قابل ہوا کہ بظاہر بھی نظام تعلیم قائم ہو سکے تو آپ کی دادی صاحبہ نے جو اُس وقت جناب والا کی کفیل پرورش تھیں یہ تجویز فرمایا کہ اپنے پیر و مرشد قبلہ حضرت امیر علی شاہؒ صاحب سجادہ نشین حضرت شاہ ولایت محمد عبدالمنعمؒ قادری کنز المعرفت علیہ الرحمۃ سے قرآن پاک پڑھوایا جائے تاکہ مبارک و مسعود ہو۔

حضرت شاہ فضل حسین صاحب وارثی زیب سجادہ حضرت شاہ ولایت محمد عبدالمنعمؒ قادری کنز المعرفت فرماتے تھے کہ آپ کی جدہ مکرّمہ نے با قتضائے خلوص وعقیدت اپنا یہ ارادہ ظاہر کیا تو چچا صاحب نے ان کی یہ خواہش بخوشی قبول فرمائی اور وہ اس لئے کہ چچا صاحب قبلہ کو خاص طور پر حضور قبلہ عالم وارث پاکؒ سے محبّت تھی اور اکثر آپ فرماتے تھے یہ

صاحبزادے خلقِ خدا کے بہت بڑے پیشوا ہونگے۔ اور تمام عالم میں اُن کے نام کا ڈنکا بجے گا۔ حضور پاک نے کلام پڑھنا شروع کیا روزانہ آپ اس انوکھی اور نرالی شان سے تشریف لاتے کہ بڑی تقطیع کا کلامِ پاک ضخیم چند جزدانوں میں گردانا ہوا سر پر رکھے ہوئے تشریف فرما ہوتے۔ دونوں ہاتھوں سے کلام پاک کو پکڑے رہتے اور قریب آکر متبسّم لبوں سے سلام کرتے تھے۔ اور یہ دیکھکر وہ فرماتے مٹھن میاںؒ اتنا بڑا قرآن شریف کیوں لاتے ہو لیکن آپ مسکرا کر خاموش رہتے تھے۔

سبق پڑھ کر جب آپ گھر واپس آتے تو سبق کو بھی کبھی دوبارہ نہیں پڑھتے تھے۔ اور گوشۂ تنہائی میں بیٹھ کر کسی گہرے خیال میں مستغرق رہتے تھے آپ اپنی ازلی ذہانت سے دو سال میں حافظ قرآن ہو گئے۔ بعض ابتدائی کتابیں بھی نظر سے گزریں۔

آپ کی دادی صاحبہؒ کا خیال تھا کہ میرے یتیم پوتے کو تکمیل تعلیم وسیع پیمانے پر ہو جائے۔ اس لحاظ سے مخدومہ ممدوحہ نے آپ کو ہمیشہ قابل معلمین کے سپرد فرمایا۔ جیسا کہ مشکوٰۃ حقانیہ نے بعض معلمین کے اسمائے

گرامی مفصل لکھے ہیں۔ لیکن معتبر و مستند قول یہ ہے۔ کہ مولوی امام علی صاحب علیہ الرحمۃ ساکن قصبہ سرکھ ضلع بارہ بنکی نے جن کا شمار اس دربار مقدس کے ابرار لوگوں میں ہے۔ حضور وارث پاکؒ کو ابتدائی تعلیم میں کتب درسیہ کی تعلیم دی۔ آپ بہت شفقت اور محبت سے حضور کو پڑھاتے اور جب مزاج گرامی کا رجحان موزوں نہ پاتے تو فرماتے کہ مٹھن میاں آپ اب کھیلئے۔ کیونکہ علاوہ دیگر مستند روایات کے خود حضور وارث پاکؒ نے بسا اوقات فرمایا کہ مولوی امام علی صاحبؒ نے ہم کو اس طرح پڑھایا کہ ہم پڑھتے تھے تو پڑھاتے تھے۔ جو ہماری طبیعت گھبراتی تو مولوی صاحب فرماتے جاؤ کھیلو۔ اور یہ بھی فرمایا کہ مولوی امام صاحبؒ نے ہمیں یار بنالیا۔ کبھی وہ ہمارے واسطے پتنگ بناتے تھے کبھی شاہان سلف کے واقعات سناتے تھے اور وہ بھی اس زاویہ نگاہ سے کہ ہمارا دل بہلے نیز یہ بھی ارشاد فرمایا کہ مولوی امام علی صاحبؒ خود بزرگ تھے لیکن ہمارا ادب کرتے تھے اور جب ہم کھیلتے تو وہ بغور دیکھتے۔ ہم اُن سے کہتے تھے کہ مولوی صاحب آپ تو ہمارے استاد ہیں یہ تعظیم کیسی ہے وہ بجواب کہتے کہ

صاحبزادے میں تو صرف ظاہری علم کا مولوی ہوں اور آپ ماشاءاللہ خلقِ
خدا کو باطنی علم کا سبق دو گے۔ مولوی امام صاحبؒ کا بحیثیت بزرگ اور استاد
ہونے کے ایک نوخیز شاگرد کی تعظیم و احترام کا خاص سبب یہ تھا کہ مولانا
بذاتِ خود باطن شناس اور اہل اللہ تھے۔ یا یوں سمجھئے کہ منجانب اللہ یہ القا
تھا۔ بہرحال دوم حضور وارث پاکؒ کے عادات و واقعات کچھ ایسے دیکھے
تھے کہ مولوی صاحب نے اکثر آپ کی دادی صاحبہ سے فرمایا کہ آپ کے
صاحبزادے کو مکتب عشق میں اللہ تعالیٰ نے وہ یدِ طولیٰ مرحمت فرمایا ہے جو
کہ بن پڑھے پڑھتا ہے ایسی صورت میں انہیں ظاہری علم کی تحصیل کی
چنداں ضرورت نہیں ہے وہ وقت آئیگا کہ دوسروں کو سبق پڑھائیں گے۔
جس کے سمجھنے کے لئے فہم و ادراک قاصر رہے گا۔ بالجواب محترمہ فرماتیں
کہ مولانا بقدر امکان کوشش کیجئے اور جس قدر بھی یہ پڑھیں انہیں
پڑھایئے۔ اس یتیم کے مورثِ اعلیٰ بلحاظ اشرف النسبی صاحب عزوشان
اور خاندانی وجاہت کے صاحب حقائق اور معارف ہونے کے باوجود علوم
ظاہری کے بھی کما حقہٗ ماہر تھے۔ یہ گوہر آبدار انہی بزرگان دین کی

یادگار ہے۔ بلکہ سیّدواڑے کا چراغ ہے۔ اس لئے میری خواہش یہی ہے کہ میں سِرِمُو کسر نہ ہو۔ غرض مولوی صاحبؒ موصوف بکمال احتیاط اور بلا تنبیہ وتشدد نہایت دلجوئی سے آپ کو پڑھاتے تھے۔ حضور کو بھی پڑھنے کا شوق تھا۔ مگر اضطرارِ طبع ہونے کی وجہ سے مسلسل بیک نشست نہیں پڑھ سکتے تھے۔ اللہ اکبر''

ذہانت کا یہ عالم تھا کہ ایک بار سبق پڑھنے کے بعد فوراً طبیعت خاصہ اور منور قلب پر نقش کالحجر ہو جاتا تھا۔ چنانچہ قصبہ مذکور کے متدّین معمّر حضرات کی روایات سے ثابت ہے۔ کہ اسی دوران میں جو لوازماتِ عشق بقایا تھے۔ اُن کا بھی اظہار ہوا۔

ہنوز آپ کی عمر سات یا آٹھ سال ہوگی۔ کہ حقیقی کرشمہ سازشاہدِ بے نیاز کو یہ شرکتِ یتیم بھی گوارا نہ ہوئی۔ اور ماجدہ علیا کے بعد جدہ محترمہ کا سایہ عاطفت بھی سر سے اُٹھ گیا۔ لہذا حسب منشا قضا و قدر آپ کی دادی صاحبہ نے بھی اس دارفانی سے عالم جاودانی کا سفر فرمایا اور بفجوائے۔

اَلعِشقُ نَار تحرّقُ مَا سوَای الحبیبَ!

ترجمہ: عشق کی آگ سوائے معشوق کے سب کو جلا دیتی ہے۔ الغرض تعلقات موجوات سے انقطاعی فیصلہ زیست ہوا ہے۔

عشق آں شعلہ است کہ چوں برفروخت
ہر چہ جز معشوق باقی جملہ سوخت

اب بجز ذات حق یا خالق کائنات بظاہر کوئی شفیق یا نگراں نہ رہا۔ اس لئے دیوا شریف میں اقامت مناسب نہ سمجھی۔ اور آپ کے محترم حقیقی بہنوئی حضرت ہادی سیدی و مولائی خادم علی شاہ صاحب اعلیٰ مقامہ' آپ کو ہمراہ لے آئے۔ اور تعلیمی سلسلہ بدستور قائم رکھا۔ بلکہ علاوہ دیگر استادوں کے بعض کتابیں آپ نے حضرت بلند شاہ صاحب قدس سرہ' العزیز سے بھی پڑھیں۔ اور نیز سیدنا حاجی خادم علی شاہ صاحب نے جو کہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدّث دہلوی کے شاگرد تھے۔ آپ کو نہایت دلجوئی سے پڑھایا۔ لیکن کسی مستند روایت سے یہ ثابت نہیں ہو سکا۔ کہ اس سات سالہ تعلیم کا ما حصل کیا ہوا۔ اور بظاہر کہاں تک آپ نے پڑھا۔ بعض معقدّین فرماتے ہیں کہ آپ نے فراغ حاصل کیا۔ اور بعض حضرات کا قول

ہے کہ کعب درسیہ قریب الختم تھیں۔ کہ جوش عشق نے آپ کو بیقرار کیا۔ اور حالت مستغراق وجزبۂ بیخودی نے آپ کو مستغنی کر دیا۔ لہذا ایک قلم سلسلہ تعلیم ختم کر دیا اور ملکِ عرب کی سیاحت کا عزم کیا۔ بعض راشدین وقت جو ہمعصر کہلاتے تھے۔ اُن کا بھی خیال ہے کہ آپ نے چند ابتدائی درسیہ کتابیں پڑھیں۔ اور تعلیم مکمل ہوگئی۔ واللہ اعلم بالصواب! بقول سعدیؒ۔

ما مقیمانِ کوئے دلداریم
رُخ بدنیا و دیں نمے آریم
گر نیا بد بگوش رغبت کُن
بر رسولاں بلاغ باشد و بس

عہدِ طفلی میں سخاوت

حضور وارث پاکؒ کا سن شریف پانچ سال کا ہوا تو آپ کی دادی صاحبہ نے بہت شان کے ساتھ تقریب بسم اللہ شریف کی اور خاندانی رواج کے موافق ایک قابل معلّم کو مقرر کیا۔ جو طبع مبارکہ کو عادی کرنے کی غرض سے وقتاً فوقتاً قاعدہ بغدادی پڑھاتا تھا لیکن زیادہ وقت حضور کا کھیل میں گزرتا تھا۔

حضور وارث پاکؒ کے کھیل کے اوقات مقرر تھے لیکن آپ کا اندازہ سخاوت ذیل کی سطور سے معلوم ہوگا۔

ہر کھیل اپنے وقت میں اچھوتا اور نرالا ہوتا تھا۔ جس میں حقانیت کی حقیقت اولیٰ اور للہیّت کی شان عظمیٰ ہوتی تھی۔ علاوہ ازیں خاص طور پر پنجتنیؑ جود و سخا و مہر و وفا کا جذبہ شاملِ حال ہوتا تھا۔

کھیل کی صورت میں آپ کا مشغلہ خاص تھا۔ کہ آپ حلوائیوں سے مٹھائی خرید کر بچوں کو تقسیم کر دیا کرتے تھے۔ کیا یہ دریا دلی نہیں؟ اکثر اوقات بسبیل تذکرہ آپ کے عہدِ طفولیت کا ذکر آیا تو حضور پاک نے تبسّم

انداز میں ارشاد فرمایا کہ ہم بچپن کے زمانہ میں دادی امّاں کے صندوقچہ میں سے اشرفی یا روپیہ جو مل جاتا تھا نکال لیتے اور لوکئی حلوائی سے سفارش کرتے کہ اس کا ہمیں ایک بتاشہ بنا دو۔ وہ بتاشہ بفضلِ خدا سینی کے برابر ہوتا تھا۔ ہم اُس کو توڑ توڑ کر بچوں کو تقسیم کرتے تھے۔ اور دادی صاحبہ یہ سنتی تھیں تو بجائے ناراض ہونے کے خوش ہوتی تھیں۔

یہ بھی اکثر بزرگان قصبہ نے فرمایا کہ آپ بچپن میں اپنے ساتھیوں کو بٹھا کر کھیل کے پیرایہ میں دنیا کی مذمّت اور محبت الٰہی کی ہدایت فرمایا کرتے تھے۔

بہر حال! العاقل تکفیہ الاشارہ۔ ان جملہ حالات وواقعات کے پس منظر کی روشنی میں یہ صاف ظاہر ہوتا تھا۔ کہ حضور وارثِ پاکؒ دراصل پیدائشی ہادی ومہدی کی شان لئے ہوئے تھے۔ اور بچپن کے بعد ہی آپ نے رشد وہدایت کا فیضان عام جاری کر دیا تھا۔ نیز بغیر کسی تاویل کے یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ حضور وارثِ پاکؒ اوائل عمر ہی سے دنیوی مال ومتاع سے متنفّر تھے۔ بجائے اس کے وہ خود فائدہ اٹھاتے بلکہ دنیا کے

حاجتمندوں کو تقسیم کردیتے تھے۔

آپ کے والدین کا متروکہ جو بہت قیمتی سرمایہ تھا۔اس کے مالک بغیر شرکتِ غیرے بنفس نفیس تھے۔مگراس باوقار باعظمت وشان، غیور، وارثِ مرتضویؒ نے اُس کو اپنی تملیک بنانا پسند نہیں فرمایا۔بلکہ مخلوق خدا کو فائدہ پہنچایا اور بذات خود من یتوکّل علی اللہِ فھُوَ حسبہ، پر عمل کیا۔

حُضور پرنور وارثِ پاکؒ کے عہدِ طفلی کے یہ واقعات اور مشاغل جو بظاہر کھیل تھے۔لیکن درحقیقت معنوی حیثیت میں علومرتبت اور بزرگی کی نشانیاں تھیں۔اور نیز آپ کے عشق کامل کے جلوے تھے۔کیونکہ بچوں پر بزرگانہ شفقت کرنا خلقِ خدا کے ساتھ بے لوث محبت وسلوک کرنا۔اوران کے مصائب دردوکرب معاون بننا، مشکلات کا حل کرنا، بیماروں کی تیمارداری، غرباء کی دلجوئی، یتامیٰ کی پرورش کرنا، آپ کی عظمت وبزرگی اور جلالت کی ایک بیّن دلیل ہے۔چونکہ اولیائے کرام وصوفیائے عظام کا بالاجماع اس پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عاشق صادق کی یہ خاص علامت ہے کہ مخلوق خدا کو رحم وکرم کی نظر سے دیکھے۔اُن کی مشکلات کو حل

کرے۔اور سچا بہی خواہ اور ہمدرد ہو۔

شیخ داؤد کبیر رحمت اللہ علیہ جو ساتویں صدی کے نامور بزرگ ہیں۔ اُن کا قولِ جمیل ملاحظہ ہو۔

وَ کَان رَضِیَ اللہُ عَنۂ مَنْ اَحَبَّ اَللہُ تعَالیٰ اَحَبُّ کُلَّماَ کَانَ سَبَباً مِنہ‘۔

ترجمہ: یعنی جسے اللہ سے محبت ہو گی۔وہ اُس ہر چیز کو جس کا مسبب وہ اللہ تعالیٰ ہے۔دوست رکھے گا۔

بیعت طریقت

مستند اور معتبر کتب اور روایات سے یہ ثابت ہوا ہے کہ حضور وارثِ پاکؒ کے معزز اعزّا نے چھ سات سال تک متواتر علوم ظاہری کی تعلیم میں پورا اہتمام فرمایا۔جس قدر آپ نے ظاہری تعلیم میں ترقی کی۔ اُس سے فزوں تر عشق الٰہی ہوا۔ بلکہ ہر وقت جدائی محبوب کے غم میں محو اور سرشار رہنے لگے۔طبع فاخرہ خلوت پسندی اور کنجِ تنہائی پر مجبور کرنے لگی۔شب ہائے تاریک میں غیر آباد ویرانوں اور سنسان صحراؤں میں پہنچ

کر ذکر اشغال میں مصروف رہنا پسندِ خاطر اقدس ہوا۔ جب حضرت سیّدنا حاجی خام علی شاہ نے مزاجِ ہمایونی کو جانبِ فقر مائل دیکھا تو حسب سنت حضرات مشائخین عظام نے حضور والا کو سلسلہء عالیہ قادریہ چشتیہ میں بیعت فرمایا۔ آپ کا سینہ پاک اور بے کینہ اول ہی دن سے بفضلِ ایزد متعال رموزِ احدیت وحقائق ومعارف کا خزینہ تھا۔ کچھ پیرانِ عظّام کے فیضانِ سرمدی سے تاثیر پاکر زیادہ منور ہوگیا۔ تجلیات وانوار وبرکات کے لمحات سے اضطراب عشق میں مزید اضافہ ہوا۔ دن رات سرکار بے قرار رہنے لگے۔

وصال پاک سیّدنا **خادم علیشاہ صاحب** رحمۃ اللہ علیہ

اسی دوران میں حضرت سیّدنا خادم علی شاہ صاحبؒ کی طبیعت ناساز ہوگئی۔ ہر چند مشاہیر اطبّا اور حاذق الملک حکماء وغیرہم نے متفق الرائے روبعمل ہوکر پوری توجہ سے علاج میں کماحقّہٗ کوشش فرمائی۔ مگر بجائے صورت افاقہ کے حالت یوم ''فیوم'' خراب ہوتی گئی۔ وہ وقت آگیا کہ بیمارِ ہجراں جانِ شیریں سپرد خدا کرتے ہوئے داعی اجل کو لبیک کہا۔ اور

بتاریخ ۱۴ صفر المظفر ۱۲۵۲ھ میں اس دنیا فانی سے عالم جاودانی کو سدھارے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

وارث الاولیاء کی رسم دستار بندی

حضرت سیّدنا حاجی خادم علی شاہؒ کی تیسرے دن رسم فاتحہ خوانی ہوئی۔ جسمیں علاوہ رؤسائے اودھ کے بیشتر علماء ومشائخین عظام نے شرکت فرمائی۔ مجمع عام میں بعد فاتحہ خوانی رسم دستار بندی کا مسئلہ پیش ہوا۔

مولوی منّا جان نے جو آپ کے لنگر خانے کے مہتمم بھی تھے۔ نقرئی کشتی میں ایک دستار رکھ کر عمائدین وحاضرین جلسہ کے سامنے رکھ کر پیش کی اور عرض کیا کہ آپ حضرات جس کو اس دستار مقدس کا اہل سمجھیں اُسے مرحمت فرمائیں۔ چنانچہ بیزہ شاہ غوث گوالیاری ونیز اکبر شاہ نے اس منصب جلیل کے لئے حضور قبلہ عالم کو منتخب فرمایا۔ اور مشائخین سے اس رائے سے پورا پورا اتفاق کیا۔ اور اس دستار فضیلت کو مشائخین عظام نے اپنے ہاتھوں سے حضور پُرنور کے سر مبارک پر باندھا۔ بیعت ودستار بندی کا واقعہ مستند ومعتبر

روایات بالخصوص ارشادات گرامی کے عین مطابق ہے۔ چنانچہ خود حضور وارث پاکؒ نے ٹھاکر پنچم سنگھ صاحب وارثی رئیس ملاولی ضلع مین پوری جو بعد میں وقار شاہ کے ممتاز خطاب سے سرفراز فرمائے گئے۔ مجمع کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ ٹھاکر حاجی خادم علی شاہ صاحب کے سوئم میں جب شامل ہوئے تو مولوی منّا جان صاحب نے ہم سے کہا کہ آج تمہارے پگڑی بندھیگی۔ ہم نے کہا بھئی پگڑی وگڑی کا تو ہم جھگڑا نہیں جانتے۔ انہوں نے ہمیں دور سے دکھایا۔ ہم نے دیکھا کہ کشتی میں پگڑی اور بہت سے روپے رکھے ہیں۔ ہم نے دل ہی دل میں کہا کہ یہ پگڑی اور ساتھ میں نقد مال ہاتھ آئے گا۔ تو ہم خوب خرچ کریں گے۔ لیکن ہوا خلاف امید پگڑی اس محفل میں ہمارے سر پر باندھی گئی اور تمام روپے گھر میں بھیج دئے گئے۔ اور ہم محروم رہے۔ اس کے بعد قوالی کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ تو ہم محفل سے اُٹھ کر چلے آئے۔ گھسیٹے نے کہا کہ چلو کباب کھائیں۔ ہم نے چار پیسے کے کباب لئے کبابی نے پیسے طلب کئے ہم نے فوراً پگڑی اتار کر دے دی اور کہا اپنے پیسوں کے بدلے میں اس کو لے لو۔ گھر میں اعزّا

وہمشیرہ نے جب یہ حال سنا تو کہا کہ تم سیّد واڑے کا نام ڈبو دو گے۔ اور بزرگوں کا نام روشن کرو گے۔ ہم یہ سن کر چپ ہو گئے۔

وارث الاولیاء کا سلسلہ رُشد وھدایت

جس طرح حضور وارثِ پاکؒ چار پیسے کے عوض دستار گرانہا کبابی کو عطا فرما کر اپنی دریا دلی کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ ہر لمحہ لائق تحسین ہے ہمیں اس درسِ عبرت لینا چاہئے۔ اسی دریا دلی اور جود وسخا کو حضور نے اپنی پاک زندگی کا اصول اور مقصد حیات بنالیا۔

ایک طرف خاص وعام کی دستگیری آپ کا خاص مشغلہ تھا۔ غرباء اور مساکین کی مالی امداد کرنا اشعار فطرت تھا تو دوسری طرف مخلوق خدا کی رہنمائی اور دستگیری بکمال شفقت فرماتے تھے۔ طالبین حق کی ہدایت فرماتے۔ جس کا نتیجہ اس قلیل عرصہ میں یہ پیدا ہوا کہ سینکڑوں ارادت مند داخل سلسلہ عالیہ ہوئے۔ اور بعض خوش نصیب آپ کے تصرفات سے صاحب کمال ہو گئے۔

شیدا میاں وارثی مصنف حیات وارثؒ کے والد صاحب جو متشرع

تھے۔اور جن کی عمر انتالیس سال تھی۔آپ کی ارادت کا واقعہ بھی عجیب و غریب ہے لہذا فرماتے ہیں۔

چونکہ سیّد خادم علی شاہؒ کا شہرہ عام تھا۔اس لحاظ سے میں بھی بطور نیاز مندی حضرت کے سویم میں شریک غم ہوا۔اور بعد فاتحہ خوانی دیکھا کہ ایک بہت حسین اور خوبصورت وجیہ نوعمر صاحبزادے کے فرقِ انور پر تمام مشائخین نے دستار باندھی۔میرے دل پر ان صاحبزادے کی عظمت اور جلالت کا غیر معمولی اثر ہوا۔چنانچہ ارادہ کیا کہ مصافحہ کروں لیکن رُعب حق ایسا غالب ہوا کہ نزدیک نہ جاسکا اور ناکام واپس مکان پر آ گیا۔لیکن یہ یقین کامل ہوگیا کہ یہ ہستی مقرّب خدا ہے۔اور اُن کے پس پشت کوئی غیبی طاقت کارفرما ہے۔

چندروز بعد انہیں صاحبزادے کو خواب میں دیکھا کہ فرمایا ہمارے پاس آیا کرو میں حسب الحکم صبح اُٹھ کر بحصول قدم بوسی چلا۔مسجد پُل قصاباں کے قریب پہنچا۔دیکھا وہی صاحبزادے مسجد سے برآمد ہوئے اور سلام کا نہایت اخلاق سے جواب دے کر فرمایا ٹھہرو ہم آتے ہیں تھوڑا

عرصہ گزرا ہوگا۔ زنانہ محل سرا سے دوڑتے ہوئے چرخی اور کنکوا ہاتھ میں
لئے تشریف لائے۔ کنکوا مجھ کو ہاتھ میں دے کر ارشاد فرمایا چھوڑائی دو ابھی
کنکوے کی ڈور پکڑ کر دس پندرہ قدم بڑھا تھا کہ ارشاد فرمایا اب ڈور نہ
چھوٹے۔ اس مختصر جملے کا میرے قلب پر اتنا گہرا اثر ہوا کہ مضطرب و
بیقرار ہو کر قدموں پر گرا اور عرض کیا اللہ دستگیری فرمائیے۔ میرے کمزور
ہاتھوں سے آپ کی ڈور نہ چھوٹے۔ آپ بیٹھ گئے اور ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہو۔

"ہاتھ پکڑتا ہوں پیر کا"

میں نے یہ جملہ کہا تو آپ نے ہاتھ چھوڑ کر چند ہدایات فرمائیں۔ اور فرمایا
جاؤ دنیا کے طالب نہ ہونا اور خدا کی محبت میں بندگانِ عشق خدا کی بقدر
امکان خدمت کرنا اور قلب کی نگرانی۔ انفاس کے شمار سے غافل نہ
ہونا۔ اور آپ محل سرائے میں تشریف لے گئے۔

میں حسب ہدایت مکان پر واپس آیا۔ لیکن دل کا تقاضہ تھا کہ یہیں
پڑا رہوں اور حضور کی دلکش نورانی صورت جو قدرت کی مجسم تصویر ہے دیکھا
کروں۔ بلکہ اسی اضطراب کی وجہ سے روزانہ حاضر خدمت ہوتا تھا۔ ایک

ہفتہ بعد آپ نے پرورش فرمائی کہ غریب خانہ پر جلوہ افروز ہوئے۔ میری اہلیہ محترمہ کو داخل سلسلہ بیعت فرمایا۔ اور بتا کید فرمایا کہ ''ایک صورت پکڑلو'' وہی صورت یہاں بھی تمہارے ساتھ رہیگی اور قبر میں بھی اس کا سامنا ہوگا۔ اور حشر میں بھی اُسی کو دیکھو گے۔

اسی زمانہ میں دارا خان وارثیؒ، داروغہ سلطان حسین صاحب وارثی، علی داد خان صاحب وارثیؒ، مولوی امتیاز علی وارثیؒ فرخ آبادی، شاہزادہ نواب مرزا صاحب وارثی بھی حلقہ غلامی میں داخل ہوئے۔ ان حضرات کی بیعت کے واقعات بھی عجیب وغریب ہیں جو کسی اور موقع پر تحریر کئے جائیں گے۔

۷۸۶

یاوارث

علیؓ وارثؒ نبی وارث ہوا اُس کا خدا وارث
کسی بندے کے مُنہ سے جب کبھی نکلا کہ یاوارث

شجرہ ہائے عالیہ

۱۔قادریہ ، رزاقیہ ، وارثیہ ۲۔چشتیہ ، محبوبیہ ، وارثیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ

الٰہی سرورِ عالم مرا ایمان ہوجائیں — علیؓ المرتضیٰ مشکلکشائے جان ہوجائیں
شہِ شبیرؓ و عابدؒ حسرت وارمان ہوجائیں — حضور باقرؒ و جعفرؒ ہماری جان ہوجائیں
شہِ کاظمؒ شہ موسیٰ رضاؒ پر دل تصدق ہو — شہِ معروفؒ کرخی سر سقطیؒ جان ہوجائیں
جنیدؒ و شبلیؒ عبدالواحدؒ و بوالفرحؒ بحر لوسی — علیؒ و بوالحسنؒ سے جان کے پیمان ہوجائیں
حضور بوسعیدؒ و غوثؒ اعظم روح ہوں میری — شہِ رزاقؒ سر پر سایہ ایمان ہوجائیں
شہ سیّد محمدؒ سید احمدؒ اور علی عارفؒ — شہ موسیٰؒ شہ سیّد حسنؒ ارمان ہوجائیں
جناب شیخ بوالعباسؒ دل میں جاگزیں ہوئیں — بہاؤالدینؒ قیم باورہ عرفان ہوجائیں
شہ سیّد محمدؒ اور جلالؒ قادری حق میں — شہ میراں فریدؒ بھکری ارمان ہوجائیں
امان اللہؒ حسین شاہ ہدایت اور حبیب احمدؒ — شہ عبدالصمدؒ سر چشمہ فیضان ہوجائیں
شہ رزاقؒ و اسمٰعیلؒ حضرت شاکر اللہؒ پیہم — نجات اللہ میرے منبع فیضان ہوجائیں
حضور حاجی خادمؒ علی شاہ نور ایماں ہوں — وہی دل کی تمنا ہوں وہی ارمان ہوجائیں
حضور وارثِ عالم پناہ ہوں زندگی میری — میری آنکھیں نثار بیدمؒ ذیشان ہوجائیں

رہے تا حشر حیرتؔ اپنی سرکاروں کا متنجر
وہی آئینہ دارِ حیرتؔ حیران ہوجائیں

شجرہ عالیہ چشتیہ وارثیہ محبوبیہ

الصّلوٰۃُ وَالسّلامُ علیکَ نُورُ الاولیٖن وَالآخرین!

الٰہی مجھ کو سرکارِ دو عالم کی زیارت ہو
علیؑ المرتضیٰ مشکل کشا کی مجھ پر رحمت ہو

حسن بصریؒ و واحدؒ اور فضیلؒ حق نما مل جائیں
اور ابراھیمؒ اور ہم فیض عالم کی کفالت ہو

سدیدؒ الدین حذیفہ اور مبین الدینؒ ہیرہ ہم
جناب فیضؒ بخش پر ضیا کی مجھ پہ شفقت ہو

ابو اسحاقؒ اور خواجہ ابیؒ احمد کرم فرمائیں
جناب ناصر الدینؒ کی میرے دلمیں محبت ہو

ابو یوسفؒ جناب قطب دینؒ پشتپناہ ہو جائیں
شریفؒ زندنی کی حال پر میرے عنایت ہو

حضور خواجہ عثمانؒ ہارونی پہ دل قرباں
وہی نور بصیرت میری آنکھونکی بصارت ہو

غریبوں بیواؤں کے شہنشاہ خواجہؒ اجمیر
معین الدینؒ سلطان طریقت کی حمایت ہو

میرا دل خواجہ قطب الدینؒ پر قربان ہو جائے
فرید الدینؒ بابائے عطا مجھ کو قناعت ہو

نظام الدینؒ محبوب الٰہی کی غلامی ہو
گدا ہوں اُنکے در کا بس انہیں کی چشم رحمت ہو

نصیر الدینؒ کمال الدین سراج الدینؒ علیم الدین
شہ محمود راجنؒ اور جمالؒ اللہ کی شفقت ہو

شہ محمودؒ اور خواجہ محمدؒ خواجہ یحییٰؒ
کلیمؒ اللہ نظام الدینؒ کی مجھ پر عنایت ہو

کرم فرمائیں حال زار پر مولانا فخر الدینؒ
جناب قطب دینؒ کی نقش دل پر میرے صورت ہو

جمال الدینؒ عباد اللہ بلندؒ رامپوری بھی
شہ خادم علی کا نقشِ پا میری طریقت ہو

ہماری زندگی کی جان اور روح رواں وارثؒ
ہمارے مالک و رہبر کی ہم پر چشم رحمت ہو

نثار وارثِ حق شاہِ بیدمؒ صاحب عرفاں
حقیقت آشنائے باصفا کی ہم پہ شفقت ہو

میری حیرت بروزِ حشر ہو بس آپ کی حیرت
کہ دامن پنجتنؑ کا سایہ وارفرق حیرت ہو

وارث الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا حجاز پاک کا سفر

حضور وارث پاکؒ آخر ربیع الاول تک رشد و ہدایت فرماتے رہے اور طالبانِ حق فیضان وارثی سے فیضیاب ہوتے رہے۔ شروع ربیع الثانی حضور دیویٰ شریف تشریف لے گئے اور جملہ سرمایہ و اثاثہ جو توسّل بزرگان کی پس اندوختہ تھی۔ وہ تمام راہ خدا میں غریب و یتامیٰ مساکین و بیوگان و سائلان و اہل محلہ میں تقسیم فرما دیا۔ کتابوں کا بیش بہا ذخیرہ اعزاء کو تقسیم کر دیا۔ اور ملکیت کے کاغذات سب کے سب تالاب میں ڈبو کر جبکہ بجز ذاتِ احدیت جل جلالہٗ دُنیا کی کسی چیز سے آپ کو سروکار نہ رہا تو ۱۱ ربیع الثانی ۱۲۵۳ھ مطابق ۱۸۳۸ء کو عازم حرمین الشریفین ہوئے مریدین و معتقدین سے بہت اصرار کیا کہ ایسے وہ رازار سفر کے لئے ایک خادم کا ہمراہ سفر ہونا ضروری ہے۔ مگر آنحضورِ پُرنور نے نظام عالم اسباب کو ناپسند کرتے ہوئے حقیقی مسبب الاسباب پر اکتفا کیا اور نہایت صبر و استقلال سے

وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا فرما کر پا پیادہ روانہ ہو گئے۔

یہ روایت بھی مشہور ہے کہ حضور وارث پاکؒ کو سرکار خادم علیؒ شاہ علیہ الرحمۃ نے خواب میں بشارت فرمائی۔ آپ سفر مکہ معظّمہ کا اشارہ فرماتے ہیں اس لئے مشاز، الیہ کے اشارہ پر حضور کو ذوق سفر نے مجبور کیا۔ اس لئے تعلقات دنیوی کو یک قلم خیر باد کہ کر عازم بیت اللہ ہوئے۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ!

قیام اُناؤ: حضور پاک کی ذات اقدس کے سفری مشاہدات و ارشادات بہت کچھ ہیں۔ لیکن بوجہ قلت قرطاس، نمونہ مشتے از خروارے، ضیفت طبع کے لئے خاصانِ حق کے دستر خوان پاک پر چُن رہا ہوں۔

گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف

حضور نے سب سے پہلے اُناؤ میں قیام فرمایا۔ ڈپٹی محمد باقر صاحبؒ وارثی راوی ہیں کہ میرے والد ماجد رئیس اعظم موضع آسیون ضلع اناؤ تھے۔ وہ ایک ہفتہ قبل لکھنؤ پہنچ کر داخل سلسلہ ہو کر واپس آئے تھے انہوں نے

ایک ہفتہ بعد دیکھا کہ حضور خود اُناؤ آسیون میں تشریف لے آئے۔آپ نے بے ساختہ کہا۔ ؎

مژہ اے دل کہ مسیحا نفسے می آید

قدمبوسی بسیار اور بکمال اصرار غریب خانہ پر حضور کو لائے اور مہمانداری کے انتظام میں مصروف ہو گئے۔فیضان عام سے اہل قریہ فائز المدام ہوئے وارے کے نیارے ہوئے۔بہت سے لوگ حلقہ بگوش ارادتِ باسعادت ہوئے،صبح حضور پرنور نے عزم سفر فرمایا۔کانپور تشریف لے گئے۔

قیام شکوہ آباد: حضور وارثؒ پاک نے قنوج اور فرخ آباد میں بھی قیام فرمایا۔کیونکہ ان قصبات کے تاریخی مقامات کا حضور نے اکثر تذکرہ فرمایا کہ ہم مین پوری کے راستے سے شکوہ آباد گئے تھے۔اور چاند تمبا کو فروش کے مقام پر قیام کیا۔شیخ چاند تمبا کو کے بہت بڑے تاجر تھے۔وہ بیان کرتے تھے کہ میں اپنے چچا کے ہمراہ نماز جمعہ پڑھ کر آرہا تھا۔دیکھا کہ تالاب کے کنارے ایک نوجوان خوبصورت وجیہ بزرگ درویش تنہا بیٹھے

ہیں۔ چچا میاں ان کے قریب گئے۔ تو آپ نے عجیب دلفریب لہجے میں فرمایا۔ آ گئے چچا صاحب! قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا تم تو ازلی مرید ہو۔ میں نے عرض کیا حضور میں؟ فرمایا ہاں!! اچھا آ جاؤ تم بھی مرید ہو جاؤ۔ میں مرید ہوا تو فرمایا کہ خدا کا طالب جھوٹ نہیں بولتا۔ جاؤ ہمیشہ ایمانداری سے کام کرنا ہم دونوں کے اصرار سے حضور مکان پر جلوہ افروز ہوئے۔ ہمارا سارا خاندان داخل سلسلہ ہو گیا۔ اور شہر سے لوگ جوق در جوق آتے اور مرید ہوتے تھے۔ بعض سے فرمایا تم جس کے مرید ہو اس کو دیکھو۔ تم کو اسی صورت میں خدا ملے گا اور جس کو مرید کرتے اس کو نصیحت ضرور فرماتے۔ کسی کو حکم ہوتا ماں باپ کی خدمت سے غافل نہ ہونا۔ کسی سے فرمایا رشوت نہ لینا کسی سے فرمایا خدا کہ حکم کی تعمیل محبت خدا کی دلیل ہے۔

مولوی احسان علی صاحب قصبہ کے مقتدر رئیس تھے۔ اُن کو حکم ہوا۔ خلق اللہ کی خدمت ایمان کی نشانی ہے۔

مولوی صاحب گو بہت منتظم شخص تھے۔ مگر ارشاد حضور کا اتنا گہرا اور زبردست اثر ہوا کہ اُسی دن سے خیرات کرنے لگے۔ حتیٰ کے آپ نے اپنی

کل جائیداد مساکین کی امداد پر صرف کردی۔اور بعد فروغ حج بیت اللہ
انہوں نے مدینہ منوّرہ میں ہی قیام فرمایا۔اور وہیں انتقال ہوا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

شکوہ آباد سے حضور وارثؒ پاک فیروز آباد ہوتے ہوئے آگرہ تشریف
لائے۔آپ نے ایک سرائے میں قیام فرمایا۔آگرہ عجیب وغریب
واقعات ہیں۔ایک واقعہ عجیب تر یہ ہے۔کہ حافظ گلاب شاہ صاحب وارثی
جن کی عمر ابھی بیس سال کے قریب تھی۔فرماتے ہیں کہ میں مدرسے میں
تعلیم پا رہا تھا۔اُسی زمانے میں ایک بزرگ آئے۔میرے ایک دوست ان
سے بیعت ہو گئے۔مجھے بھی فرمایا تم بھی مرید ہو جاؤ۔میں اسی غور و فکر میں
تھا کہ مرید ہو جاؤں یا نہیں؟ تمام دن یہی سوچتا رہا۔شب کو گھر پر آیا۔اور
سو گیا رات کو مجھ کو خواب میں ایک نورانی بزرگ نے بشارت دی کہ
تمہارے پیر پورب سے آئیں گے۔اُن کے مرید ہونا اس خواب کو دیکھتے
ہی میری قلبی کیفیت ایسی ہوئی کہ جو بیان سے باہر ہے۔مجھے اسی انتظار
میں پورے تین سال گزرے۔جب کبھی زیادہ بیقراری ہوتی اور اضطراب

بڑھتا تو وہی مقدس بزرگ خواب میں میری تسلی فرماتے اور کہتے گھبراؤ نہیں تمہارے پیر آنے والے ہیں۔ چنانچہ اسی دوران میں ایک دن بہت زیادہ بے چین تھا۔ بمشکل تمام نصف حصہ گزرنے پر مجھے نیند آئی۔ تو وہی بزرگ خواب میں تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ وہ بزرگ پورب سے آگئے ہیں۔ اور تمہارے شہر میں مقیم ہیں۔ تلاش کرو کسی سرائے میں ٹھہرے ہیں۔

میں یہ خواب دیکھ کر چونک اُٹھا اور جھٹ پٹ گھر سے باہر نکلا تو معلوم ہو کہ رات کے دو بجے ہیں۔ لیکن اضطراب اور بیقراری کا یہ عالم تھا کہ بیان سے باہر ہے۔ جدھر کو دل نے گواہی دی چلدیا۔ آگرہ میں ایک محلہ ہینگ کی منڈی کے نام سے مشہور ہے۔ وہاں ایک سرائے میں خود بخود اپنے دل کی رہنمائی سے داخل ہوا۔ ہر ایک کوٹھری کو بغور دیکھا۔ سرائے میں چاروں طرف اندھیرا تھا۔ ایک کوٹھری کے قریب پہنچتے ہی اندر سے آواز آئی۔ آہ حافظ گلاب شاہ تم آگئے۔ میں اس محبت بھری آواز کو سن کر فرطِ مسرت سے بیقرار ہو گیا۔ اور دوڑ کر فوراً حضور وارثؒ پاک کے قدموں پر گر پڑا۔ اُس وقت حضور متبسم تھے۔ میں نے غریب خانہ چلنے کی درخواست کی جو

وارث بندہ نوازؒ نے قبول فرمائی۔اس وقت حضور کا سن شریف ۱۵ پندرہ سال ہوگا۔گھر پر آکر میں حلقہ بندی میں داخل ہوا۔گلاب شاہ وارثی کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ جس بزرگ نے مجھے بار بار خواب میں بشارت دی تھی۔وہ حضور وارث پاک کی ہی شبیہ تھی۔جو حضور کی کہن سالہ عمر ضعیفی میں میں نے مشاہدہ کی۔وہ بزرگ آپ ہی تھے۔جو عالم دیار میں غمِ ہجراں کے بیمار کو اعجاز مسیحائی کا جلوہ دکھا رہے تھے۔

حضور والا نے آگرہ (اکبر آباد) میں ہزاروں بندگانِ خدا کو فیضان وارثی سے سرفراز فرمایا۔بعد ازاں حضور والا نے اجمیر شریف میں نزول اجلال فرمایا۔یہ زمانہ عرس مبارک انیس الغرباء سرتاج الاولیاء حضرت خواجہ خواجگان معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا تھا۔آپ نے مزار پُرانوار کیف بار فاتحہ خوانی فرمائی۔اور بعدہٗ محفلِ سماع میں تشریف لے گئے۔قوالی یہ تھی۔

رخنہ کردہ بدلہم ناوکِ نازے عجبے
مے پرستے عجبے فتنہ درازے عجبے

یہ سنتے ہی حضور والا پر کیف طاری ہو گیا۔ وجدان کا ایسا جوش تھا کہ ارض و سما سب مکیّف تھے۔ ایک سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ سازندے اور رخصار مجلس مثل ماہئ بے آب بسمل بنے ہوئے تھے۔ محفل ختم ہو جانے پر عوام نے حضور پاکؒ کو برائے زیارت (قدمبوسی) روک لیا۔ ہر زبان توصیفِ وارث میں رطب اللسان تھی۔ بہت سے صاحب تقدیر دستِ اقدس پر بیعت ہوئے۔ چنانچہ صاحبزادگان، پیرزادگان، حلقہ با ارادتِ عالیجناب ہوئے۔ منجملہ ازاں حضرت صاحبزادہ والا اقدر سیّد حیدر علی شاہ وارثی اجمیری بھی شمول اسوۂ حسنہ وارثیہ کا شرف رکھتے ہیں۔ جو کہ احرام پوش بزرگ ہیں۔ اجمیر شریف سے آپ ناگور، پیران پٹن، احمد آباد وغیرہ ہوتے ہوئے بمبئی پہنچے۔ بمبئی میں دو ہفتہ قیام فرمایا۔ بزرگان دین کے مزارات پر کی زیارتیں کیں۔ بمبئی کے جلیل القدر نامور تاجر سیٹھ یعقوب خاں و یوسف خاں زکریا صاحبان معہ جماعت کثیر حضور اقدس کے دست مبارک پر مشرف انوارِ ارادت ہوئے۔ بعد ازاں آپ جہاز پر سوار ہوئے۔

حضور جہاز پر سوار ہوئے تو صوم وصال رکھتے تھے۔ جو تیسرے روز

افطار ہوتا تھا۔ اور چونکہ انتظام افطار کا خیال بھی مزاج بے نیاز کو پسند نہ تھا۔ لہذا بے سرو سامان ہی جہاز کو قدمِ پاک سے سرفراز فرمایا۔

جیسا کہ حضرت قبلہ شیدا میاں وارثی علیہ الرحمۃ حیات وارثؒ میں تحریر فرماتے ہیں کہ تین یا سات روز ہے۔ آب و دانہ گزر گئے۔ اور دفعتاً جہاز رک گیا۔ اُسی شب میں بمبئی کے بڑے تاجر محمد ضیاء الدین سیٹھ کو جو اسی جہاز میں سفر کر رہے تھے۔ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بشارت فرمائی کہ۔

"اے ضیاء الدین خود کھاتے ہو اور ہمسایہ کا خیال نہیں کرتے"

وہ خوش نصیب تاجر خواب سے بیدار ہوا تو اس نے تمام جہاز والوں کی اسی روز دعوت کر دی۔ اور ساتھ ہی خود بھی تلاش شروع کر دی کہ کوئی شخص باقی تو نہیں رہا ہے۔ جب تہ خانہ میں پہنچے اور حضور انوار کو اپنے بستر مبارک پر محوو مستغرق دیکھا۔ فوراً واپس آ کر ایک طبق میں وہ لذیذ اور پر تکلف کھانے لے گیا۔ اور عاجزانہ اس کو قبول فرمانے کے لئے عرض کی۔ حضور نے ازراہ خلق محمدیؐ دو چار لقمے تناول فرمائے۔ اور اس کے بعد جہاز چل پڑا۔

سیٹھ ضیاء الدین اور جملہ اہل جہاز بعد آپ کے گرویدہ ہو گئے مگر حضور انور حسب معمول سات روز کے بعد افطار فرماتے تھے۔ حضور پاک کے اس سفر حجاز کے مفصل واقعات تو ہمیں معلوم نہ ہو سکے۔ لیکن مولوی رونق علی وارثی کے والد بزرگوار حضرت شاہ مقصود علیؒ اپنی یادداشت میں تحریر فرماتے ہیں جو حضور کی خدمت اقدس میں مقرب تھے۔ کہ حضور بارہ سال تک سیر و سیاحت ملک عرب و عجم، حجاز و عراق، مصر و شام میں مصروف رہے۔ اور انہی ممالک کی سیاحت فرماتے رہے۔ اور دس مرتبہ آپ حج میں شریک ہوئے۔ اور سات بار ہندوستان سے تشریف لے گئے۔

اس زمانۂ سیاحت میں سلطان عبد المجید خاں علیہ الرحمۃ بھی آپ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔ آپ کی بیعت کا واقعہ اس طرح سے صاحبِ مشکوٰۃ حقانیہ نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ جب آنحضور قسطنطنیہ تشریف لے گئے تو عبداللہ حاجب کے مکان پر فروکش ہوئے۔ عبداللہ حاجب نے ایک روز عرض کی حضور اگر مزاج گرامی چاہے تو ذرا باغ شاہی چلیں آپ نے اسے منظور فرمایا۔ حضور پرنور کا جمال ہمیشہ دیکھکر سلطان المعظم

خوش ہوئے۔اور عاشق ہو گئے۔دست بستہ عرض کی کہ آقا و مولا غریب خانہ پر چلنے کی زحمت فرمائیں۔حضور نے منظور کیا۔اور محل سلطانی میں نزول اجلال فرمایا۔ایک ہفتہ قیام رہا۔تمام مقربین سلطانی اور خاندان شاہی کے اراکین عالیہ حلقہ بگوش غلامی ہوئے۔اور عالی مرتبت امیر المومنین موصوف بھی اسی سلسلہ میں داخل ہو گئے۔اس واقعہ کو حضور پرانوار نے بھی ارشاد فرمایا۔کہ ہم قسطنطنیہ گئے اور سلطانی باغ کی سیر بھی کی اور سلطان المعظم کو خواب میں سرکار دو عالم حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جانب سے خواب میں بیعت کی بشارت کبریٰ ہوئی تھی۔اس کے ساتھ ساتھ خواب ہی میں حضور انور کی زیارت بھی کرائی گئی تھی۔جس سے سلطان المعظم نے شاہی باغ میں حضور انورؒ کو دیکھتے ہی پہچان لیا۔حضور انورؒ ایک رسی لٹکا دیتے تھے۔اسی رسی کو پکڑ کر بہت سے ترک بیعت ہو جاتے۔لوگ جوق در جوق حضور کے بیعت ہوئے۔اور فیضانِ پنجتن پاک سے بہرہ یاب ہوئے۔حضور انورؒ نے ان تبرکات کی بھی بہت تعریف فرمائی جو سلطان المعظم نے حضور انورؒ کو دکھائے تھے۔

نسبت اویسیہ

حضور وارثِ پاکؒ جب پہلی مرتبہ مکہ معظّمہ تشریف لے گئے تو راستے میں یہ واقعہ ظہور پذیر ہوا۔ کہ ایک درویش کامل صاحب جذب جو مدّتوں سے یہاں مقیم تھے۔ حضور کو دیکھ کر کھڑے ہوئے سینہ سے سینہ ملایا۔ پھر حضورؒ کے زانوئے مبارک پر سر رکھتے ہوئے واصلِ محبوب حقیقی ہوئے۔ آپ کے وصال کی خبر جب مکہ معظّمہ پہنچی تو لوگ تجہیز و تکفین کو پہنچے۔ اور ایسا عجیب وغریب واقعہ راہِ مدینہ منوّرہ میں ہوا کہ ایک صاحب جذب کامل درویش سے ملاقات ہوئی جو آپ کے انتظار میں تھے۔ انہوں نے بھی حضور انورؒ کے سینہ سے سینہ ملایا اور آپ کے زانوئے مبارک پر سر رکھ کر واصلِ محبوب ہوئے۔ مولوی عبدالغنی صاحب وارثی رئیس پرداضلع رائے بریلی لکھتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ان مدینہ طیبہ کے راستے والے بزرگ کی نعش طائر ہو کر اُڑ گئی۔ اور عرصہ تک جنگل میں پھرتا رہا۔ ان واقعات سے یہ معلوم ہوا کہ حضور وارثؒ پاک اعلیٰ مقامہٗ کو کامل طور پر نسبت اویسیہ بھی حاصل تھی۔

اس سفر کے بعد حضور انورؒ دیویٰ شریف رونق افروز ہوئے۔ ایک املی کے درخت کے نیچے بیٹھ کر آرام فرمایا۔ ایک شخص وہاں پر آیا۔ اُس سے آپ نے فرمایا کہ پہلے ایک بھنگن یہاں رہتی تھی وہ موجود ہے۔ اس شخص نے اس بھنگن سے ذکر کیا۔ ایک درویش صورت بزرگ تیرا نام لے کر تجھ کو دریافت فرماتے ہیں۔ یہ بھنگن صاحبہ حضورؒ کے خاندان کی قدیم خدمت گزار تھیں۔ لہذا فوراً سمجھ گئیں۔ اور کہا کہیں مٹھن میاں نہ آئے ہوں۔ دیکھا تو درحقیقت آپ ہی تھے۔ مزاج عالی دریافت کرنے کے بعد وہ قصبہ میں شاہ فضل حسین صاحب سجادہ نشین درگاہ حضرت عالیہ شاہ ولائیت سے ذکر کیا کہ مٹھن میاں یہاں آئے ہیں۔ یہ سنتے ہی اور اہل مجلس حضرات کے ساتھ حضور انورؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور اپیل کی کہ غیر بتکدہ پر تشریف فرما ہو جائیے۔ آپ نے استدعا منظور کی اور خانقاہ ولایت میں قیام فرمایا۔ جب طعام کے متعلق فرمایا۔ تو حضور والا نے جواب دیا کہ شاہ صاحب! ہمارے کھانے کا آج دن نہیں ہم سات سات دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ اور ساتویں دن ایک اروی گھی برشتہ ہو کر چار

قاشیں بنائی جائیں۔اس میں سے ایک قاش اور تین گھونٹ پانی کے ہمارے لئے کافی ہیں۔ چنانچہ حسب الارشاد ایسا ہی کیا گیا جب سات یوم گزرے حضورؒ نے قاش اروی اور تین گھونٹ پانی سے روزہ افطار کیا۔ یہ معمول بارہ، چودہ سال رہا۔ان مجاہدات کے بعد بھی غذائیت کے اعتبار سے حضور انورؒ ماشہ،تولہ کا استعمال کرتے رہے۔

نیز احرام مقدس جو اوّل حج کے موقع پر زیب تن فرمایا۔ ازاں دم پا ایندم دربار الٰہیہ کا یہ مقدس لباس ہی اپنا پسندیدہ لباس مقرر فرمایا۔ جب بغداد شریف تشریف لے جارہے تھے۔تو وہاں کے صاحب سجادہ کو حضرت غوث الاعظمؒ سے بشارت ہوئی کہ ہندوستان سے ہمارے خاندان کا سراجاً منیرا ''روشن چراغ'' آرہا ہے۔ جو الفقر وفخری کا حسین مجموعہ ہے۔اور حسنِ عبودیت کی مکمل تفسیر ہے۔اس کو زرد رنگ کا احرام پیش کیا جائے۔ نام اس کا سیّد وارثؒ علی ہے۔جیسا صاحب آستانہ عالیہ غوثیہ نے سُنا بہ تعمیل تمام دو احرام زرد رنگ کے تیار کرائے۔اور حضور انورؒ کا انتظار کرتے رہے۔ جب حضور بغداد شریف میں داخل ہوئے۔تو موصوف علیہ درگاہ اعلیٰ نے بے حد

عقیدتمندی سے احرام کا اہتمام کیا۔ خانقاہ شریف میں ٹھہرایا۔ دو احرام نذر گزارے۔ بعدازیں معاملہ سجادہ نشین سے متعلقین واہل طریقت نے استسفار کیا کہ حضور سب کو خرقہ و دستار عطا ہوتی ہے۔ آپ کو احرام نذر کرنا کیا معنی، سجادہ نشین نے فرمایا کہ ہم سب کو خرقہ و دستار اپنی مرضی سے دیتے ہیں۔ اور حضرت حاجی صاحب کو احرام بحکم سرکار غوث الاعظم دستگیر رضی اللہ عنہٗ نذر ہوا ہے۔ اور ایسا ہی حکم ملا تھا۔ جس کی تعمیل کی گئی ہے۔

ہرگز نمیرد آنکہ دِلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم و دوامِ ما

تسلیم ورضا توکّل واستغنا: حضور وارثؒ پاک ہر لمحہ اور ہو نفس معشوقِ حقیقی کی رضا پر قائم رہے۔ کبھی اشارۃً یا کنایۃً بھی اپنی مرضی کو ظاہر نہیں فرمایا۔ جو حضرتِ حق جل وعلا کا منشاء ہوتا اسی پر راضی برضاء ہوتے تھے۔ حتیٰ کے روزانہ معمولات میں کمال احتیاط فرماتے تھے۔ کبھی حضور نے اپنے خدامانِ حاضر باش سے بھی اپنی مرضی سے پانی تک طلب

نہیں فرمایا۔ گرمی کے شدید دور میں خادمِ بارگاہ نے اگر پانی کے لئے دریافت نہیں کیا۔ تو حضور نے کسرِ نفسی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے خود بھی پانی نہیں مانگا۔ کسی نے عرض کیا حضور پانی ملاحظہ فرمائیں تو حضور نے بہت نرم لہجہ میں فرمایا پی لیں پھر پانی نوش فرمایا۔ اسی طرح حضور کھانے کے متعلق اولاً بالجواب فرماتے کھالیں۔ پھر تناول فرماتے اللہ اکبر۔ کیا شان تھی۔ بہر کیف! آپ تسلیم و رضا کی مکمل تفسیر تھے۔

مولوی نادر حسین گرامی وکیل بارہ بنکی جو ایک ثقہ بزرگ تھے۔ انہوں نے اس واقعہ کو بیان فرمایا۔ کہ ایک سال خشک سالی کی وجہ سے فصلِ خریف خشک ہوگئی۔ میں آٹھ بجے شب کو حضور انورؒ کے پائے مبارک دبا رہا تھا۔ تو حضور نے فرمایا۔ نادر حسین اس وقت ہوا ٹھنڈی چل رہی ہے۔ میں نے کہا جی ہاں! تراب علی شاہ نہ کہا داتا دن کو ایسی گرم ہوا چلتی ہے کہ تمام فصل خریف بھسم ہوگئی۔ یہ سُنکر حضور نے فرمایا تم کیا جانو معشوق کی دی ہوئی تکلیف کہیں میسر ہوتی ہے۔ بعد ازاں بارش ہوئی اور فصل خریف پیدا ہوئی۔ ربیع بوئی گئی جس میں غلہ خوب پیدا ہوا۔

حضور انورؒ اپنی ملک میں دو چیزیں سمجھتے تھے۔ ایک کچی مٹی کے ڈھیلے جو طہارت کے لئے ضروری ہیں۔ دوسرے دانت صاف کرنے کے خلال۔ ہر دو چیزیں بستر کے قریب موجود رہتی تھیں۔ اور موسم گرما میں بستر باہر چبوترے پر ہوتا تھا۔ اگر کسی شب کو بارش ہوتی تھی۔ تو حضور انورؒ اپنے دونوں ہاتھوں میں خلالیں اور مٹی کے ڈھیلے لے کر اندر تشریف لاتے تھے۔ باقی تمام چیزیں چادر بستر، سرہانہ یعنی تکیہ بھیگتا چھوڑ دیتے تھے۔ یعنی ان دو چیزوں کو ساتھ میں رکھنا ضروری سمجھتے تھے۔

مولوی حسین علی صاحب نواب وارثی زمیندار موضع سادہ سُو ضلع بارہ بنکی کا بیان ہے۔ کہ ایک مرتبہ عشرۂ محرم میں حضور انورؒ قصبہ رودلی شریف میں قاضی مظہر الحق کے مکان پر قیام پذیر تھے۔ میں جب تعزیوں کے دفن ہونے کے بعد مکان پر آیا۔ تو میں نے اپنی لڑکی سے کہا کہ حضور انورؒ کے لئے جلد حلوا تیار کرو اور بادام نہ ڈالنا۔ اس لئے کہ آپ بادام نہ کھاتے تھے۔ لڑکی نے جلدی جلدی حلوہ تیار کیا اور خاصہ میں لگا کر دیا۔ چلتے وقت لڑکی نے ہنس کر کہا کہ حضور انورؒ کے لئے آپ حلوہ لے جا رہے ہیں۔ لیکن

حضرت نوش فرمالیں تب بات ہے؟ میں حاضر خدمت عالی ہوا۔ حلوہ پیش کیا سرکارؒ نے نور محمد شاہ خادم خاص سے کہا کہ اس کو تقسیم کر دو۔ مجھے یہ سن کر ہنسی آگئی۔ آپ نے فرمایا کیسے ہنسے؟ عرض کیا داتا میری لڑکی نے مجھے چلتے وقت کہا تھا کہ حضرت حلوہ نوش فرمائیں تب بات ہے۔ آپؒ نے تین مرتبہ انگشتِ مبارک سے اُٹھا کر نوش جان فرمایا۔ میں نے عرض کیا حضور بس آپ مطمئن رہیں آب خاطر ہوگئی یہ خلاف مزاج عالی ہے۔ حضور نے دوبارہ پھر تقسیم کا حکم فرمایا۔

پابندی وضع: حضور انورؒ وضع کی پابندی میں بھی اپنا جواب ہی تھے۔ یعنی جو ایک مرتبہ بات عمل میں آگئی وہ معمول میں شامل ہو جاتی تھی۔ مولوی رونق علی وارثی، رزاقی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ موضع گورا بارہ بنکی جو کہ دیویٰ شریف سے جانب شمال واقع ہے۔ حضور انورؒ جب ابتداء میں تشریف لائے۔ تو راستہ میں ایک باغ تھا۔ آپ نے ایک درخت کے نیچے آرام فرمایا لیکن پندرہ سولہ سال بعد حضور انورؒ پھر موضع مذکور میں تشریف لائے۔ اور اپنے قدوم میمنت سے لزوم سے یہ شرف بخشا

حضور بوجہ نقاہت پالکی میں تشریف لائے۔ زمانے کے انقلاب نے اس باغ کا نام ونشان بھی مٹا دیا تھا۔ لیکن جب اس مقام پر پالکی آئی تو فوراً آپ اترے اور اسی مقام پر رونق افروز ہوئے۔ جہاں سولہ سال پہلے آرام فرمایا تھا۔ ارشاد فرمایا کہ یہاں ایک سایہ دار درخت تھا۔ بہت اچھا تھا۔ تھوڑی دیر سکون فرما کر پھر آپ پالکی میں سوار ہوئے۔ پالکی روانہ ہوئی اپ ہر اس مقام اور جگہ پر جہاں سفر کے وقت قیام واستراحت فرمایا۔ حسب وضع ہر جگہ تشریف فرما ہوتے ہوئے جلوہ افروز موضع گوار ہوئے۔

اسی طرح حضور انورؒ کے خدامان میں جو خدمت جس کے سپرد ہوتی تھی۔ وہی انجام دیتا تھا۔ اگر کسی وجہ سے کوئی خادم حاضر بارگاہ اقدس نہ ہوتا۔ تو حُضورؒ اُس کا کام خود انجام دیتے تھے۔ بسا اوقات غسل کے وقت اگر پشت مبارک ملنے والا خادم حاضر نہ ہوا تو کسی دوسرے خادم سے خدمت نہ لی۔ بلکہ اپنے دست مبارک سے خود پشت مل لی۔ ہمیشہ حضور انورؒ نے داہنی کروٹ استعمال کی اور آخری عمر تک اسی کروٹ پر آرام فرمایا۔ اسی کروٹ کے باعث آپ کی داہنی پسلی میں زخم ہو گیا تھا۔

آخر عشاقان جانثار خدا مانِ خاص و پرستاران حقیقی نے مسلسل درخواست کی۔ آقا و مولا ہم غلاموں کی اس درخواست کو قبول فرمائیں۔ یہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وسنت بھی ہے۔ کہ دوپہر کے کھانے کے بعد آپ نے فرمایا اچھا دوپہر کا خاصہ سے حضور انورؐ فارغ ہو کر لیٹے تھے۔ تو خادم خاص جو اس وقت حاضر ہوتے عرض کرتے حضور دوسری کروٹ بدل لیں۔ تو آپ کامل اطمینان سے خلال اور ڈھیلے و نیز رومال دوسری طرف رکھتے اور کروٹ بدلتے۔ لیکن دو منٹ یا چار منٹ کے بعد حضور انورؐ پھر اُٹھ کر اسی انداز سے دائیں کروٹ سے لیٹ جاتے تھے۔ لیکن حضور انورؐ نے زمین پر لیٹتے لیٹتے زمین کی پشت دے کر کروٹ نہیں بدلی۔

سراپائے مبارک: ۔

پیکر حسن ازل صفت آرائے ترا
نقش می بست ہمی ذوق تماشہ میکرو

حضور انورؐ کا سراپائے مبارک صفت احدیت کا خاص الخاص شاہکار تھا۔ حضرت احدیت نے حضور انورؐ کی ذات میں تمام و کمال صفاتِ حقیقت

کو منجملہ اکٹھا کر دیا تھا۔ باندازِ دگر حضرت احدیت کی ذات کا مظہر حضور سرکار دو عالم محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اور مظہر انوار پنجتن حضور وارث پاکؒ ہیں۔ حضور کا چہرہ انور مثلِ آفتاب تھا۔ لوح جبیں روشن و منور، ریش مبارک مثلِ اصل، قد موزوں، مناسب و متوسط، رفتار قیامت، گفتگو سحر جنبش نظر فتنہ محشر از سرتا پا مجسمہ نور احدیت۔ جسم مطہر نرم و نازک، بلکہ کہیں سے یہ محسوس ہی نہیں ہوتا تھا کہ حضور کا جسم ہے یا روئی کا گالا معلوم ہوتا تھا۔ حضور انورؒ سراپا خلق مجسم محبت ہی محبت تھے۔

ایک خاص صفت ہمارے سرکار عالم پناہ کی یہ تھی جو جلوت یا مجمع عام میں بھی مستقلاً نمایاں رہتی تھی۔ کہ حضور جب کھڑے ہوتے تھے تو آپ کا فرق انور تمام مجمع میں نمایاں رہتا تھا۔ یعنی اہل بیت کرام کی سربلندی کا مظہر اتم آپ تھے۔ ہزاروں کے مجمع میں کھڑے ہوئے سرکار ہر دور و نزدیک کے زائر کو شانے اور صراحی دار گردن بلند نظر آتی تھی۔ اور اس سر بلندی کی ہر عاشق دور سے ہی بلائیں لیتا تھا۔

صفت تنزیھی: حضرت سیّد معروف شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے

ہیں کہ میری ہم شیرہ محترمہ نے جو حضور انورؒ سے بیعت تھیں۔ ایک مرتبہ مجھ سے بیان کیا کہ اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے۔ کہ جب حضور انورؒ کے جسم لطیف کا پتہ نہیں چلتا۔ اُن کے اس بیان پر میں نے بھی تجربہ کیا اور بوقت شب بیشتر اوقات پاؤں مبارک دبانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ تو اکثر یہ حقیقت میرے مشاہدے سے گزری کہ پاؤں دباتے وقت جسم اطہر بالکل محسوس ہی نہیں ہوا۔ ہر طرف دیکھ بھال کر اور اپنے بستر پر آ کر لیٹ گیا۔ تو حضور انورؒ نے آواز دی۔ معروف شاہ سوتے ہو میں فوراً اُٹھ کر حضور انورؒ کے پائیں پہنچ جاتا اور پائے مبارک دبانا شروع کر دیتا۔ تب آپ مختلف مقامات کے واقعات بیان فرماتے۔

مولوی احمد حسین صاحب وارثیؒ متوطن راہرامیو کا بیان ہے۔ کہ میرے مکان پر حضور سیّد عبدالرزّاقؒ کے خرقہ، عادات کا ذکر ہو رہا ہے۔ کہ آپ کی کمر مبارک سے پٹکا نکل گیا تھا۔ اسی اثنا میں حضور وارثِ پاکؒ میرے مکان سے باہر تشریف لائے۔ اور ان کے مشکوک بیان کو سُن کر فرمایا۔ کہ یہ کیا ہرزہ سرائی ہے۔ عشاق کو اللہ کی طرف سے ہر حال میں

ایک حال ہوتا ہے۔ وہ ہر چیز سے اور ہر مخلوق سے جو چاہیں کروائیں۔ تمام اوصاف دراصل عشقِ ذات میں فنا ہو جاتے ہیں۔ اور اس میں گم ہو جانے ہی کو ''وصال'' کہتے ہیں۔ اور خودی نہ رہنا ہی کمال ہے۔ عشاق جب اس درجہ پر پہنچ جاتے ہیں۔ وہ اپنی ہستی کو نیست کر دیتے ہیں۔ اور اس کی مثال یہ ہے کہ جب آفتاب فلک پر نور افشاں ہوتا ہے۔ تو تمام ستارے مخلوق کی نگاہ سے کالعدم ہو جاتے ہیں۔ جسطرح کواکب کا وجود آسمان پر ہے۔ بس اسی طرح سے عشاق کا وجود معشوق میں ہے۔ (بفحوائے من کان للّٰہ کان اللّٰہ لہٗ۔ جو اللہ کا ہو اللہ اُس کا ہوا) عاشق و معشوق ایک ذات ہو جاتے ہیں۔ بس اس میں تعجب کی کونسی بات ہے۔ کہ وہ آفتاب حقیق تمام انوار و اوصافِ عشاق کو اپنے میں جذب کر لے۔

اس ارشاد پر چند ساعت تمام حاضرین پر ہیبت و سکوت طاری رہا۔

قصبہ مسولی شریف میں تشریف لائے۔ وہاں شیخ مظہر علی صاحب قدوائی کے مکان پر قیام فرمایا۔ مولوی احمد حسن صاحب وارثی متوطن رامپو تحریر فرماتے ہیں کہ چند روز بعد اس واقعہ کا کسی کو خیال بھی نہیں تھا۔ حضور

انورؒ نے ایک چھڑی جو کہ لکڑی کی طرح تھی۔ اور اس پر سفید رومال بندھا تھا۔ شیخ مظہر علی قدوائی وارثیؒ کو مرحمت فرمائی اور ارشاد فرمایا یہ گورکھ دھندا ہے۔ اس رومال کو لکڑی سے کھینچ لو۔ گرہ قائم رہے گی۔ اور رومال لکڑی سے علیحدہ ہو جائے گا۔ چنانچہ تعمیل ارشاد کی گئی۔ تو واقعی ایسا ہی ہوا۔ شیخ مظہر علی صاحب حضور انورؒ کی بارگاہ میں بہت بے باک تھے۔ اس لئے انہوں نے عرض کیا کہ غلام اس بندھی ہوئی لکڑی کا قائل نہیں بلکہ میں اپنے ہاتھوں سے خود گرہ لگاؤنگا۔ اور پھر نکل آئے گی تو یقیناً قائل ہو جاؤں گا۔ آپ نے منظور کیا اور شیخ مظہر علی نے اپنے ہاتھوں سے رومال کس کر باندھا۔ اور مضبوطی سے گرہ لگائی۔ وہ لکڑی حضور انورؒ کے دست مبارک میں رہی۔ دوسرے دونوں طرف کے رومال شیخ مظہر علی صاحب کے ہاتھ میں تھے۔ انہوں نے جیسے ہی رومال کھینچا۔ وہ صاف نکل آیا۔ اب ہر شخص متحیر تھا کہ چوب سے اس طرح رومال نکل آیا۔ گویا بندھا ہوا ہی نہیں تھا۔ حضور انورؒ تبسم فرماتے ہوئے اپنے بستر پر رونق افروز ہوئے۔ اور ارشاد فرمایا ہم نے اس صفت کو ملک عرب میں ایک استاد سے سیکھا ہے۔

مولوی احمد حسین صاحب وارثی اور شیخ مظہر علی قدوائی وارثیؒ صاحب کا بیان ہے۔ کہ جب ہم دونوں حضور انورؒ کی خدمت سے علیحدہ ہوئے تو دو گھنٹے بعد یہ حقیقت سمجھ میں آئی۔ کہ یہ کمر سے پٹکا نکل آنے کا جواب ہے۔ اس واقعہ سے یہ ظاہر ہوا کہ حضور انورؒ کے دست مبارک میں آکر چوب خشک میں بھی وہی تاثیر ہوگئی۔ سچ ہے۔ ؎

خاک کو ایک نظر اُن کی بنائے اکسیر!
قطرہ ان ہاتھوں میں آجائے تو دریا ہوجائے

حضور انورؒ کی صفت تنزیہی کی یہ صفت مخصوص زبان زد خاص و عام تھی کہ حضور انورؒ کے پائے مبارک برہنہ پائی کے باوجود کبھی آلودہ گُل نہیں ہوئے۔ بلکہ پھول گلاب کی پنکھڑی کی مانند نرم و حسین تھے۔

وارث الاولیاء کی شان بیعت

حضور انورؒ کی ذات والا صفات جو بات تھی۔ وہ لاجواب تھی۔ حضور پرنورؒ کو دیکھکر خدا یاد آتا تھا۔ اللہ اکبر کیسی عظمت و شان تھی کہ بڑے بڑے فلاسفر دہریئے۔ جو پیر و پیغمبر تو کیا خدا تک کے قائل نہ تھے آپ کے دست

حق پرست پر توبہ کر گئے۔

مرا بکوئے تو رفتن چہ مشکل افتادست
بہر کجا نظر مے کنم دل افتادست

بیعت کی مختلف شانیں تھیں کہ کوئی ملبوس مبارک کو چھو کر مرید ہوا۔ کوئی پالکی چھو کر مرید ہو گیا۔ اور ارشاد مبارک کے تحت فیضان اذکار و اشغال سے اسی بیعت کے ذریعہ بہرہ مند ہو جاتے تھے۔

مسلّمہ ہے کہ بیعت کا تعلق روح کے ساتھ ہے۔ اس کا واقعہ ہے کہ قاضی سلیمان احمد صاحب وارثیؒ نے عالم رویا میں بیعت کی۔ لیکن اس میں ایک خاص پہلو ظاہر ہوتا ہے۔ یعنی بیعت کا تعلق روح سے ہے۔ یہ مسئلہ قاضی صاحب کے اس واقعہ سے حقیقی طور پر ظہور میں آیا۔ حضرت قاضی سلیمان احمد صاحبؒ کا جملہ خاندان قبلہ فضل الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ گنج مرادآبادی سے مرید تھا۔ اہلِ خاندان کا خیال ہوا۔ سلیمان احمد کو بھی حضرت سے بیعت کرا دیا جائے۔ قاضی صاحب کی عمر اس وقت قریباً گیارہ سال ہوگی۔ مگر قاضی صاحب نے عالمِ رویا میں ایک مکان کا نقشہ

دیکھا۔ جس میں فرش زمین مجلس لگی ہوئی ہے۔ اور ایک بزرگ رونق افروز
ہیں۔ اور زائرین کا غیر معمولی مجمع ہے۔

یہ واقعہ سنہ ۱۲۱۰ھ کا ہے۔ اس محفل میں ایک شخص زرد رنگ کا تہ بند سر پر
رکھ کر لایا۔ اور اس عالی مرتبت ذیشان کی خدمت میں نذر کیا۔ اس مجلس میں
سے ایک صاحب نے قاضی سلیمان صاحب کی بیعت کی درخواست کی جو
قبول ہوئی۔ قاضی صاحب سلسلہ عالیہ میں داخل ہوے۔ قاضی سلیمان
احمدؒ نے جب یہ خواب دیکھا اس وقت قاضی صاحب حضور انورؒ کے اسم
گرامی سے بھی واقف نہ تھے۔ نہ اُن کے مرید ہونے کا شوق وخیال تھا۔
بلکہ اپنے خیال زہد وعبادت ہی کو خدا شناسی کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ اس خواب کو
دیکھے ہوئے پانچ سال کا عرصہ گزر گیا۔ سنہ ۱۳۱۷ء میں قاضی صاحبؒ حضرت
راجہ دوست محمد صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ رئیس وتعلقدار لہونہ ضلع سلطان
پور کے ہمراہ بغرض سیر وسیاحت حضور پُرنور آقا ومولا سیّدنا شاہ قربان علی علیہ
الرحمۃ کے عرس میں دیویٰ شریف پہنچے۔

یہاں آکر قاضی صاحبؒ نے مکان کا نقشہ اور مکین کی شان

خدامان کی وضع بجنسہٖ وہی دیکھی ۔ جو پانچ سال قبل خواب میں دیکھی تھی ۔ اور
جس طرح خواب میں جس شخص کو زرد رنگ کا تہ بند نذر کرتے ہوئے دیکھا
تھا۔ وہ بھی دیکھا۔ اور جس شخص نے قاضی صاحب کی بیعت کی سفارش کی
تھی ۔ اُس کو بھی دیکھا۔ غرض خواب کے واقعہ کا مکمل نقشہ ہو بہو ظاہر میں
مشاہدہ عینی سے گزرا۔ اس خواب میں خاص بات یہ ہے کہ ۱۳۱۰ھ میں
جب قاضی صاحبؒ نے یہ خواب دیکھا تھا۔ اس وقت نہ وہ مرید ہوئے
تھے ۔ جو سر پر تہ بند رکھ کر لائے تھے ۔ نہ وہ حضرت بیعت ہوئے جنہوں
نے قاضی صاحب کو خواب میں بیعت کرایا تھا۔ سر پر تہ بند رکھ کر لانے
والے حضرت بابو کنہیا لال صاحب غلام وارث وکیل علی گڑھ تھے۔ اور
مرید کرانے والے راجہ دوست محمد خانؒ تعلقدار مہونہ تھے۔ یہ دونوں
اصحاب ۱۳۱۰ھ کے بعد بیعت ہوئے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ عالم اجسام
میں جو بیعت ہوتی ہے وہ اُس بیعت کا تکملہ ہے جو عالم ارواح میں ہو چکی
ہے۔ اور جس طرح اس عالم میں جو جس خدمت پر مامور ہوتے ہیں ۔ اسی
طرح ازل میں بھی حاضر باش اور خدمت گزار رہے ہیں ۔ ورنہ قبل وقوع

بیعت بابو کنہیا لال صاحب وغیرہ کی حاضری اس طرح نہ ہوتی۔ جس طرح بعد حصول بیعت ہوتی۔ ؎

چو غلام آفتابم ہمہ زآفتاب گویم ۔۔۔ نہ شبم نہ شب پرستم نہ حدیث خواب گویم

اے زندۂ حُسنِ تو آئین دل آرائی ۔۔۔ جاں بندۂ روئے توزاں بود کہ موطائی

بے لشکر و فوج بادشاہی کردیم ۔۔۔ بر مسند فقر کبریائی کردیم

اے درد بدولت فقیری ایں جا
در کسوتِ بندگی خدائی کردیم

مولوی سیّد علی حامد صاحب قادری چشتیؒ ، سجادہ نشین سانڈھی شریف ضلع ہردوئی تحریر فرماتے ہیں کہ منشی صادق علی متوطن گوپاسو ضلع ہردوئی حضور انورؒ کے سخت مخالف تھے۔ اپنی بیعت کا واقعہ خود فرماتے تھے۔ کہ جب حضور انورؒ گوپاسو تشریف لائے مولوی محمد فاضل تعلقہ دار کے ہاں قیام فرمایا۔ مولوی محمد فاضل صاحب وارثیؒ نے مجھ سے کہا کہ حضور حاجی صاحب قبلہ تشریف لائے ہیں۔ تم کو بھی ملنا چاہئے۔ میں نے کہا میں ایسے فقیروں سے نہیں ملتا۔ چند جملے اور بھی سخت استعمال کئے۔ لیکن جیسے ہی

میں مکان پر پہنچا۔ میرے پیٹ میں شدت کا درد ہوا۔ ہر چند اطباّء نے یہ کوشش کی۔ علاج مسلسل کے باوجود درد بڑتا ہی گیا۔ اب مجھے یقین ہو گیا کہ یہ مرض الموت ہے۔ اسی بے چینی و بے قراری میں آنکھ لگ گئی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک عالیشان مسجد ہے۔ اُس میں تمام بزرگان دین جمع ہیں نماز سنت ادا کرنے کے بعد کسی کے منتظر ہیں۔ اور خاموش گردن جھکائے بیٹھے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک ہنگامہ کی آواز آئی ۔تمام بزرگ احترام واستقبال کے لئے کھڑے ہو گئے۔ دیکھا کہ ایک بزرگ آتے ہیں تمام بزرگوں نے ان کو ادب واحترام سے محراب میں امامت پر کھڑا کیا۔

اُن بزرگ نے نماز سنت ادا کی۔ بعد ازاں فریضۂ امامت ادا کیا۔ سب بزرگوں نے اقتدا کی جب وہ بزرگ جانے لگے تو میں نے دیکھا کہ وہ بزرگ وامام حاجی صاحب قبلہ ہیں۔ میں قدمبوس ہوا۔ اور درخواست بیعت گزار کر ملتجی غلامی ہوا۔ حضور انورؒ نے وہیں بیعت فرمایا۔ جب بیدار ہوا تو درد شکم بالکل اچھا تھا۔ میں نے اپنے خیالات باطل سے توبہ کی۔

جب بیدار ہو کر حاضر خدمت اقدس ہوا۔ اور اظہارِ ندامت کیا۔

حضور نے اسی بیعت کو برقرار رکھا۔ اور فرمایا تمہارا قصور نہیں تھا۔ آنکھوں کا قصور تھا۔

دیگر مذاہب کے پرستار بھی اس ذاتِ مقدس سے فیضیاب ہوئے اور گوہر مقصود سے دامن بھر کر مالا مال ہو گئے۔ یہی نہیں بلکہ توحید حق کے پرستار اور نور رسالت کے سچّے عاشق ہوئے۔ چند اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

بابو کاشی پرشاد صاحب الہ آبادی، منشی تلک نارائن صاحب مظفر پوری، حضرت ٹھاکر پنجم سنگھ صاحب رئیس اعظم ملاولی ضلع مین پوری، راجہ سرب دین صاحب تعلقہ دار سورت گنج اودھ، بابو موتی لعل صاحب بھاگل پوری، منشی لکھی نرائن تعلقہ دار مظفر پور، ٹھاکر بشن سنگھ صاحب رئیس رائے پور ضلع بارہ بنکی۔

حضرت بابو کنہیا لال صاحب وارثی نے بیس برس روزے رکھے۔ نشۂ وحدت میں مخمور و سرشار عشقِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مست و

بیخودو بے نیاز کائنات، شاہد حقیقی کے عین مجاہدہ کش عشق وارث پاکؒ سے دل میں سوز و گداز لئے ہوئے تھے۔ علی الاتصال صائم لاہر و قائم اللیل بزرگ ہوئے۔

حضور قبلہ وکعبہ میاں اوگھٹ شاہ صاحب علیہ الرحمۃ ''ضیافت الاحباب'' میں لکھتے ہیں کہ میں نے اپنے بزرگوں سے سنا ہے کہ حضور انورؒ سے بہت سے عیسائی بھی بیعت ہوئے اور خلعت فقر سے سرفراز فرمائے گئے۔ چنانچہ حضرت رومی شاہ صاحب وارثیؒ ، ولایتی شاہ صاحب وارثیؒ ، عبداللہ شاہ صاحب وارثیؒ ، جو حضور انورؒ کے خرقہ پوش فقراء تھے۔ یوروپین تھے۔ میاں اوگھٹ شاہ صاحب وارثیؒ ضیافت الاحباب میں لکھتے ہیں کہ برادر بیدم شاہ صاحب وارثی فقیر خاص سرکار عالم پناہ اپنے خط میں حضور پُرنور مجلہ وکعبہ مظہر انوار وارث، اعلیٰ حضرت بابا رحیم شاہ صاحبؒ وارثی خادم خاص بارگاہ وارثی سے مسٹر کمیل صاحب فرانسیسی کی سفارش بیعت کرتے ہیں۔ کہ حضور عالی مرتبت میں اُن کی تمنا پیش کر دیجئے۔

خط مبارک امیر الطریقت وارثی شیخ العشق حضرت قبلہ وکعبہ بیدم شاہ صاحبؒ

قبلہ ام جناب رحیم شاہ صاحب وارثی زید مجدھم

پس از ماد جب آنکہ باعثِ تکلیف دہی یہ ہے کہ ایک صاحب فرانسیسی مسٹر کمیل حضرت پرنور کے غلام ہونا چاہتے ہیں۔ بوجہ چند در چند فی الحال حاضر نہیں ہوسکتے۔ لہذا ان کی درخواست پیش کردیجئے اور بواپسی مطلع فرمایئے۔ اُن کو عالم رویا میں بھی زیارتِ سلطانِ دوجہان یعنی وارثِ کونو مکان ہوچکی اور یہی باعث انکی غلامی قبول کرنے کا زیادہ تر ہوا۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ ضرور یہ تکلیف گوارا فرما کر مجھے ممنون فرمائیں گے۔

راقم فقیر بیدؔم وارثی از آگرہ

مسٹر موصوف کی عقیدت اور برادر بیدؔم شاہ صاحب وارثیؒ کی سفارش ملاحظہ فرما کر حکم ہوا اُن کی بیعت قبول ہوئی۔ جب موقع ہوچلے آئیں۔ جب مسٹر کمیل حضور انورؒ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو انہوں نے اپنا نام بدل دیا۔ اور مسٹر کمیل کی بجائے اب ''عبدالوارث'' رکھا اس قسم کے ہزاروں واقعات ہیں۔

حضور انور تمام عالم کے لئے شیخ الہدایت بن کر تشریف لائے

تھے۔اور جس طرح رب العالمین تمام عالموں کا رب ہے۔کوئی شخص یا قوم ربوبیّت الٰہی سے انکار کرے۔لیکن بندگی سے خارج نہیں ہوسکتے۔اسی طرح حضور انور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام عالم کے لئے پیغمبر مبعوث فرمائے گئے۔وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ کوئی شخص یا قوم نبوتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے انکار کرے۔تو وہ بھی نافرمان ضرور ہے۔لیکن امّت محمد رسول اللہ میں داخل ہے۔اسی طرح اگر کوئی حضور انور سرکار وارث پاکؒ کی ذات سے بیعت نہ کرے لیکن حلقہ ارادت وارثی سے متعلق رہے گا۔ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ● تمام کائنات مخلوقِ پروردگار،امت محمدیہ وغلامان وارثی ہے۔

حضور انور کا فیضان ''اجنا'' پر بھی رہا ہے۔حضور انورؒ کے بہت سے مرید اجنّا بھی تھے۔جس کے لئے متعدد واقعات کتب سیّد وارثی میں رقم ہیں۔اسی صورت میں حضور کے تصرفات چرند و پرند پر بھی جاری تھے۔

حُسن اخلاق وارث الاولیاء

ترے کردار پر دشمن بھی انگلی رکھ نہیں سکتا

تری گفتار تو قرآن ہی قرآن ہے ساقی

حضور انورؒ ہر خورد و کلاں سے خلق عظیم سے پیش آتے تھے۔ اور عمر رسیدہ حضرات جو حضور انورؒ سے بیعت ہوتے تھے۔ حضور انورؒ ان کی بھی تعظیم فرماتے تھے۔ تکلم کا انداز ایسا دلکش ہوتا تھا۔ کہ سامعین یہ چاہتے تھے۔ کہ حضور انورؒ فرماتے رہیں اور ہم سنتے رہیں۔ گفتگو کے وقت حضور انورؒ نیچی نظریں رکھتے ہوئے ارشاد فرماتے تھے۔ پند و نصائح کے لئے ایک جملہ ایک ہی مجلس میں سب کے لئے باعث ہدایت ہوتا تھا۔ ہر شخص اس ارشاد سے اپنے اپنے مقصد کو پا جاتا تھا۔ مریدین سے بچوں کی طرح مخاطب ہوتے تھے۔ خدامان بارگاہ عالی عام طور پر بے تکلف اور بے باک تھے۔ حضور انورؒ خود کو کمترین خلائق سمجھتے تھے۔ اور یہی تعلیم تھی۔ کہ اپنی ہستی سے گزر جاؤ۔ اور اسی پر حضور انورؒ کا عمل بھی تھا۔

چنانچہ قصبہ نیورا (بہار) کا واقعہ ہے۔ جسے حضرت قبلہ احد شاہ صاحب وارثیؒ نے بیان فرمایا۔ آپ حضور کے خاص الخاص فقراء میں تھے۔ فرماتے تھے کہ حضور انورؒ رونق افروز رہتے تھے کہ محفل میں آنریبل مولوی سیّد شرف الدین وارثی بالقابہ ممبر ایگزیکٹو کونسل بہار حاضر خدمت ہوئے۔ اس وقت

اُن کے ہاتھ میں ایک تھرمامیٹر کی طرح کا آلہ تھا۔ اُس پر لکھا تھا۔ غصہ، ذہانت، حافظہ، رنجش، خوشی وغیرہ کے اندر اس کو مٹھی میں دبانے سے پارہ اُوپر چڑھتا تھا۔ اور انسان کے مزاج کی حالت معلوم ہوتی تھی۔

وہ شیشہ حضور انورؒ نے اپنے دست مبارک میں لیا تو جو تیز آب یا پارہ تھا۔ حسب معمول اُس میں اُوپر کو چڑھا۔ اس کے بعد آپ نے رکھ دیا۔ دیگر حاضرین محفل نے اپنے ہاتھ میں اس شیشہ کو لے کر تشخیص کرنی شروع کی تو اس وقت کا عجیب دلفریب منظر تھا جو شخص اُس کو مٹھی میں دباتا تھا۔ اس کی نسبت حضور انورؒ سے عرض کیا جاتا تھا۔ کہ حضور ان میں اس درجہ کی ذہانت ہے۔ اس درجہ کا غصہ ہے۔ اور حضور انور تبسّم فرماتے تھے۔

یکایک مولوی سیّد اشرف الدین صاحب بالقابہؒ کو خیال پیدا ہوا کہ جلدی میں حضور انورؒ کے مزاج مبارک کی حالت کچھ اور معلوم نہ ہو سکی۔ چنانچہ انہوں نے مکرر وہی شیشہ حضور عالی قدر کی خدمت میں پیش کیا۔ تو حضور نے سابق کی طرح مٹھی میں دبا لیا۔ مگر یہ عجیب بات تھی کہ اس کا تیز آب یا پارہ اپنی جگہ سے قطعی جنبش نہ کر سکا۔ اور بالکل ساکن ہو گیا۔ یہ

ماجرا دیکھ کر سیّد صاحب موصوف نے اس خیال سے کہ کہیں حضور انورؒ کے نرم ونازک ملائم ہونے کے سبب شیشہ پورا دبانے میں نہیں آیا ہے۔ اس لئے مولوی صاحب قبلہ نے اپنے ہاتھ سے حضور انورؒ کی مٹھی کو اچھی طرح دبایا۔ تب بھی وہی شیشہ کا پارہ یا تیزآب بدستور ساکن رہا۔ اور قطعی جنبش نہیں کی اور کچھ بھی معلوم نہ ہوسکا۔

سب کو حیرت تھی کہ ابھی تو حضور انورؒ کے دست مبارک میں پارہ یا تیزآب چڑھتا تھا۔ لیکن اب ساکن ہے۔ اور اس کا فعل ساقط ہوگیا ہے۔ کیا بات ہے۔ سب اسی خیال میں محو تھے۔ کہ حضور انورؒ نے خاص انداز سے دست مبارک کو جھٹک کر وہ شیشہ رکھ دیا۔ اور زبان مبارک سے صرف اتنا فرمایا ''ہم کچھ نہیں ہیں'' اس ارشاد پر تمام محفل میں ایک عجیب محویت کا عالم طاری ہوگیا۔

سیّد اصغر علی وارثی ساکن فتح پور ہسوہ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرے سامنے حضور انورؒ کی خدمتِ اقدس میں ایک انگریز حاضر ہوا۔ حضور انور نے معانقہ فرمایا اور ارشاد فرمایا (ہم تم ایک ہے نا) پھر فرمایا

صاحب کو چائے پلاؤ۔ انگریز پر عجیب کیفیت طاری ہوئی۔ صاحب بہادر مکیّف ہو گئے۔ جو قابل بیان نہیں۔ اسی طرح حضور انورؒ سب سے یگانگت کا برتاؤ فرماتے تھے۔

سیّد معروف شاہ وارثیؒ راوی ہیں۔ جب ملکہ معظّمہ قیصرۂ ہند کا انتقال ہوا۔ تو شب کو دیویٰ شریف میں خبر آئی حضور انورؒ اس وقت کھانا تناول فرما رہے تھے۔ کسی شخص نے حضور انورؒ سے عرض کیا کہ ملکہ معظّمہ کا انتقال ہو گیا۔ حضور انورؒ سے معاً کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا بڑا ابا برکت عہد تھا اور بہت اچھی بادشاہ تھی نہایت امن وامان رہا۔ اچھا لاؤ ہمارے ہاتھ پر سیاہ کپڑا باندھ دو۔

شانِ تکلّم وارث الاولیاء

حضور انورؒ کی سخن فہمی کا یہ عالم تھا کہ ایک شعر کے معنی مختصر الفاظ میں فرماتے تھے۔ تو وہ ہر مسلک و مشرب اور ہر فرقہ کے لئے موزوں ہوتے تھے۔ حضور انورؒ کو اشعار سننے اور پڑھنے کا بھی شوق تھا۔ اور ہر رنگ کے اشعار حضور انورؒ کو یاد تھے۔ اکثر بیت بازی کی مجلس میں لوگ حضور انورؒ کی

مجلس میں بیٹھتے تھے۔ اور شعر پڑھتے۔ تو حضور انورؒ ایک ہی ردیف اور قافیہ اور ایک مضمون کے سو سو شعر ارشاد فرماتے تھے۔ جس پر اہل مجلس پر سکوت طاری ہو جاتا۔

ایک مرتبہ چار پنڈت حاضر ہوئے۔ حضور انورؒ مولوی رکن عالم صاحب وارثی تحصیلدار ہاتھرس ضلع متھرا کے مکان پر قیام فرما تھے۔ یہ پنڈت صاحبان اپنے علم میں صاحب کمال تھے۔ اور اس غرض سے آئے تھے۔ کہ حضور انورؒ کے سامنے اپنی قابلیت کا اظہار کریں گے۔ تو ہم کو کچھ مل جائے گا۔ چنانچہ چاروں پنڈتوں نے حاضر خدمت ہو کر چند اشلوک سنائے۔ لطف یہ تھا کہ پنڈت صاحبان جتنے اشلوک پڑھتے تھے۔ حضور انورؒ اُن سے چند در چند اشلوک پڑھتے تھے۔ بالآخر پنڈت صاحبان شرمندگی سے مجبور ہو کر واپس جانے لگے۔ آپ نے فرمایا کے جس کے لئے آئے ہو وہ تو لیتے جاؤ۔ چنانچہ مولوی رکن عالم صاحب وارثی نے چاروں پنڈتوں کو کچھ روپے دے کر رخصت کر دیا۔ چاروں پنڈت حضور انورؒ کے علم و فضل سے بے حد متاثر ہوئے۔

مولانا سیّد شاہ علی حسین صاحب اشرفی الجیلانی مسند آرائے کچھوچھہ شریف سیدن پور سے بعد فراغت مصروفیات مع اپنے مریدین و معتقدین حضور انورؒ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد حضور انورؒ نے فرمایا ''اچھا پھر ملاقات ہوگی'' مولانا ممدوح جانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ حضور انورؒ بھی ایستادہ ہوئے۔ ممدوح سے معانقہ کیا۔ بعد ازاں حاضرین مجلس سے ارشاد ہوا کہ سب باہر چلے جائیں۔ خود مولانا ممدوح فرماتے ہیں کہ اس وقت حضور نے اسرار توحید کے متعلق چند باتیں ارشاد فرمائیں۔ فرمایا نفوس کو ذائقہ موت ہے۔ رُوح کو موت نہیں۔ حضرت احدیت ارشاد فرماتے ہیں کلام اللہ کی اس آیہ شریفہ کو دیکھو کُلُّ نَفْس'' ذائقۃ الموت۔ کُلُّ رُوحُ ذالقۃ الموت۔ نہیں فرمایا۔ اس کے بعد کچھ ایسی باتیں ارشاد فرمائیں۔ جس کا بیان نہیں کیا جاسکتا۔ وہ الفاظ محض اسرار روح سے متعلق ہیں۔ مولانا چونکہ عالم تھے۔ حضور نے ان کے مذاق کے مطابق کلام کیا۔

از فلسفہ و منطق جز عشق نہ فہمیدم
ایں دفتر بے معنی غرق مئی نابِ اولےٰ

حضور انورؒ کے کلام میں مذاق سخن کا بھی حصہ ہے۔آپ کے پاس ایک بیاض رہتی تھی۔جس میں چیدہ چیدہ غزلیں قصائد تحریر تھے۔زبانی بھی حضور انورؒ کو بہت کچھ کلام یاد تھا۔دس دس شعراء کے مقابلے میں حضور انورؒ تنہا ہوتے تھے۔اور سب کو ساکت وخاموش فرمادیتے تھے۔آپ سوسو شعر ایک ہی حرف پر ختم فرماتے تھے۔بیاض مذکور اب بھی تبرّکاً حضرت حافظ پیاریؒ وارثی کے ہاں موجود ہے۔جو حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے برادر خورد حضور پُرنور مقصود شاہ صاحب وارثی مدظلہ' کے پاس رہتی ہے۔جس کی اس فقیر نے زیارت کی ہے۔

مولوی خدا بخش شائق کی مثنوی تقریباً پوری از بر تھی۔جناب شائق کی فارسی غزلیات جو حضور انورؒ کی زبان مبارک سے سنی گئی ہیں۔اُن میں بعض حسب ذیل ہیں۔

آہ دل ' دردِ لا دوا دارد — دررہِ مرگ ضد دعا دارد

کرد مسدود راہِ حور و مَلک — دودِ آہم سرِ سما دارد

داد دلدار درد گر مارا — او ہمہ درد را دوا دارد

دیگر

حیرتم چہ گویم اوصاف زلف یار
خوشتر بود ز نافۂ تار تار، تار اتار

زاہد بزلف وخال وخطت کرد تا نظر
گردست حبیب ودامن ودستارِ تار تار

طوطئ سبز بال بوقت تکلمش
قند بزور لعل شکر بار، بار بار

تا برزخ تو سبزۂ نوخیز بردمید
افتادہ است دردل دُخار، خار خار

شائق چگونہ جاں بسلامت بود کہ اُو
دارد بجان اذیتِ پیکار، کار کار

جو متفرق اشعار حضور انورؒ کی زبان فیض ترجمان سے سُنے گئے وہ بھی حسب ذیل ہیں۔

ندارم ذوق رندی نے خیال پاکدامنی
مرا دیوانۂ خود کن بہر رنگ کہ میدانی

سپردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم وبیش را

ہم خدا خواہی وہم دنیائے دوں
ایں خیال ست ومحال است وجنوں

اس بت کے عشق میں بھی کہاں سے کہاں گیا
کاشی گیا پراگ گیا اور گیا گیا

عشق میں تیرے کوہ غم سر پہ لیا جو ہو سو ہو
عیش ونشاطِ زندگی چھوڑ دیا جو ہو سو ہو

اگر آں ترک شیرازی بدست آرد دل مارا
بخال ہندوش بخشم سمرقند وبخارا را

چوں آہم زرفتن کند جان پاک
چہ بر تخت مردن چہ بر روئے خاک

چو کردند پیراہن عمرِ چاک
کشیدند سر در گریباں چاک

حضور پرنور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اکثر فرماتے۔

تنِ او ر اعلافِ نور کردند پئے عالم بشر مشہور کردند

مصرعہ کیسی بڑی سرکار ہے کیسا بڑا دربار

حضور انور کی ذات بابرکات منجملہ اوصاف عشق کامل کا اکمل نمونہ تھی۔ آپ کی بات بات میں عشق و محبت کے نکات و محاسن ہوتے تھے۔ آپ تمام امور پر محبت کو ترجیح دیتے تھے۔ اور محبت ہی آپ کی تعلیم ہوتی تھی۔

مولانا شائق وارثیؒ "تحفۃ الاصفیا" میں لکھتے ہیں کہ مولانا سیّد عبدالعلی نگرامی ایک متشرع بزرگ تھے۔ مولانا موصوف کے اور قاضی عبدالکریم صاحب بریلوی کے پُرخلوص تعلقات تھے۔ عبدالکریم صاحب قاضی محفل میلاد میں قیام و سلام کے قائل تھے۔ اور سیّد صاحب موصوف سلام و قیام کو بدعت کہتے تھے۔ قاضی صاحب نے ماہ ربیع الاول ۱۲۸۲ھ میں اہتمام میلاد کیا اتفاقاً حضور انورؒ بھی نگرام تشریف لے گئے۔ ہر دو حضرات بغرض استفسار حاضر خدمت ہوئے۔ حضور انورؒ نے خود بخود اس مسئلہ پر سیّد

عبدالعلی صاحب سے تخاطب فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا میر صاحب عاشق جو کچھ معشوق کی نسبت کہے وہ بجا ہے۔ درست ہے جو تعظیم کرے وہ زیبا ہے۔ میر صاحب یہ تو بتائیے کہ جو شخص دربار میں حاضر نہ ہو وہ بھلا درباریوں کے آداب کیا جانے! علم اور چیز ہے۔ عشق اور چیز ہے اگرچہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علم کی بے انتہا تعریف فرمائی ہے۔ مگر عشق کی سنگلاخ منزل میں علم کو حجاب اکبر کہا گیا ہے۔ اکثر علما کے اقوال جہلا کے لئے شہد کی مثال ہوتے ہیں۔ مگر وہ عاشقان حق کے لئے سم قاتل ہوتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مولانا رومیؒ نے اس تنبیہ کو جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو منجانب حق وجلّ وعلیٰ ہوئی تھی۔ گلے بان کی حکایت میں اسی طرح لکھا ہے۔

موسیا آداب دانان دیگر ند	سوختہ جانان روا ناں دیگراند
تو برائے وصل کردن آمدی	نے برائے فصل کردن آمدی
در حق او مدح در حق تو ذم	درِحق او شہد در حق تو ستم
در حق او نور، در حق تو نار	درِحق او درد ، در حق تو خار

حضور انورؒ کے اس ارشاد فیض بنیاد سے سیّد عبد العلی صاحب کو کامل تسکین ہو گئی۔ اور پھر کوئی سوال اُنہوں نے نہیں کیا۔

فاعتبروا یا اولی الابصار وقنا ربّنا عذاب النّار

ارشادات عالیہ

عشق کی اُلٹی چال ہے۔ جس کو پیار کرتا ہے۔ اُس کو جلاتا ہے۔ جس کو پیار نہیں کرتا۔ اُس کی باگ ڈھیلی کرتا ہے۔ مذہب عشق میں کفر اسلام ہے۔

فرمایا محبت میں کفر و اسلام سے غرض نہیں اس میں شریعت کو کچھ دخل نہیں ہے۔

فرمایا کہ جو کچھ عاشق معشوق کی نسبت کہے۔ وہ بجا اور درست ہے۔ اور جو کچھ تعظیم کرے وہ سزاوار ہے۔

فرمایا جو معشوق عاشق کی نسبت کہے۔ وہ مقام رضا و تسلیم ہے۔ عاشق کو چارہ نہیں۔

فرمایا حضرت موسیٰؑ نے اس چرواہے کو اپنی شریعت کی رُو سے منع کیا تھا۔ لہذا بارگاہ عالی میں ناپسند ہوا۔ اور اس کا وہی فعل خلاف شرع کرنا خدا کو پسند ہے۔ اس کو دل سے تعلق ہے۔

فرمایا لا الٰہ الا اللہ کہنا اور بات ہے۔ ضرب لگانا اور بات ہے۔

فرمایا کہ بن دیکھے عاشق ہونا محال ہے۔ دیکھکر عاشق ہونا ممکنات سے ہے۔

فرمایا عاشق کی ہر سانس بلا ذکر وکسب عبادت ہے۔

فرمایا عاشق غافل نہیں سمجھا جا سکتا۔

فرمایا عاشق کی یہی نماز ہے۔ اور یہی روزہ ہے۔

فرمایا کہ جس نے یہاں نہیں دیکھا وہ اندھا ہے۔

فرمایا عاشق کا دین اور دنیا دونوں خراب۔

فرمایا عشق وہی ہے جو کسب سے حاصل نہیں ہوتا۔

فرمایا عشق میں انتظام نہیں۔

فرمایا عاشق کا مرید بے ایمان نہیں مرتا۔

فرمایا عاشق وہ ہے جس کی ایک سانس بھی یادِ مطلوب سے خالی نہ جائے۔

فرمایا۔ عاشق کو خدا معشوق کی صورت میں ملتا ہے۔

فرمایا۔ محبت ہے تو ہم ہزار کوس پر تمہارے ساتھ ہیں۔

فرمایا۔ محبت میں بے ادبی عین ادب ہے۔

فرمایا۔ محبت عین ادب ہے۔

فرمایا۔ جو ہم سے محبت کرے وہ ہمارا ہے۔

فرمایا۔ محبت میں خلافت نہیں۔

فرمایا۔ جس کو سب شیطان کہتے ہیں۔ اس راہ محبت میں دوست بن جاتا ہے۔ دشمنی نہیں کرتا۔

فرمایا۔ محبت میں انتظام نہیں جہاں محبت نہیں وہاں انتظام ہے۔

فرمایا۔ عاشق کے مرید کا انجام خراب نہیں ہوتا۔

فرمایا۔ عاشق کے خیال پر دین و دنیا کا انتظام ہے۔

فرمایا۔ عاشق کے منہ سے اگر کوئی بات غلط نکل جائے۔ تو خدا اُس کو

بھی درست کر دیتا ہے۔

فرمایا۔ کہ عاشق کا گوشت درندوں پر حرام ہے۔ ان پر نہ سانپ کا زہر اثر کرتا ہے۔ اور نہ شیر کھا سکتا ہے۔

فرمایا۔ محبت کرو کسب سے کچھ نہیں ہوتا۔

فرمایا۔ محبت ہے تو سب کچھ ہے۔ محبت نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

فرمایا۔ جو ہے لگاؤ ہے۔ باقی جھگڑا دکھانے کی چیز ہے۔ اگر لگاؤ نہیں تو خاک نہیں۔ دنیاداری دکان داری ہے۔

فرمایا۔ عاشق کا کمالِ عشق یہ ہے۔ کہ وہ خود معشوق ہو جائے۔ جب عاشق معشوق کی ذات میں فنا ہو گیا۔ تو عاشق عین معشوق ہو گیا۔ جو شے آذانِ دوست ہے وہ اپنی ہے۔ اور یہیں سے توحید کا آغاز ہوتا ہے۔

فرمایا۔ حقیقتاً عشق و توحید لازم و ملزوم ہیں۔

فرمایا۔ عاشق کامل ہی مواحد بھی ہو سکتا ہے۔ جو ہر ایک ذرہ میں معشوق کے سوا کچھ نہیں دیکھتا۔

فرمایا۔ سوال نہ کرنا مر جانا، خواہ سات دن کا فاقہ کیوں نہ ہو۔

فرمایا۔ فقیر وہ ہے۔ جو اکنگ رہے۔

فرمایا۔ فقیر وہ ہے۔ جو خدا سے بھی نہ مانگے۔

فرمایا۔ جو طمع میں گھر جائے وہ ہمارا نہیں۔

فرمایا۔ فقیر وہ ہے۔ جو تمام دُنیا کی عورتوں کو مثلِ ماں بہن سمجھے۔

فرمایا۔ فقیر وہ ہے۔ جو اپنی بستی میں رہ کر بدنام نہ ہو۔

فرمایا۔ فیقری حضرت سیّدہ خاتونِ قیامت حضرت فاطمہ زہراؓ سے

ہے۔

فرمایا۔ فقیر وہ ہے جو رضا و تسلیم پر قائم رہے۔

فرمایا۔ رضا و تسلیم وہ ہے۔ کہ شر کو بھی خیر سمجھے۔ اور خیر تو خیر ہی ہے۔

فرمایا۔ رضا و تسلیم حضرت سیّدنا امام علی السلام کا حق تھا۔

فرمایا۔ ہمارے ہاں تعویذ گنڈے اور ٹوٹکا نہیں ہے۔

فرمایا جو نماز نہ پڑھے۔ ہمارے سلسلہ بیعت سے خارج ہے۔

فرمایا۔ بڑی فقیری ہی یہ ہے کہ ہاتھ کسی کے سامنے نہ پھیلے۔

فرمایا۔ محبت اہلبیت ایمان ہے۔

فرمایا۔ جس قدر ہمارے مرید ہیں۔ وہ ہماری اولادیں ہیں۔ اور جس کو جس قدر ہمارے ساتھ محبت ہے۔ اُسی قدر اپنے بھائیوں سے اتفاق۔ جو لڑکا اپنے باپ سے محبت کرے گا۔ اس کو بھائی سے اتفاق ہوگا۔

فرمایا۔ جس کا جو حصہ ہے۔ وہ اس کو ضرور دیا جاتا ہے۔ خواہ وہ مرتے وقت ملے۔ اور نہیں تو اُس کی قبر میں ٹھونس دیا جاتا ہے۔ اس جملہ آخری کا حضور انورؒ خاص شان سے اظہار فرماتے۔

ایک مرتبہ گیارہویں شریف کے استفسار پر ارشاد فرمایا۔ کہ مقام ''ھوٗ'' ایک عجیب مقام ہے۔ بحساب ابجد ھ کے ۵، و کے چھ عدد ہوتے ہیں۔ پانچ اور چھ مل کر گیارہ ہوتے ہیں۔ حضرت غوث الاعظمؒ کی یہی منزل تھی۔ انتہا یہ کہ گیارہویں والے میاں مشہور ہو گئے۔

حضور انورؒ کے ارشادات کے مسائل تصوف کے علاوہ دیگر امور پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ حضور انورؒ کی زبان مبارک سے جو الفاظ نکلتے تھے۔ وہ نہایت جامع اور معنی خیز ہوتے تھے۔ حضرت حاجی اوگھٹ شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ ناقل ہیں۔ کہ حضور انورؒ سے عرض کیا گیا کہ سُنا گیا ہے

تہتر فرقوں سے بہتّر ناری اور ایک ناجی ہے۔ اور ہر فرقہ اپنے آپ کو "ناجی" کہتا ہے۔ تو وہ فرقہ کونسا ہے۔ حضور انورؒ نے فرمایا جو "حسد" سے الگ رہے وہ ناجی ہے۔ اور جو حسد میں ہو وہ بہتّر میں شامل ہے۔

فرمایا کہ جو نشیب و فراز میں رہے گا۔ خدا اس کو نہیں ملے گا۔ اور جو نشیب و فراز سے نکل جائے گا۔ اُس کو دنیا میں ہی نجات ہو جائے گی۔

فرمایا۔ ہر وقت صورت سامنے رہے وہی صورت ہر جگہ نظر آنے لگے گی۔ یہی "فنا فی الشیخ" ہے۔

حاجی اوگھٹ شاہ صاحب وارثیؒ نے عرض کیا کہ اسم ذات کونسا ہے۔ فرمایا "اللہ" باقی سب صفات ہیں۔

عرض کیا "ھو" کیا چیز ہے۔ فرمایا ذات نہ صفات ایک میدان ہے۔

ایک مرتبہ ارشاد فرمایا۔ کہ ہم کعبہ کے اندر گئے تو یہ غزل پڑھنے لگے "عشق میں تیرے کوغم سر پر لیا جو ہو سو ہو۔

محافظ کعبہ نے کہا۔ ھذا بیت الرّب۔ ہم نے کہا وہ جگہ بتاؤ کہ

جہاں خدا نہیں۔

مسئلہ خلافت

اپنے سلسلہ روحانی میں حضور انورؒ کی روحانیت نرالے انداز سے ظہور پذیر ہوئی۔ یعنی حیات اولیاء اللہ کا مکمل نمونہ حضور انورؒ نے ظاہر فرمادیا۔ یعنی سلسلہ عالیہ میں کسی کو نہ تو خلیفہ نامزد فرمایا۔ اور نہ ہی خلافت عطا فرمائی۔ بمصداق ؎

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق !
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام کا

حضور شائخانہ طور پر کسی ضابطہ کے پابند نہ تھے۔ نہ تعلیم کا وہ طریقہ تھا نہ بیعت کا وہ طرز تھا۔ ؎

ہر بات تھی نرالی اُس شوخ سمیتن میں

حضرت قاضی بخش علیؒ صاحب وارثی علیہ الرحمۃ کی تصنیف لطیف وسیلہ بخشش میں ہے کہ حضور انورؒ نے ارشاد فرمایا کہ۔

”منزل عشق برتر ہے ذکر واشغال سے جو کسب ہے۔ اور

میں منزل عشق رکھتا ہوں اس ملّت میں سجّادہ نشین وغیرہ نہیں ہے۔ جو شخص بادۂ عشق میں سرشار اور دامِ محبت میں گرفتار ہو وہ خاکروب ہو یا چمار وہ مجھ سے ہے۔

جناب شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی وارثی (بیرسٹرایٹ لاء) سے بھی منقول ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ سرکار عالم پناہ نے بارہا فرمایا ہے ہمارا مشرب عشق ہے۔ عشق میں کسب نہیں۔ خدا کی دین ہوتی ہے۔ ہمارا کوئی خلیفہ نہیں۔ عشق میں خلافت کسی سے مخصوص نہیں۔ جس کے دل میں عشق ہوگا۔

بلکہ اس بارے میں حضور انورؒ کا خاص اقدام ایک تحریر جس کا حوالہ مشکوٰۃ حقانیہ میں بالتفصیل درج ہے۔ یہاں اُس کا اندراج باعث طوالت ہوگا۔

مگر اس کا اب مثبت پہلو قابل غور ہے۔ کہ خلافت تو نہیں ہے مگر مریدی جاری ہے۔ اس کے وجوہات اعلانیہ طور پر جو ہو سکتے ہیں۔ درج ذیل ہیں۔

حضور انورؒ کا خرقہ مرحمت فرمانا اپنی ہستی کو مٹا دینے کا مترادف ہے۔ کیونکہ عطائے احرام کے وقت حضور ارشاد فرماتے تھے۔

"لو یہی لباس زندگی ہے یہی کفن ہے"

یعنی مُوتُو قبلَ اَنتَ مُوتُو کا ترجمہ ارشاد فرمایا۔ اور نگاہوں ہی نگاہوں میں مرکز تجلیات بھی بنا دیا۔ اس سے بڑی خلافت اور کیا ہوگی۔

اور جب اپنے وجود میں واجب الوجود کی جلوہ گری ظاہر ہوگئی۔ اور اپنی خواہشات کا کوئی اثر باقی نہیں رہا۔ تو گویا طالب و مطلوب میں عینیت ہوگئی۔ یہی منتہائے حقیقت ہے۔ اور یہی حقیقی سند خلافت ہے۔

چنانچہ ایسے مستند واقعات موجود ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضور پُرنورؒ کے عہد میں بھی آپ کے فقرائے عالی اقتدار نے بیعت لی ہے۔ حاجی محمد شاہ صاحب وارثی (جو ایک خوش بیان واعظ ہیں) ناقل ہیں کہ مولانا مولوی ہدایت اللہ صاحب وارثی الانصاری محدث سورتی کا واقعہ ہے۔ جو انہوں نے خود بیان فرمایا تھا۔ کہ شاہجہاں پور میں ایک خرقہ پوش وارثی درویش ملے۔ جو بڑے ذاکر و شاغل اور اہلِ دل تھے۔ میں نے ان

سے ایک مرتبہ کہا کہ اگر تمہارے پیر مل جائیں تو میں ضرور مرید ہو جاؤنگا۔ اُنہوں نے اپنے ہاتھ کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ یہ وہی ہاتھ ہے۔

اس کے بعد میرے دل میں خود بخود حضور کی بیعت کا خیال پیدا ہو گیا۔ جب میں دیویٰ شریف میں حاضر ہوا تو آپ نے خود بخود ارشاد فرمایا۔

"یہ ہاتھ اور وہ ہاتھ دو نہیں"

اس کے بعد میں حضور انورؒ کے دست مبارک پر بیعت ہوا۔

مسکین شاہ صاحب وارثی، یتیم شاہ صاحب وارثی، معصوم شاہ صاحب وارثی دہلوی، قادر شاہ صاحب وارثی بچھرایونی اور ان حضرات کے علاوہ دیگر فقرأ وارثی حضور کے زمانے میں بیعت لیتے تھے۔ جب متذکرہ بالا بزرگوں کے مرید حضور کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ اور بطور شکایت حضور سے عرض کرتے کہ یہ حضور کے فلاں فقیر کے مرید ہیں۔ حضور کی موجودگی میں اُن کو بیعت لینے کا کیا حق ہے۔ حضور انورؒ ان سے بیعت

لیں۔تو آپ نے اُن مریدین سے فرمایا کہ

''سنو تم ہمارے مرید ہو یہ ہاتھ اور وہ ہاتھ ایک ہی ہیں۔اُن سے اور ہم سے محبت رکھو۔''

آپ اسی بیعت کو قائم رکھتے اور دوبارہ بیعت نہیں لیتے تھے۔اور اُن کی بیعت کو جائز رکھتے تھے۔اس قسم کے واقعات سے صاف ظاہر ہے کہ جس طرح آپ دیگر امور میں ایک خاص شان رکھتے تھے۔اُس طرح اس مسئلہ میں آپ کا جداگانہ طریق عمل تھا۔

وصال پاک

حضرت حاجی اوگھٹ شاہ صاحب وارثی مکتوب نویس دربار وارثیؒ تحریر فرماتے ہیں۔کہ زمانۂ وصال کے قریب اکثر دیکھا۔کہ آپ بستر پر انگشتِ شہادت سے ایک مربع شکل بناتے تھے۔اور اُس پر انگشت مبارک رکھ کر فرماتے تھے۔یہی کعبہ ہے۔''پھر اس کے چاروں طرف مصلے بنا کر فرماتے یہ چاروں مصلّے ہیں۔اِدھر بھی نماز ہوتی ہے۔اُدھر بھی نماز ہوتی ہے۔پھر فرمایا کہ چاہے کسی طرف آدمی ہو نماز کعبہ کیطرف ہوگی۔پورا ہاتھ

مار کر فرمایا بس یہی کعبہ ہے۔ حضور انور کے وصال پاک کے قریب کے زمانے میں لوگوں نے عجیب وغریب تصرفات مشاہدات کئے۔ شیخ محمد شفیع صاحب وارثی نے مرزا پوری (جن کا نام پہلے بدھولال تھا) ناقل ہیں۔ کہ میں زمانہ وصال کے قریب خدمت حضور انورؒ میں حاضر ہوا۔ ایک عجیب کرشمہ تھا جس کا نقشہ بالکل عالم بیدار باحوش وحواس میرے مشاہدہ میں آیا۔ یعنی حضور انورؒ طفل نوزائیدہ معلوم ہوتے تھے۔ میں اس واقعہ کو حیرت و تعجب کی نظر سے دیکھ رہا تھا۔ معاً مجھ کو خیال آیا کہ حضور انورؒ کی یہ شان دکھانے کا شاید یہ سبب ہے۔ ہم جس شان معصومیت کی حالت میں آئے اور رہے۔ دیکھلو اس طرح بے لوث معصومیت کی حالت میں دنیا سے جاتے ہیں۔ حضرت فضیحت شاہ صاحب وارثی قدس سرہٗ نے مولا سیّد عبدالغنی قبلہ وارثی، بہاری اور دیگر بزرگوں سے فرمایا کہ حضور انورؒ نے اسی سال کے ماہ ذوالحج میں رخصت فرماتے وقت اپنی صورت مبارک بے ریش و بروت امرد کی دکھائی۔ اور فرمایا تھا کہ اب تم مجھے اسی صورت میں دیکھو گے۔

نماز:

نماز کی متعدد جماعتیں ہوئیں۔سات بار مکان کے اندر اور چار بار مکان سے باہر اس طرح گیارہ جماعتیں ادا کی گئیں۔لوگوں کا ہجوم اس قدر تھا۔اور ایسی بیخودی اور محویت کا عالم طاری تھا۔کے سمت کعبہ کی تمیز نہ ہوسکی۔چاروں طرف نماز ادا کی گئی۔حضور انورؒ کا وہ ارشاد پورا ہوا۔آدمی کسی طرف ہو مگر نماز کعبہ کی طرف ہوتی ہے۔

فَاِنَّما تَوَلَّو فَثَمَّ وَجۡہُاللہ۔حضرت سیّد معروف شاہ صاحب وارثیؒ بابا قبلہ رحیم شاہ صاحب وارثی ،اور حاجی فیضو شاہ صاحب وارثیؒ اور قبلہ نور محمد شاہ صاحب وارثیؒ ،جناب نواب عبد الشکور صاحبؒ وارثی رئیس دھرم پور۔حضرت قبلہ ٹھاکر پنچم سنگھ صاحبؒ وارثی نے غسل مبارک دیا۔حضرت قبلہ و کعبہ بیدم شاہ صاحب وارثی اور حافظ احمد شاہ صاحب وارثی۔شیخ مظہر علی صاحب قدوائی وارثیؒ اور میاں مولوی عبد الصمد صاحب وارثیؒ نے آخری آرام گاہ مرکز تجلیات وانوار قبر مطہر میں بستر بوترابی پر رکھا۔اور اوپر سے حضرت قبلہ و کعبہ حاجی فیضو شاہ صاحب وارثیؒ اور دیگر مریدین نے ہاتھوں

ہاتھ اندر پہنچایا۔

مولوی عبدالعلی صاحب نے اسی رات یہ خواب دیکھا تھا کہ موقع قبر کی خاکِ پاک جس کے پاس ہوگی اس کی نجات ہوگی۔ چنانچہ موصوف کا بیان ہے کہ اس خواب کی تعبیر بچشم خود میں نے دیکھی۔ لوگ خود بخود اس خاکِ پاک کو دامن میں بھر بھر کر لئے جاتے تھے۔ بامشکل تمام تھوڑی سی خاکِ پاک نصیب ہوئی۔

۲۷، محرم الحرام ۱۳۲۳ھ، کو ہندوستان میں ایک سخت زلزلہ آیا تھا۔ جس نے عام پریشانی پیش کردی تھی۔ اور بعض مقامات پر تین روز تک ضعیف زلزلہ محسوس ہوتے رہے۔ مولوی محمد سرفراز خان صاحب محقق وارثی سابق مینیجر درگاہ معلہ اجمیر شریف تحریر فرماتے ہیں کہ میں مرادآباد محلہ نھی بستی میں تھا۔ اور منشی یعقوب علی صاحب کے مکان پر رہتا تھا۔ ایک روز صبح کو بہت زور کا زلزلہ محسوس ہوا اور اس وقت مجھے ایک بات یاد آ گئی۔ جو مجھے ایک مدراسی درویش مدار شاہ صاحبؒ نے ۱۸۹۷ء میں مقام شہر مانڈلہ بطور پیشن گوئی فرمائی تھی۔ کہ حضور انورؒ سرکار حاجی صاحب قبلہ کا اولیاء اللہ

میں بہت بلند مرتبہ ہے۔ ان کا جس روز وصال شریف ہوگا۔ ایسا زلزلہ آئے گا۔ جو کبھی ہندوستان میں نہ آیا ہے اور نہ آئے گا۔

جو یہ سدھ جگت نہ رہیئے
پر تھمی ڈولے اور جگ بہیئے

تاریخ وصال روزِ جمعہ، یکم صفر المظفر، ۱۳۲۳ھ بمطابق ۱۹۰۴ء، بوقت ۴ بجکر، ۱۳ منٹ ہے۔ جلوہ گاہِ آخری ازلی وابدی دیوی شریف ضلع بارہ بنکی یوپی ہندوستان ہے۔

اب اُسے کہاں پاؤں ڈھونڈنے کہا جاؤں
مُنہ چھپالیا اُس نے صورت آشنا ہوکر
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

تاریخ وصال امام الاولیاء

جان زہرا نورالعینِ مرتضیٰ
روح شبیرؑ یادگارِ مصطفٰےؐ
حضرت وارث امام الاولیاء
ہادی آفاق معشوق خدا

مزہ ہے پیاری کا

سلام بحضور سرکار عالم پناہ قبلہ کونین امیر المومنین

وارث پاک رحمۃ اللہ علیہ

سلطان الیٰ یوم الدین

اسلام اے صانع قدرت کے گوہر السلام　　وارثِ کونین شاہِ ہفت کشور السلام

السلام اے صاحبِ سجّادۂ ختم رسل　　اے وقار فاطمہؓ جانانِ حیدر السلام

السلام اے خاتم الفقر اُامام الاولیاء　　یادگارِ حضرت شبیرؑ وشبّرؑ السلام

السلام اے سیّد عالی نسب والاحسب　　تاجدارِ دو جہاں سبطِ پیمبر السلام

السلام اے کعبہ مقصود فخرِ پنجتن　　یعنی فیاض دو عالم شاہِ صفدر السلام

السلام اے غوثِ اعظم خواجہ کل خواجگان　　السلام اے زینتِ محراب و منبر السلام

اے امامِ عاشقانِ مخدوم کُل مخدومیاں
شاہِ دیویٰ رحم کن بر حالِ عنبرؔ السلام

وارث کارساز کے صدقے　　ہم فقیروں کو سر بلند کیا
مرشدِ بے نیاز کے صدقے　　ایسے ذرّہ نواز کے صدقے

میری حیرتؔ انھیں کا صدقہ ہے
اپنے آئینہ ساز کے صدقے

حصّہ دُوئم

هوالوارث المعين

مَنْ کان اللہ کان اللہ لہٗ

ذرہ ہے پیاری کا — ذرہ ہے پیاری کا

ہر اک زرّے سے انّی انا اللہ کی ساقی
عجب میکش تھے جن کی خاک میں بھی جوش مستی ہے

جمیعۃ الفقراءِ وارثیان

اِن مشاہیر فقراء وارثی کی اجمالی فہرست و مختصر حالات جن کو خاص دست سرکار عالم پناہ وارث الاولیاءؒ سے خرقہ احرام شریف عطا ہوا۔

حسب التحقیق اعلحضرت لسان الطریقت حضور پُر نور رفنا فی اللہ بقا باللہ فقیر کامل الفقراء خواجہ بیدمؔ شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ۔

(از تعارف شریف)

راقم فقیر عنبر علی شاہ وارثی، قلندر اجمیری عفی عنہٗ

جمیعۃ الوارثیہ صدر مرکزی پاکستان کراچی

سرکار عالم پناہ حضور وارث الاولیاءنور اللہ ضریحہٗ کے جملہ خرقہ پوش فقراء سلسلہ وارثیہ کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے کیونکہ سرکار وارث الاولیاءؒ نے مشرق تا مغرب اور شمال تا جنوب ہزار ہا بندگان طالب حقیقت کو شراب معرفت سے سیراب فرمایا۔ ہاں البتہ جستہ جستہ حضرات کا تبرکاً تذکرہ لکھا جاتا ہے۔ یہ کل نہیں جزہے۔

بہر صورت بہر عالم بہر عنوان ترا دیدم
بہر رنگِ گل و غنچہ رخِ جاناں ترا دیدم
گہے بر عرش نور افشاں گہے بر قلب ضو افگن
گہے انساں ترا دیدم گہے یزداں ترا دیدم
یدِ آدمؑ یدِ احمدؐ یدِ حیدرؓ ید اللہ!
عیاں دیدم نہاں دیدم نہاں دیدم عیاں دیدم
بحال کیف و مستی عرقِ بحرِ نورِ حق یا بم
بشانِ وارث ما حیرتِ حیراں ترا دیدم
بحسن روئے تو جاناں منوّر شد دلِ عنبرؔ
بہر گامے بہر جائے بہر امکاں ترا دیدم

میدان رضا میں اسی جرّار کو دیکھا
ہر رزم میں اس صاحبِ تلوار کو دیکھا
دیدارِ علیؓ دید محمدؐ کی ہے عنبرؔ
احمدؐ نہ سہی حیدر کرّار کو دیکھا

۲۰۷

حق

مزہ ہے پیاری کا

اعلیٰحضرت شیخ المعرفت فنافی اللہ بقا باللہ حضور پرنور کامل عاشق وارث الاولیاء نوراللہ ضریحہ، حافظ پیاری شاہ صاحب وارثیؒ آپ کے وطن بڑا گاؤں ضلع بارہ بنکی تھا۔ آپ حضرت قبلہ کونین کعبۂ دارین اعلیٰحضرت اڑاڑو شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ کے بڑے صاحبزادے تھے۔ حافظ قرآن ہونے کے ساتھ ساتھ عالم دین بھی تھے۔

۱۹ سال کی عمر میں اپنے والد بزرگوار کی میعت میں دربارِ وارث الاولیاء میں بیعت ہونے حاضر ہوئے۔ سرکار عالم پناہ نے آپکو مرید فرمایا ایک کھیر کی پیالی عطا فرما کر ایک عشق کی کہانی سنائی اور ایک کتاب دی۔ کہ حافظ اس کو پڑھنا۔ آپ نے اس کتاب کا مطالعہ بار بار کیا۔ بظاہر معمولی کتاب تھی۔ لیکن یہی سبق حافظ صاحب قبلہ کے لئے منزل عشق کی تکمیل کا باعث بن گیا۔

آپ عشق میں گرفتار ہوئے۔ جذبی کیفیت طاری ہو گئی۔ اور مزہ ہے پیاری کا اور سب جھول ہے۔ تبصرہ بن گیا سرکار وارث الاولیاءؒ کے حضور جب حافظ پیاریؒ کا ذکر ہوتا۔ آپ فرماتے سنا سنا حافظ عاشق ہے عاشق۔ عاشق آزاد ہوتا ہے۔ آخر سرکار سیّدنا عبدالمنعم کنز المعروف علیہ الرحمۃ کی توجہ سے ایک دن دوپہر میں حافظ پیاری شاہ صاحبؒ سرکار میں حاضر ہوئے۔ اور سرکار وارثؒ الاولیاء کی ایک ادا نے معراج کمال کو پہنچا دیا۔ نہ پیاری رہی نہ اس کا عشق اب تو جو کچھ تھا سرکار وارث الاولیاء ہی کی ذات میں سب کچھ عینی مشاہدہ سے گزر گیا۔

پھرے زمانے میں چار جانب نگار یکتا تمہیں کو دیکھا
حسین دیکھے جمیل دیکھے وایک تم سا تم ہی کو دیکھا
کسی میں ہے کوئی خوشنمائی کسی میں ہے کوئی دلربائی
مگر باوصاف کبریائی صنم سراپا تمہیں کو دیکھا

سرکار نے فرمایا سُن سُن حافظ ہم تمہیں ایک صدا بتاتے ہیں۔ یہ صدا لگایا کرو۔

یہ مقرر حدیث میں آیا یعنی حضرت نے ہے یہ فرمایا
بے مشقت بہشت کو پایا صدق دل میں زباں پہ جولایا

کلمہ لا الہ الا اللہ
ہے محمدؐ مرا رسول اللہ

آپ نے برسا برس بہرائچ کے جنگلوں میں گذارے ہزاروں مجاہدات کئے۔ آپ پر جذبی کیفیت طاری رہتی تھی۔ آنکھیں زیادہ تر بند رہتی تھیں۔ صاحب سیف زبان تھے۔ ایک روز سرکار وارث الاولیاءؒ نے فرمایا سن سن حافظ تم دیوی میں رہا کرو عرض کیا آقا میرے پاس زمین نہیں ہے۔ سرکار عالم پناہ نے اسی وقت حضرت قبلہ وکعبہ سیّدنا معروف شاہ صاحب وارثی مقرب خاص سرکار کو طلب فرمایا آپ حاضر ہوئے۔ ارشاد ہوا سنا سنا معروف شاہ تم حافظ پیاری کو مکان کے لئے جگہ دیدو۔ عرض کیا آقا و مولا حاضر ہوں۔ آپ نے اپنے مکان کے سامنے حافظ صاحب قبلہ کو لیجا کر فرمایا بھائی حافظ صاحب جس قدر زمین چاہو لے لو۔ آپ نے ایک عصا جو آپ کے پاس رہتا تھا۔ گھوم کر قریباً نصف بیگہ زمین پر نشان گایا۔

اور وہیں ایک کچا مکان تعمیر کیا پہلے پہل سرکار وارث الاولیاءؒ قمری ماہ کی ۱۱ تاریخ کو جلوہ افروز ہوئے۔ خاصہ پیش ہوا مسند وارث الاولیاءؒ لگائی گئی۔ سرکار وارث الاولیاءؒ نے خاصہ تناول فرما کر ارشاد فرمایا سنا حافظ یہ گدی بچھی رہے قیامت تک یہ جگہ آباد رہے گی۔

قبلہ حافظ صاحبؒ کی جانب سے روزانہ خاصہ پیش ہوتا تھا۔ اب بھی سرکار میں بزمانہ عرس برابر خاصہ پیش ہوتا ہے۔ یہ جگہ اب بھی آباد ہے۔

سرکار عالم پناہ وارث الاولیاءؒ کے زمانے میں اس خانقاہ شریف میں محفل ہوتی تھیں۔ صبح چار بجے گاگر شریف کا جلوس معہ قوالی دربار وارث الاولیاءؒ لیجاتے سرکار میں حاضری کے وقت آپ ہرے رنگ کا رنگا ہرا پائجامہ، ہرا کرتا، اور ہری سلیم شاہی جوتی پہن کر جاتے۔ اور حاضری کے وقت آپ پر کیف طاری ہوتا تو ہاتھ پیر مثل لکڑی کے مانند ہو جاتے تھے۔ سرکار وارث الاولیاءؒ آپ کی پشت پر ہاتھ مارتے تب آپ ہوش میں آتے۔ اور اسی وقت سرکار وارث الاولیاءؒ آپ کو اپنا مستعمل ملبوس احرام عطا فرماتے۔ آپ احرام کو زیب تن فرماتے تو آپ کے مستعمل

کپڑے لوگ تبرکاً بدن مبارک ہی پر سے ٹکڑے ٹکڑے کر کے بانٹ لیتے اور تبرکاً تعویز بناتے تھے۔

ہر سال آپ کو سرکار وارث الاولیاءؒ کے دربار عالی سے نیا احرام عطا ہوتا تھا۔

عِشق میں بو ہے کبریائی کی
عِشق جس نے کیا خدائی کی

جملہ تقریبات صرف عرس شریف آپ کی خانقاہ نشست گاہ سرکارِ عالم پناہ سے انجام پذیر ہوتے تھے۔ بیک وقت پانچ پانچ سو فقراء کی احرام پوشیاں ہوتیں سب کو نذرانے پیش ہوتے تھے۔ آپ کے بعد آپ کے برادر خورد میرے آقا و مولا حضرت خواجہ قطب عالم شیخ العارفین مقصود شاہ صاحب وارثی علیہ الرحمۃ تقاریب عرس بحسن وخوبی انجام فرماتے رہے۔ حضرت حافظ پیاری شاہ صاحب وارثیؒ اور حضرت مقصود شاہ صاحب وارثیؒ سرکار کے مسند پاک کے قریب ہی مدفون ہیں۔ خانقاہ حافظیہ میں اب بھی برادر طریقت خواجہ کمال شاہ میاں وارثی بحسن خوبی

تقاریب عرس روایات سابقہ کے مطابق انجام دے رہے ہیں۔ اللہ وارث آپ کو آباد شاد رکھے مُجھے شرف غلامی اسی بارگاہ سے حاصل ہے۔ ماہ صفر کی تقریبات خانقاہِ حافظ پیاری شاہ صاحب وارثیؒ حسب ذیل ہیں۔

۲۷ محرم الحرام سے ہر روز قل شریف کی محفل اور محفل سماع

اوّل: قل شریف سرکار سیّدنا شاہ ولایت عبدالمنعم کنزالمعرفت دیویؒ

دوم: قل شریف سیّدنا خادم علی شاہؒ صاحب چشتی

سوم: قل شریف سیّدنا قربان علی شاہ صاحبؒ

چہارم: قل شریف سرکار عالم پناہ وارث الاولیاء نوراللہ ضریحہ

یکم صفر تمام دن فاقہ رات کو خدائی رات کی محفل

آستانہ عالیہ وارثیہ پر بوقت غسل کیوڑہ عطر صندل پیش ہوتا ہے۔ بعدہٗ غسل جلوس غلاف شریف وارث الاولیاء منجانب وقف سیّد غنی حیدر صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ پیش ہوتا ہے۔

محرم شریف میں مجلس سبیل شربت دو چہلم شریف تعزیہ وعزاداری۔

آپ کی ذات سلسلہ وارثیہ میں بہت مشہور و معروف مایہ ناز ہستی تھی اور سرکار وارث الاولیاء کے حضور خاص رسوخ کے حامل تھے۔ ریاست حیدر آباد دکن و ریاست بھوپال سے سالانہ وظیفے مقرر تھے۔ اب پتہ نہیں ہے۔

غلام نرگس مستِ تو تاجدار آنند
خراب بادۂ لعلِ تو ہوشیار آنند
ترا صبا و مرا آب دیدہ شد غماز
وگرنہ عاشق و معشوق راز دار آنند

ادنیٰ غلام
فقیر عنبر علی شاہ وارثیؒ

حضرت سیّدنا معروف شاہ صاحب وارثیؒ

آپ رؤسائے دیویٰ شریف میں آپ کی ذات سرکار وارث الاولیاءؒ کی بارگاہ میں بہت مقرب ذات تھی۔ جملہ برادران طریقت میں آپ سب سے ممتاز و ممیز تھے۔ تمام زندگی سرکار کی خدمت میں وقف

کردی تھی۔ بوقت تہجد پابندی کے ساتھ روزانہ موسم گرما ہو یا سردی ہو اپنے گھر سے سر پر لوٹا رکھ کر سرکار عالم پناہؒ کو وضو کی خدمت انجام دیتے رہے۔ آپ کے ہاں سے خاصہ پیش ہوتا تھا۔ سرکارؒ کے سچے عاشق تھے۔

صاحب ذکر و شغل معمول تھا دائم الصوم قائم الیل بادۂ توحید سے سرشار اپنی تمام جائداد سرکار کے لئے وقف کردی تھی۔ حافظ پیاری صاحب وارثیؒ کو برائے خانقاہ زمین عطا فرمائی اور روضۂ سرکار وارث الاولیاءؒ میں اپنی زمین نذر کردی۔ سرکار عالم پناہ کے وصال شریف کے بعد سوئم کے دن تمام عمائدین سلسلہ اور وارثی فقراء و مشائخین ہند کی موجودگی میں آپ ہی نے سیّدنا محمد ابراہیم شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ ہمشیر زادۂ سرکار وارث الاولیاءؒ و نبیرزادہ سیّدنا و مخدوم سلسلہ حضور پرنور خادم علی شاہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ کو آپنے اپنے دست مبارک سے سرکار کا ملبوس احرام شریف باندھا۔ اور منتظم آستانہ وارث الاولیاء کے منصب پر فائز المدام فرمایا۔ تمام فقراء نے آپ کے ارشاد کو بسر و چشم تسلیم کیا۔ اور کسی نے چوں چرانہ کی۔ چونکہ سیّد صاحب قبلہ سیّدنا خادم علی شاہ صاحب نور اللہؒ کے خاص

نواسے تھے۔اور آپ کو سرکار عالم پناہؒ اپنے دور میں چوہدری ظہیر الدین صاحبوارثیؒ کے ذریعہ رامپور سے بلوا کر بالا خانہ پر مقیم کیا تھا۔اور تمام حیات طیبہ میں آپ کو واپس نہ جانے دیا۔آپ کی رہائش کے انتظامات آپ کی مرضی کے مطابق مہیا فرمائے۔

جب کوئی حاضر بارگاہ وارثیہ ہوتا سرکار عالم پناہؒ فرماتے سنا سنا سیّد سے ملے۔حاضر باش عرض کرتے کون سیّد تو آپ فرماتے سیّد ابراہیم سنا سنا۔سیّد ابراہیم کا اور ہمارا خون ایک ہیں۔آپ بعد وصال سرکار عالم پناہؒ سات سال آستانہ پر رہے۔آپ کے وصال شریف کے بعد سیّد صاحب قبلہ کو سرکار عالم پناہؒ کے روضہ اقدس کے اندغلام گردش میں دفن کیا گیا۔ تمام حاضرین روضہ شریف میں حاضر ہو کر آپ کی زیارت کرتے ہیں۔اب آپ کی جگہ سیّد وصی احمد شبن میاں وارثی دیویٰ شریف میں موجود ہیں۔جو آپ کا سالانہ عرس کرتے ہیں۔آپ کے ہزاروں احرام پوش فقیر اور مرید ہیں۔

رحمۃ اللہ علیہ

حضرت قبلہ عالم حاجی سیّد فضل حسین شاہ صاحب وارثی

زیب سجادہ شاہِ ولایت کنزالمعرفت دیویٰ شریف

آپ خادم خاص تھے۔ عالم متقی، پرہیزگار آپ کو سرکار سے نصف تہبند عطا ہوا تھا۔ سرکار وارث الاولیاؒ آپ کا بہت خیال واحترام فرماتے تھے۔ بارگاہِ وارث الاولیاء میں آپکو خاص مقام قرب حاصل تھا۔ آپ نے بحکم سرکار حج بیت اللہ شریف بھی کیا۔ آپ کو نسبت عشقیہ حاصل تھی۔ بعد وصال سرکار آپ نے فراق جام وصال نوش فرمایا۔

قبلہ حضرت میاں بدنام شاہ صاحب وارثی خادم خاص سرکار

آپ کا قیام کہیولی میں تھا۔ آپ صاحب تجرید وتفرید تھے۔ تمام عمر سرکار عالم پناہ کی خدمت میں رہے۔ آخر عمر میں سرکار نے کہیولی بٹھا دیا تھا۔ وہیں مزار ہے۔

حضرت قبلہ میاں دائم علیشاہ صاحب وارثی خادم خاص سرکار

آپ کا وطن دیویٰ شریف ہے۔ آپ خادم خاص سرکار تھے۔ مزار دیویٰ شریف میں ہے۔

حضرت قبلہ میاں **خدابخش شاہ صاحب وارثی** خادم خاص سرکار

آپ کا وطن موضع پینیڈ ضلع بارہ بنکی ہے۔آپ کچھ عرصہ خدماتِ خاص فرما کر موضع مذکور میں بحکم سرکار وارث الاولیاءؒ مقیم کئے گئے۔آپ تمام عمر صائم الدھر قائم اللیل رہے۔بجز گھانس اور خاکستر کچھ نہ کھاتے تھے۔اس مجاہدے میں وصال فرمایا۔

حضرت قبلہ وکعبہ **کریم شاہ صاحب وارثی** خادم خاص سرکار

ولحق موضع امرا ضلع بارہ بنکی خاص رہے۔دربار وارثی میں آپکو خاص رسوخ حاصل تھا۔سرکار کے مزاج شناس تھے۔آپکو دیکھنے سے فنافی الشیخ کی تصدیق ہوتی تھی۔آخر میں شہید ہوئے۔مزار تحصیل نواب گنج میں ہے۔

حضرت قبلہ وکعبہ **بابا رحیم شاہ صاحب وارثی** خادم سرکار خاص

تخلص نادم تھا۔وطن آپکا خاص دیویٰ شریف ہے۔آپ سفر وحضر میں ہمیشہ سرکار کے ہمراہ رہے۔آپ نے خدمات بڑی مستعدی اور خوبی حسن سے انجام دیں۔آپ کو مخصوص مقام قربیت حاصل تھا۔آخر زمانہ بحکم سرکار

موضع اگنگوارہ میں مقیم ہوئے۔ وہیں وصال ہوا۔

حضرت قبلہ وکعبہ **نور محمد شاہ صاحب وارثی** رحمۃ اللہ علیہ خادم خاص سرکار

آپ کا وطن ملاواں تھا۔ آپ کو عرصہ دراز تک شرف خدمت خاص رہا۔ آپ کا مزار نواحِ رودلی شریف میں ہے۔ مجاہدہ کش صائم الدھر بزرگ تھے۔

محرم سرکار عالم پناہ حضور قبلہ وکعبہ **بابا فیضو شاہ صاحب وارثی**

خادم خاص سرکار

آپ کا وطن موضع بہما ضلع سیتاپور تھا۔ بحکم سرکارؒ آپ نے حج ادا کیا تیس سال مسلسل بقید ترک حیوانات روزے رکھے۔ بعد مضرولی نور محمدؒ شاہ صاحب وارثیؒ قبلہ خدمت پر فائز المرام ہوئے۔ تادم وصال سرکار عالم پناہ خدمت پر معمور رہے۔ صاحبِ ذکر وشغل مجاہدہ کش فقیر تھے۔ آپ کا مزار موضع بہما میں ہے۔

حضرت قبلہ وکعبہ میاں **مخدوم شاہ صاحب وارثی** رحمۃ اللہ علیہ

خادم خاص سرکار

آپ کو شرف خدمت سرکار خاص طور پر حاصل تھا۔ مزار موضع امرا میں ہے۔

حضرت حاجی نعمت شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ

آپ پر آخیر دم تک جذب طاری رہا زبردست ذاکر و شاغل بزرگ تھے۔ مزار موضع ہیارہ میں ہے۔

حضرت حاجی نعمت اللہ شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ

وطن ملاواں تھا۔ سرکار کے عاشق تھے۔ ہمہ وقت ذکر و شغل میں مصروف رہتے تھے۔ آپ کا مزار صحن آستانہ وارث الاولیاءؒ میں ہے۔

حضرت قبلہ و کعبہ حافظ گلاب شاہ صاحب وارثیؒ اکبر آبادی

آپ کو سرکار وارث الاولیاءؒ نے پہلے سفر حجاز کی روانگی کے دوران جب آپ آگرے تشریف فرما ہوئے۔ خواب میں ارشاد فرمایا گلاب شاہ تمہارے پیر آ گئے ہیں کسی سرائے میں مقیم ہیں۔ گلاب شاہ صاحب رات کو دو بجے سرائے میں پہنچے ایک کوٹھری میں دیکھا آفتاب روشن ہے سرکار عالم پناہؒ رونق افروز تھے۔ آپ نے دیکھتے ہی فرمایا۔

”احناہ گلاب شاہ آگئے“

یہ پہلے فقیر ہیں جنہیں سرکار نے بغیر احرام کے لفظ شاہ سے خطاب فرمایا آپ اسی وقت سرکار سے بیعت ہوئے۔ اور سرکار کو اپنے غریب خانہ لے آئے۔ ہزاروں بندگان خدا نے راہِ ہدایت پائی۔ بعد میں سرکار نے احرام عطا فرمایا آپ کے بدن سے گلاب کی خوشبو آتی تھی۔ آپ پانی دیتے تھے۔ ہزاروں بندگان کو ہر مرض سے شفا ہوتی تھی۔ آپ کے آستانے سے لوگ پانی لیکے جاتے ہیں اس سے مرض کو شفا ہوتی ہے۔ مزار آگرے میں ہے۔

اعلحضرت قبلہ وکعبہ مولانا کریم شاہ صاحب وارثی، قلندرؒ

وطن بڑا گاؤں ضلع بارہ بنکی حضرت حافظ پیاری شاہ صاحب وارثیؒ بڑے ابا جان تھے۔ سرکار کے والد بزرگوار کے ہمعصر حضرات میں تھے۔ سرکار نے توجہ فرمائی تو آپ پر جذبہ طاری ہو گیا بعدہٗ سرکار کے احرام عطا فرمایا آپ سلوک میں آگئے۔ آپ کا وصال سرکار کے زمانے میں ہوا سرکار وارث پاکؒ آپ کی قبر پر گئے۔ تو آپ کی قبر ہلی۔ ارشاد

فرمایا نور کریم سوؤ سوؤ، حشر میں ملیں گے۔

آپ کے وصال شریف کے بعد مولانا فضل کریم صاحب آپ کے برادر خورد کو سرکار نے احرام عطا فرما کر اڑاڑ و شاہ وارثیؒ نام رکھا۔ آپ بہت معصوم فطرت عاشق سرکار سادہ مزاج سیف زبان صاحبِ کمال فیض رسا بزرگ ہوئے۔ مزار بڑا گاؤں میں ہے۔ آپ حافظ شاہ صاحب وارثیؒ کے والد بزرگوار ہیں۔ ازقلم فقیر عنبر علی شاہ وارثیؒ

لسان الطریقت محبوب العارفین حضور پرنور **فقیر بیدم شاہ صاحب** وارثیؒ

آپ کی جائے پیدائش یوپی ضلع اٹاوہ ہے۔ آپ کا مرتبہ فقراء وارثی میں بہت افضل تھا۔ آپ سب سے ممتاز تھے۔ آپ تمام فقراء اور مشائخین میں احترام کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ حضور قبلہ متوکل، صابر ،قانع، مستغنی، صاحب معرفت، مجاہدہ کش فقیر تھے۔ آپ کا صدر عشق آل رسولؐ سے منور تھا۔ بادۂ توحید کے بلانوش سراپا فقر ہی فقر تھے۔

آپ کا کلام ہندو پاک میں مقبول ہے۔ بلکہ بااعتبار وظائف پڑھا جاتا ہے۔ گوجرانوالہ میں ایسی ٹی بی کے مریض کے آپ کے کلام کا ورد کیا تو

صحت کامل ہوگئی۔ نیز کلام بیدؔم عالم اسلام میں صوت سرمدی کا ساز بنا ہوا ہے۔آپ کے کلام میں حال ہی حال ہے۔ مقامات تصوف کے خاص نکات پائے جاتے ہیں۔قلوب عشاقان حق کے لئے نزول انوار وتجلیات کا باعث ہے۔سالک راہ طریقت کے لئے مشعل راہ ہے۔آپ کی احرام پوشی یکم شوال ۱۳۱۶ھ بروز عید الفطر بعد نماز فجر دیویٰ شریف آستانہ وارث الاولیاءؒ بدست خاص سرکار عالم پناہؒ ہوئی بعد عطائے احرام شریف سرکار عالم پناہ نے فرط محبت سے آپ کی پشت پر دست مبارک رکھا تو پنجۂ مبارک کا نشان پشت مبارک پر ابھر آیا اور پختہ نشان ہوگیا۔آپ اس نشان پاک کو تمغہ امتیازی فقر سمجھتے تھے۔آپ کے بائیں بازو پر پختہ نمایاں تھا۔مصرعہ تاریخ ؎

ردائے فقیر زیب دوش بیدم شاہ ہے
۱۶ ھ ۱۳

ہمیں بس است کہ داغ غلامیش دارم

آپ کا مزار اقدس قبرستان شاہ اویس دیویٰ شریف میں ہے۔

وارثی سلسلہ کے علاوہ جملہ سلاسل طریقت میں اعلیٰ مقام تھا۔آپ مجسم عشق

سراپا محبت، مرقعہ اخلاق، حسین صورت حسین سیرت خوش خلق خوش مزاج خوش آواز وخوش ادا خوش وضع سرکار کی بولتی ہوئی تصویر تھے۔تاریخ وصال ۸، رمضان المبارک ہے۔

آپ کے دو صاحبزادگان وارث حسین بیدار وارثی اٹاوہ میں اور ایاز وارث کلومیاں وارثی لاہور میں ہیں۔

آپ کے کئی دیوان تھے۔وہ دیوان ارمغان بیدم مصحف بیدم طبع ہوئے۔باقی طبع نہیں ہو سکے ایک تصنیف وتعارف شریف ہے۔آپ کے ذریعہ سلسلہ وارثیہ کی کافی نشر واشاعت ہوئی۔

حضرت قبلہ کعبہ **حاجی اوگھٹ شاہ صاحب وارثیؒ**

آپ راجپوت قوم سے تھے۔وطن آپ کا بچھرایوں ضلع مرادآباد تھا۔حضرت شاہ شمس الدین صابری رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند تھے۔آپ کے والد بزرگوار نے ارشاد فرمایا تھا کہ تمہارے پیر اودھ میں ہوں گے۔تمہارا حصہ ان کے پاس ہے۔

آپ اٹھارہ سال کی عمر میں سرکار عالم پناہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے

سرکار نے بیعت فرما کر احرام عطا فرمایا۔ آپ نے سیاحی کی۔ حج بیت اللہ شریف کو بھی گئے۔ آپ مقاماتِ تصوف سے واقف تھے۔ فارسی، عربی، ریاضی، فلسفہ، منطق، پر کمال حاصل تھا۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے سرکار نے نماز معکوس تعلیم فرمائی میں نے پڑھی ہے۔ فقراء میں بڑی عزت و تکریم سے دیکھے جاتے ہیں۔ آپ سے ہزاروں گم کشتگان نے راہِ ہدایت پائی آپ کے کافی احرام پوش فقراء ہیں حلقہ ارادت منداں ہندو پاک وسیع ہے۔ تاریخ وصال ۸ محرم ہے مزار بچھرایوں ضلع مراد آباد میں ہے۔

حضرت قبلہ کونین کعبہ دارین اعلیٰحضرت حکیم

سیّد عبد الآد شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا وطن شاہو بیگہ گیا تھا۔ آپ کو فارسی عربی کے علاوہ سنسکرت کے علم میں کمال حاصل تھا۔ فن طب میں یدِ طولیٰ حاصل تھا۔ فارسی، عربی، ہندی میں آپ نے متعدد کتابیں لکھیں آپ کی موحدانہ روش نے بے شمار مشرکین و کفار کو توحید پرست بنایا عشق و محبت آپ کی

سرشت میں فطرۃً تھی۔ سماع کا بیحد ذوق تھا۔ آپ کے جسم مطہر سے روح پرواز کرنے کے بعد متواتر اللہ' کی آواز جاری تھی۔ بارگاہ وارث الاولیاءؒ میں بذریعہ تار اطلاع دی گئی۔ حضور پرنور نے فرمایا۔ یہ مصرعہ ان کے کان میں پڑھ دو۔ ع

سپردم بتو مایۂ خویش را

جب آپ کے کان میں یہ مصرعہ پڑھا آواز بند ہوگئی مزار شکور گنج ضلع بلند شہر باغ نواب عبدالشکور خانصاحب وارثی زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

آپ نے سب سے پہلے عین الیقین معہ سوانح وارث پاکؒ تصنیف کی جس کو سرکار نے پسند کیا۔

حضرت میاں **ابوالحسن شاہ صاحب وارثی** رحمۃ اللہ علیہ **اٹاوی**

اوائل عمری میں آپ نے ترک لباس کر کے دنیا ترک کر دی اور احرام پوش ہو گئے۔ بارہ سال متواتر بحکم وارث الاولیاءؒ دائم الصوم وقائم اللیل رہے۔ آپ حسین و مہ جبین، نفیس الطبع، نفیس اللباس خوش خوراک، خوش اخلاق متواضع صابر و شاکر بزرگ تھے۔ ہزارہا مخلوق کو رشد و ہدایت فرمائی۔ بہت سی طوائفوں نے آپ کے دست حق پرست پر تائب ہو کر

نکاح کر لئے۔ آپ کا آستانہ اٹاوہ میں ہے۔ ہر سال عرس بہت دھوم دھام سے ہوتا ہے۔ فقرأ وارثی میں آپ کو ممتاز و احترام کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔

میاں برم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ: آپ کا وطن ہردوئی تھا۔ قریب سے اہل ہنود سے تھے۔ سرکارؒ کی محبت میں ترک مذہب ترک خاندان ترک دنیا کر کے فقیر ہو گئے۔ آپ نے موحدانہ زندگی گذاری اور اسی پر واصل الی اللہ ہوئے۔

میاں احمد شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: وطن بھوٹان سرکار کی توجہ سے اپنے آبائی مذہب کو ترک کر کے سرکار کے دست حق پرست پر اسلام لے آئے۔ احرام پوش کامل فقیر ہوئے۔ مزار ریاست ریواں میں زیارتگاہ ہے۔

میاں جمن شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: تمام عمر ایک ریشہ دار درخت کے عرق کے سوا کچھ نہیں کھایا اور وہیں وصال فرمایا کوہِ شملہ پر مزار ہے۔

میاں محبوب شاہ صاحب وارثیؒ: آپ کا شمار نہایت باوضع فقرأ میں تھا۔ سرکار کے عاشق تھے۔ مزار در مولیٰ۔

میاں فتح علی شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: آپ بہت بڑے زاہد و عابد شاغل بزرگ تھے۔ مزار بدوسرائے۔

میاں حمید شاہ صاحب وارثیؒ: آپ بہت بڑے زاہد و عابد شاغل بزرگ تھے۔ مزار درکاکوری شریف۔

میاں رمضان شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: آپ آزاد مشرب فقیر تھے۔ مزار سپیا میں ہے۔

میاں بسم اللہ شاہ صاحب وارثیؒ: آپ کا وطن فروخ آباد ہے آپ سرکار وارث الاولیاءؒ کے آباؤ اجداد کے مزارات کی خدمت پر مامور رہے۔ وہیں وصال ہوا۔

مزہ ہے پیاری کا

اعلیٰحضرت حضور پرنور قبلہ عالم کعبہ معظم شیخ العشق والمحبت قطب زمانہ فرد یگانہ فنا فی اللہ بقا باللہ سرکار **خواجہ مقصود شاہ صاحب وارثیؒ**:

آپ قبلہ و کعبہ حافظ پیاری شاہ صاحب کے برادر خورد تھے۔ آپ کی ذات فقراُ وارثی میں بہت ذیشان و باعظمت تھی۔ آپ کامل عاشق صفت

معشوق صورت، وجیہ سراپا محبت مکمل درد آئینہ درد حسن ازل تھے۔ توکل ضمیر میں فطرۃً تھا۔ صبر وشکر تسلیم ورضا یکتا۔ رغبت یادِ محبوب میں غرق عاشق مزاج ،سماع کا ذوق کمال لازوال، ہر نظر قیامت ہر قدم محشر، مجسم اخلاق، تبسم برلب ،خمار توحید سے نگاہیں پُر، خمار بادۂ الست سے مست، بے نیاز کائنات، رموز آشنائے حقیقت ومعرفت الٰہی مظہر آیت الفقر وفخری، مزاج عالی مستغنی کائنات، چھوٹے چھوٹے جملے بڑے پیچیدہ مسائل کا حل، آپ سلسلہ عالیہ وارثیہ میں مثل آفتاب روشن تھے۔

ایک مرتبہ بمبئی کے دوران قیام چند مستورات پانی دم کرانے آئیں آپ نے پانی کے سرکاری نل پر ایک ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ اس میں سے تمام لوگوں پانی پیا کریں۔ لوگ پانی لے جانے لگے۔ وُہ پانی آبِ حیات بن گیا۔ اللہ وارث کے طفیل لوگوں کو شفا ہونے لگی۔ میں نے عرض کیا حضور یہ کیا پڑھا تھا۔ آپ نے فرمایا سرکار کا تصور ہے۔ سرکار جانے ہمیں کیا۔

اسی طرح سیّد باقر حسین صاحب شاہجہان پوری روای ہیں کہ حیدر آباد دکن کے دوران قیام نواب طاہر علی خانصاحب مدظلہٗ نے عرض کیا

کہ حضرت دنیا میں کیمیا بھی ہے آپ نے فرمایا ہاں یہ کہہ کر نواب کے صحن میں باغیچہ سے کچھ دوپ گھانس توڑ کر لا کر ایک پانی کے دیگچے میں ڈالکر تانبہ کا ایک پیسہ ڈالدیا پانی پک کر ختم ہوگیا وہ پیسہ خالص کندن ہوگیا۔ اس کو بازار میں فروخت کرا کر شیرینی پر فاتحہ دلادی۔ نواب نے عرض کیا حضور یہ کیا تھا آپ نے فرمایا فقیر جس چیز پر نظر ڈالے وہی کیمیا ہوجاتا ہے۔

آپ کے بہت سی خرق عادات کے راوی سیّد باقر حسین میاں شاہجہان پوری اور میاں فاروق احمد خان صاحب نظامی ہیں آپ صاحب سیف زبان تھے۔ جو زبان مبارک سے فرمایا وہ تقدیر ہوگیا تمام زندگی تجرد میں گزاری۔ حضرت قبلہ عالم حافظ پیاری شاہ صاحب وارثیؒ کے وصال کے بعد جملہ مراسم عرس ماہ صفر۔ عرس کارتک کے انتظامات آپ کے زیر تحویل رہے۔ آپ کے وصال کے بعد خانقاہ حافظیہ وارثیہ کے منتظم کامیاں کمال شاہ صاحب وارثیؒ داماد خورد حافظ پیاری شاہ صاحبؒ و محمد یونس میاں وارثیؒ داماد کلاں ہیں دیویٰ شریف میں آپ کا مزار ہے۔ مزہ ہے پیاری کا اور سب جھول ہے۔ اس ناچیز فقیر کو خرقہ فقر سے حضرت کی قدسی ذات سے سرفرازی

بخشی ہے۔

للحمد کہ من بندۂ حیدرؑ ہستم
از میکدۂ عشق سکندر ہستم
مخمور شد از بادۂ عرفان عنبرؔ
در دیرِ خرابات قلندر ہستم

نذر عقیدت

بحضور امام العاشقین شیخ العارفین حضور پُرنور آقائی و مولائی قبلۂ عالم

قطب زمانہ **خواجہ مقصود شاہ صاحب وارثی**

رونق بزم محبت تاجدارِ عارفاں — حضرت مقصود شاہِ وارثی شیخِ زماں
ہم شبیہہِ حضرت مولا علیؑ مشکل کشا — سیّد و سرور امام و پیشوائے عاشقاں
ہر نظر پیمانۂ مستی قدم محشر بدوش — تازگی بخشِ دلِ عشاق اے جانِ جہاں
برلب اعجاز عیسیٰ در نظر کیف و سرور — ریش پُر روئے منورِ رحل پر جیسے قرآں
عاشق عالم پناہِ وارثِ دنیا و دیں — مرشدِ پاکاں شہہ مقصود علی پیر مغاں
عظمت کونین تیری ہر ادا پر ہے نثار — جان خوبی خسرو خوباں بہارِ گلستاں

از طفیل وارثِ عالم کرم کی ایک نظر اپنے عنبرؔ پر بحق خواجۂ کل خواجگاں

ہزار آزادیاں صدقے کہ پابندِ غلامی ہوں

خدا کا شکر عنبرؔ وارثی چشتی نظامی ہوں

میاں حاجی عباس علی شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ

صاحب کشف و کرامات بزرگ تھے۔ سیف زبان سلسلہ رشد و ہدایت وسیع پیمانے پر تھا۔ مزار پیتے پور میں ہے۔

میاں حاجی نمازی شاہ صاحب وارثیؒ : آپ سیاح تھے۔ آپ کی ریاضت اور مجاہدات ضرب المثل ہیں مزار دیویٰ شریف میں ہے۔

میاں ملنگ شاہ صاحب وارثیؒ: مجذوب سیف زبان قطب وقت آزاد مشرب فقیر تھے۔ تلوک پور میں مزار ہے۔

میاں حاجی کلّن شاہ صاحب وارثیؒ: آپ طبقۂ فحشان میں تھے۔ یکا یک نگاہِ وارثی کی ایک جنبش نے دنیا بدل دی تائب ہو کر ذاکر و شاغل عابد ہوئے۔ حج بیت اللہ شریف کو گئے۔ لکھنؤ میں وصال ہوا۔

میاں غریب شاہ صاحب وارثیؒ: وطن تارقول ہندو سے مسلمان ہوئے۔ سرکار کی نظر کرم نے صاحب عرفان کر دیا۔ احرام پوشی کے بعد مست و مدہوش رہے۔ لکھنؤ میں وصال ہوا۔ مزار درگاہ دادا میاں بائیں میں ہے۔

میاں بشارت شاہ صاحب وارثیؒ: بحکم وارث الاولیاءؒ حج کو گئے۔ وہیں وصال ہوا۔

میاں بھیڑیا شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: نواح بہرائچ میں قیام تھا۔ آپ صاحب جذب مغلوب الحال تھے۔ آخر میں سلوک غالب تھا۔ آپ بیشتر کرامات خوارق عادات کا ظہور ہوا۔ وصال فرما گئے۔

میاں احمد شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: وطن ڈی الٰہی ضلع در بھنگہ تھا۔ خاندانی رئیس تھے۔ سرکار کے عاشق صادق اور صاحب تصدیق بزرگ تھے۔ آپ حلقہ فقراءِ وارثی کے صدر رہے۔ ذاکر و شاغل بزرگ تھے۔

مولانا فضیحت شاہ صاحب وارثیؒ: وطن بازید پور ضلع گیا

عربی، فارسی، سنسکرت، کے عالم بے مثال اور آپ نے اپنے پیر طریقت حضرت مسافر شاہ صاحب قبلہ قادری منعمیؒ سے شرف بیعت حاصل کر کے بابا مادھوداس جی بہاری سے جوگ ابھیاس کیا۔ اوران تمام مراحل سلوکِ جوگ وغیرہ سے فارغ ہوکر حضور وارث الاولیاءؒ کے دربار میں حاضر ہوئے۔ سرکار نے خرقۂ فقر احرام عطا فرما کر اور چاند لگا دئے۔ یعنی قطرہ کو دریا کر دیا، ذرہ کو آفتاب کر دیا۔ اگر آپ کو آسمانِ تصدیق و تحقیق کہا جائے تو بجا ہوگا۔ آپ کی کیفیات متعدی تھیں۔ کہ سارے مجمع پر آپ کی برقی جذبات کا فوری اثر ہوتا تھا۔ آپ سراپا محبت تھے۔ ۲۹ ذوالحجہ ۸۴ سال کی عمر میں وصال فرمایا۔ مزار اقدس بازید پور میں ہے۔

حضرت سیّد بگڑے دل شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: آپ کا وطن رمضان پور ہے۔ آپ کامل و مکمل فقیر تھے۔ آپ حضرت مولانا فضیحت شاہ صاحب وارثیؒ کی خدمت میں رہنے کا تادیر اتفاق رہا۔ آپ انتہائی متحمل مزاج صابر و شاکر ذاکر و شاغل وصال فرما گئے۔

میاں حاجی سیاحی شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: وطن

آپ کا سرحد تھا آپ صاحب تجرید وتفرید تھے۔آپ کے تصرفات کی شہرہ عام تھی۔کئی بار بیت اللہ شریف حج کرنے گئے۔سلسلہ رشد وہدایت وسیع پیمانے پر تھا۔مزار گنج ونڈوارے میں ہے۔

میاں حاجی معصوم شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ دہلوی:

آپ نہایت برگزیدہ بزرگوں میں ہوئے۔آپ نے حج بھی کیا آپ کی ذات سے بے شمار طالبان خدا کو فیض ہوا مزار شاہ بلاقی رح مرادآباد میں ہے۔

میاں دین محمد شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: سرکار عالم پناہ رح کے دست حق پر داخل اسلام ہوئے۔سیر وسیاحت میں وصال ہوا۔

میاں پناہ شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ فیروزآبادی: صاحب حال بزرگ تھے۔لکھنؤ میں وصال ہوا۔

میاں طالب شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ: وطن پندورہ صاحب جذب مقلوب الحال بزرگ تھے۔

میاں جنگلی شاہ صاحب وارثی رح: سیتاپوری آپ کو جوگ ابھیاس کا غایت ذوق تھا۔صاحبِ کشف وکرامات بزرگ تھے۔فتحپور،بسوہ میں

مزار ہے۔

میاں حسینی شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ : وطن رہٹوئی تھا۔ سرکار عالم پناہؒ کی مدح سرائی آپ کا شغل دیویٰ شریف میں شاہ ردیسؒ میں مزار ہے۔

میاں مسکین شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ : آپ دائم الصوم قائم اللیل بزرگ رشد و ہدایت وسیع پیمانے پر تھا۔ الہ آباد میں قیام تھا۔

میاں تھوّر علی شاہ صاحب وارثیؒ : شکوہ آبادی پنکھا کشی کی خدمت آپ کے سپرد تھی۔ نہایت باوضع بزرگ تھے۔ شاردیسؒ دیویٰ شریف میں مزار ہے۔

میاں نادر شاہ صاحب وارثیؒ : زمانہ شاہی میں کسی ممتاز عہدہ پر فائز تھے۔ فوجی زندگی اور ترک لباس کر کے احرام پوشی اختیار کی صاحب ریاضت بزرگ تھے۔ ضلع سلطان پور میں مزار ہے۔

میاں ناصر شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ : سرکار کے عاشق تھے۔ سیّاحی میں وصال ہوا۔

میاں سالارو شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ **محمود نگری :** آپ نہایت خوش اخلاق بزرگ تھے۔سوامی مرآت شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا وطن محمود نگر تھا۔مختار گیری کرتے کرتے سرکار کی محبت میں ترک لباس احرام پوش فقیر ہوئے موحد تھے۔غذا کے ترک میں یہ کمال حاصل تھا آخر وقت میں صرف میوہ جات دیکھ کر زندگی بسر فرماتے تھے۔اسی لطافت کے ساتھ واصل محبوب ہوئے۔آپ کے ماننے والے بھاگلپور میں کافی تھے۔مزار بھی وہیں ہے۔

میاں کامگار شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ**:** سرکار کی محبت میں ترک لباس کر کے احرام پوش ہوئے۔اور وصال فرما گئے۔بھاگلپور ہی میں مزار ہے۔

یہ حضرات انگریز سے مسلمان ہو کر خرقہ پوش فقیر ہوئے۔

بڑے ذاکر شب زندہ دار دائم الصوم، قائم اللیل بزرگ ہوئے ہیں۔سرکار کی ایک نظر نے ہر ایک کو دولت عرفان سے مالا مال کر دیا۔یعنی حضرت میاں رومی شاہ صاحب وارثیؒ ،حضرت میاں ولایتی شاہ صاحب

وارثیؒ ،میاں عبداللہ شاہ صاحب وارثیؒ پاکیزہ حضرات تھے۔وصال فرماگئے۔

میاں بنگالی شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: آپ ہنود سے تھے۔سرکار عالم پناہؒ کے فیضان نے دولتِ عرفان وایمان سے مالا مال کردیا تھا۔خلعت فقر سے سرفراز فرمائے گئے۔آپ کا توکل واستغنا ضرب المثل تھا۔کلکتہ میں واصل الی اللہ ہوئے وہیں مزار اقدس ہے۔

میاں قلندر شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: گونڈہ میں مزار ہے۔

میاں قاسم شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: نہایت منکسر المزاج متواضع درویش تھے۔کوٹھی گنگوارہ میں مزار ہے۔

میاں احمد شاہ صاحب وارثیؒ: آپ کا وطن گنج ڈنڈواڑہ تھا۔بہت منکسر المزاج متواضع فقیر تھے۔آپ کا سلسلہ رشد و ہدایت کافی تھا۔وصال فرماگئے۔

میاں موتی شاہ صاحب وارثیؒ: رند مشرب آزاد فقیر تھے۔شاہجہان پور میں وصال ہوا۔

حضرت قبلہ پنڈت دیندار شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ اندوری: آپ قوم کے برہمن تھے۔ پرتوِ جمالِ وارثی نے اپنا پرستار بنالیا۔ آپ نے بے شمار ہندو مخلوق کو مسلمان کیا۔ سری کرشن مہاراج کے درشن کرانا آپ کے لئے ادنیٰ درجہ کی بات تھی۔ صاحب تصرفات ذاکروشاغل قائم اللیل بزرگ تھے۔ دیویٰ شریف میں وصال ہوا۔

حافظ احمد شاہ وارثیؒ: جانباز، اکبرآبادی ریاست دھرم پور میں منصرم ریاست تھے۔ آپ منشرع عالم متبحہ تھے۔ ترک لباس کرنے کے بعد آپ سب سے آزاد ہو گئے۔ کوچہ محبوب میں استقلال سے کام لیا کہ زیرِ سایہ روضہ انور جان دیگر پیوندِ زمین ہو گئے۔

میاں نادر شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: بعد احرام پوشی سرکار عالم پناہؒ نے سیاحت کا حکم دیا آپ نے سیاحت میں وصال فرمایا۔

میاں نثار علی شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: فرخ آبادی، بعد خرقہ پوشی سیر وسیاحت میں وصال فرمایا۔

میاں ظہور شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: آپ کا قیام مغل سرائے

میں تھا۔آپ کوسرکار سے والہانہ محبت تھی۔وہیں وصال فرمایا۔

میاں شاہ شاکر صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ اٹاوی: آپ صاحب تجرید وتفرید بزرگ تھے۔عرصہ دراز تک مغلوب الکیف رہے۔اور مزارات اولیاء اللہ پر حاضری دیتے رہے۔بعد وصال سرکار عالم پناہ وارث الاولیاءؒ پیش آستانہ عالیہ ایک حجرے میں اقامت گزیں ہوکر مخصوص خدمات آستانہ اپنا شعار بنالیا۔آپ شب بیدار تھے۔رات کو سرکار میں مستعدی سے خدمات آستانہ شریف انجام دیتے تھے۔مداح ومناقب وارثِ پاکؒ آپ کا شعار تھا۔عشقِ وارث پاکؒ میں ایسے مستقل مزاج رہے کہ بعد وصال بھی دربان وارثؒ ہیں۔

میاں حاجی رحمت اللہ شاہ وارثیؒ: وطن کلکتہ بحکم سرکار عالم پناہؒ سیر وسیاحت میں بموقعہ حج بیت اللہ شریف وصال ہوا۔

میاں حاجی محبت شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: وطن آپ کا پنڈ دادن خان ضلع جہلم ہے۔سرکار کے عاشق بڑے ذاکر وشاغل سراپا محبت مجسم عشقِ سیر وسیاحت میں ہمیشہ زندگی بسر کی پاپیادہ حج بیت اللہ شریف

کے علاوہ عراق، شام، فلسطین، ترکی، وغیرہ کی سیر و سیاحت بحکم سرکار گئے۔ بڑے مہمان نواز شاہانہ مزاج و شاہ خرچ طبیعت نزاکتہ و لطافت میں آپ اپنا جواب تھے۔ آپ نے سہوارہ میں وصال فرمایا۔ مزار زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔

میاں محمد شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: وطن آپ کا لدھیانہ پنجاب تھا۔ دربار وارثی سے آپ کو خلعت فقر کے ساتھ دولت ایمان بھی نصیب ہوئی۔ یعنی آپ نو مسلم تھے۔ سیاحت میں وصال فرمایا۔

میاں ڈاکٹر جان محمد شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: احرام بدست جناب عبداللہ شاہ صاحب پنجابی آزاد علاقہ کی طرف سے قیام نہایت سادہ مزاج مخلص صاحب ذکر و شغل درویش ہیں۔ آپ کے کافی وابستگان سلسلہ ہیں ہر سال آپ کے وابستہ ولایت حسین وارثی گوجرانوالہ میں سالانہ وارث الاولیاء کا عرس کرتے ہیں۔

میاں زرین شاہ صاحب وارثی بجنوری: بعد احرام پوشی بہت جلد وصال فرما گئے۔

میاں ظہور شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ غازیپوری: آپ صاحب رشد و ہدایت اہل سلسلہ بزرگ تھے۔آپ کے دست حق پرست پر ہزاروں بندگان خدا نے بیعت کر کے راہِ سلوک طے کی مزار غازی پور میں زیارتگاہ عام ہے۔آپ کا وطن اناؤ تھا۔

میاں حاجی محمد شاہ صاحب وارثیؒ: وطن ہمیر پور تھا۔بڑے ذاکر و عابد شاغل شب بیدار صاحب مقام بزرگ تھے۔آپ کا سلسلہ رشد و ہدایت وسیع پیمانے پر تھا۔وصال فرما گئے۔

میاں ظہور شاہ صاحب وارثیؒ: آپ نے سرکار کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا۔خرقہ فقر کے ساتھ دولت ایمان سے بھی مالا مال ہوئے۔

حضرت قبلہ و کعبہ بابائے طریقت میاں الف شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ گیاوی:

آپ نے محبت سرکار میں اپنے آبائی مذہب کو سرکار پر قربان کر دیا اور مسلمان ہو کر سرکار کے دست حق پرست پر بیعت کے ساتھ ہی دولت

عرفان وخرقہ فقر سے سرفراز فرمائے گئے۔ صاحب تصدیق بزرگ تھے۔ سرکار کی محبت میں محو ومخمور رہنے والے تھے۔ آستانہ سیّد عبدالآد شاہ صاحب وارثیؒ کی جملہ خدمات باحسن وخوبی انجام دیتے رہے۔ بڑے صاحب کمال بزرگ تھے۔ پاکستان دورِ ملک غلام محمدؒ وارثی گورنر جنرل پاکستان کی دعوت پر پاکستان میں دوبار تشریف لائے۔ اور بندگان خدا کو فیض معرفت سے سرفراز فرمایا۔

آپ کے ہزاروں مرید پاکستان وہندوستان میں موجود ہیں مزار رانی پور ضلع الہ آباد ہندوستان میں زیارتگاہِ خاص وعام ہے۔

میاں قادر شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: آپ بچھرایوں میں مقیم اور اسی نواح میں آپ کا سلسلہ بیعت جاری تھا۔ صاحب تصرفات بزرگ تھے۔ مزار بچھرایوں میں ہے۔

میاں ولی شاہ صاحب وارثیؒ: آپ مجسم اسم بامسمیٰ تھے۔ واقعی آپ کی ولایت میں کسی کو کلام نہیں تھا۔ آپ بحکم سرکار عالم پناہ وارث الاولیاءؒ امروہہ میں مقیم ہوئے اور وصال ہوا۔

سیّد بے نظیر شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: آپ مخدوم سیّد شاہ حسام الحق چشتی نظامی مانکپوری رحمۃ اللہ علیہ کے پیرزادگان میں سے تھے۔ مولانا فضل الرحمٰن صاحب گنج مرادآبادیؒ سے علم دین حاصل کیا قابل و فاضل ہونے کے علاوہ آپ بلند معیار نازک خیال شاعر خوش بیان بھی تھے۔ آپ کا کلام علی گڑھ یونیورسٹی کے کورس میں داخل تھا۔ حیدرآباد دکن میں مقیم تھے وہیں وصال ہوا۔

مولوی محمد شفیع دلھن شاہ وارثیؒ: آپ عالم دین واعظ خوش بیان تھے۔ آپ کے وعظ میں لوگ خاموش ومحو ہو کر بیٹھتے تھے۔ آپ سے سلسلہ عالیہ وارثیہ کی کافی ترقی ہوئی صاحب سلسلہ رشد و ہدایت تھے وصال فرما گئے۔

میاں حضرت حسن شاہ صاحب وارثیؒ: آپ کا وطن کھیولی ضلع بارہ بنکی تھا۔ آپ صاحب تصرفات بزرگ تھے۔ آپ نے سرکار عالم پناہ کے زمانہ میں ہی سلسلہ بیعت ورشد وہدایت جاری رکھا تھا۔

بے شمار طالبان حق آپ سے فیضیاب ہوئے مزار اٹیہ میں ہے

میاں چھنگا شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ: آپ کا وطن الہ آباد تھا۔آپ سیشن جج تھے۔سرکار عالم پناہ وارث الاولیاءؒ کی نگاہِ کرشمہ ساز نے آپ کو صاحب معرفت بنایا احرام پوشی کے بعد جذبی حالت میں گوالیار ریاست کی جانب چلے گئے وہاں ایک پہاڑی پر قیام فرمایا صاحب سیف زبان قلندر صفت بزرگ تھے۔گوالیار کے لوگ آپ کے تصرفات وخوارق عادات کے ذکر مناتے ہیں آپ ہمیشہ یہ صدا لگاتے تھے۔

رحم تیرا ہر گھڑی درکار ہے
گر کرم کردے تو بیڑہ پار ہے

مزار ریاست گوالیار ہند میں مرجع خاص وعام ہیں۔

میاں پیرا شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: آپ کا وطن دابہ میں تھا۔آپ نے مسلسل چھتیس سال روزے رکھے شب بیدار تھے آپ کی ذات سلسلہ میں مغتنم شمار کیجاتی تھی۔آپ نے تمام عمر ملامت کیشی میں گذاری مزار ضلع ہردوئی میں ہے۔

پنڈت رام سہائے شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: آپ نے محبت

وارث میں اسلام قبول کیا تمام عمر سیاحت میں بسر کی۔

میاں حکیم احمد شاہ صاحب وارثیؒ : آپ خاندان اطبائے فتحپور میں تھے۔ بعد احرام پوشی جذ و کیف غالب ہوا اور اسی حال میں وصال فرمایا۔

حضرت میاں سیّد محروق شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: آپ سادات قصبہ نیورہ میں تھے بعد وصال سرکار وارث الاولیاءؒ آستانہ عالیہ پر مقیم رہکر خدمات آستانہ عالیہ انجام دیتے رہے۔ صاحب ذکر و شغل قائم اللیل بزرگ تھے۔ مزار شاہ دویسؒ دیویٰ شریف میں ہے۔

میاں امیر شاہ صاحب وارثی، کرنالی میاں بیدل شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ حیدر آبادی واحمد شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ

سیاحت میں وصال فرمایا۔

حضرت میاں حاجی سیّد مطلوب شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ پانی پتی: آپ پیرزادگان حضرت مخدوم جلال الدین کبیر الاولیاءؒ کے خاندان سے تھے۔ آپ سرکار کے ملامت کیش فقراء میں تھے۔ عشق سرکار میں محو

مستغرق رہتے تھے۔عشاق میں شان یکتائی رکھتے تھے۔متواضع خلیق، حلیم الطبع، سلیم المزاجی تھے۔سلسلہ رشد و ہدایت جا بجا جاری تھا وصال پانی پت میں ہوا۔

حضرت قبلہ حاجی مستقیم شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: آپ سرکار عالم پناہ وارث الاولیاءؒ کی خدمت میں رہے۔بحکم سرکار اجمیر شریف میں مدار دروازہ پر مقیم ہوئے جمال وارث الاولیاء کو دیکھنے کے بعد آنکھیں بند کرلیں تو پھر کسی کو نہ دیکھا۔۱۳۵ سال کی عمر تک کبھی زمین کو پیٹھ نہیں لگائی۔بے شمار طالبین کو آپ سے دینی و دنیاوی فیوض و برکات حاصل ہوئے اسی گوشہ نشینی میں اجمیر شریف میں وصال ہوا آپ نے اکسیر کھائی بھی اور بنائی بھی۔

حضرت قطب زمانہ قلندر وقت صاحبزادہ سیّد کلو باد شاہ میاں وارثی رحمۃ اللہ علیہ: آپ اجمیر شریف کے صاحبزادگان سلطان الہندؒ میں سے تھے۔آپ قطب الوقت صاحب سیف زبان مجذوب مقلوب الحال صاحب کیف بزرگ تمام علاقہ راجپوتانہ آپ کی ولایت کا عام شہرہ

تھا۔حضور غریب نواز خواجگانؒ دربار خصوصی میں ہمہ وقت آپ کی حاضری ہوتی تھی اور امتیازی مقام حاصل تھا آپ برہنہ رہتے تھے اجمیر شریف میں وصال ہوا۔مزار اقدس چلہ سیّد سالار غازی پر زیارتگاہ خاص و عام ہے۔

حضرت قبلہ سیّد صاحبزادہ حیدر علی شاہ صاحب وارثیؒ: آپ بھی صاحبزادگان آستانہ عالیہ غریب نوازؒ سے تھے۔سرکار کی نظر پڑھتے ہی ترک لباس کردیا سرکار نے احرام عطا فرمایا بڑے ذاکر و شاغل تمام فقراء و مشائخین میں واجب الاحترام سمجھے جاتے تھے دربار وارث الاولیاءؒ آپ کی خاص اہمیت تھی اجمیر شریف میں وصال ہوا۔

میاں حاجی نصیر شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: آپ ریاست بھوپال میں متوکلانہ زندگی بسر فرماتے تھے وہیں وصال ہوا۔

میاں دین علی شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: حضور کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا لکھنؤ میں قیام تھا۔

میاں سیّد علی شاہ صاحب وارثیؒ: آپ سادات ضلع مونگیر میں تھے۔عنفوان شباب میں آپ کو سرکار سے احرام عطا ہوا مجذوبانہ کیف کی

طرف چلے گئے۔

حضرت قبلہ سیّدنا مدار شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: آپ کا وطن مہتوا صوبہ بہار تھا۔آپ زاہد، متقی، پرہیز گار، عابد، شب بیدار متواضع خلیق، ملنسار بزرگ تھے۔سلسلہ رشد و ہدایت کافی تھا اپ سے بکثرت گم کردہ راہ مستفیض ہوئے بہت اہل ہنود مشرف بالاسلام ہوئے سلسلہ عالیہ وارثیہ میں آپ قابل احترام سمجھے جاتے تھے اپنے وطن میں وصال فرمایا۔

میاں حاجی نواب نادار شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: آپ نوابین اودھ میں تھے برطانیہ سے آپ کو شاہی طریق پر وظیفہ ملتا تھا۔آخر زمانہ دیوئ شریف آ گئے یہیں وصال ہوا۔

میاں خاک شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: آپ بنگالی تھے بعد احرام پوشی سیاحت عرب وعراق میں وصال فرمایا۔

جناب قبلہ پنڈت مہادیو بخش شاہ صاحب وارثیؒ: آپ کا وطن بھاگلپور اہل ہنود میں تھے سرکارؒ کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا۔

سرکار کے عاشق وصادق تھے توحید پرستی آپ کا مسلک تھا اور تبلیغ توحید میں ہی زندگی تھی وصال فرما گئے۔

میاں حکیم عظمت علی شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: آپ نہایت بافیض بزرگ تھے سلسلہ بیعت وسیع پیمانے پر جاری تھا بابو پور میں وصال فرمایا۔

میاں مولوی گمنام شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: آپ کا وطن نواح فتح پور ہسوا تھا۔ بعد تکمیل علم ظاہری سرکار کے احرام عطا ہوا سیاحت میں وصال فرمایا۔

میاں نبی شاہ صاحب وارثیرحؒ: آپ ریاست جے پور کے باشندے تھے۔ عین عالم شباب میں احرام پوش ہوئے سلسلہ بیعت کافی تھا سرکار سے آپ کو کمال درجہ محبت تھی ہزار ہا بندگان خدا نے آپ سے ہدایت پائی وصال فرما گئے۔

میاں نور شاہ صاحب وارثیرحؒ: آپ کا وطن جالندھر پنجاب تھا لکھنؤ میں وصال ہوا۔

حضرت میاں کلی شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ فرخ آبادی : آپ مجسمہ محبت تھے سرکار وارث الاولیاءؒ سے والہانہ محبت تھی اور خاص نسبت رکھتے تھے بہت حسین وخوبصورت تھے۔ خلیق متواضع پابند وضع درویش تھے صاحب سلسلہ رشد وہدایت تھے۔ مزار فرخ آباد میں زیارتگاہ خاص و عام ہے۔

میاں خاکسار شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ : وطن رائے پور تھا جفاکش شب بیدار متوکل صابر درویش تھے۔ آستانہ عالیہ وارثیہ کی خدمات انجام دیتے رہے۔ دیویٰ شریف میں وصال ہوا۔

میاں حاجی ذاکر شاہ صاحب وارثیؒ : نہایت خلیق، متواضع، حلیم الطبع بزرگ تھے مستقل طور پر دیویٰ شریف میں رہے شاہ اویسؒ میں مزار ہے۔

میاں سیّد حاجی غفور شاہ صاحب وارثیؒ : حامی آپ کا وطن گیا تھا۔ نوعمری میں احرام پوش فقیر ہوئے۔ آپ سے معزز تعلیم یافتہ طبقے میں سلسلہ وارثیہ کی تبلیغ وتوسیع ہوئی باوجود کم سنی فیوضات سرکار سے مستفید ہوئے۔

میاں احمد علی شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ ستاریہ: آپ فن موسیقی میں کمال مہارت رکھتے تھے سرکار میں مقبول تھے بعد احرام پوشی سفر بغداد شریف میں وصال ہوا۔

حضرت قبلہ میاں مسیح اللہ شاہ صاحب وارثیؒ: آپ بڑے متوکل قانع صابر وشاکر مجاہدہ کش فقیر تھے۔ عید گاہ بلرام پور ضلع گونڈہ میں شہر باہر فرد کش تھے۔ آپ کے فیضان سے ہزاروں بندگان خدا نے فیض حاصل کیا مزار بلرام پور میں ہے۔

میاں حق اللہ شاہ صاحب وارثیؒ: آپ بہت مشہور ومعروف فقیر تھے جوارِ علا پور میں آپکی خانقاہ تھی آپ سے سلسلہ عالیہ وارثیہ کی بہت توسیع ہوئی۔ ہزاروں بندگان خدا نے راہِ ہدایت پائی۔ مزار زیارتگاہِ خاص وعام ہے۔

میاں صراط المستقیم شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: آپ ملک عرب کے باشندے تھے سرکار کے دست عطا پاش سے خرقہ احرام شریف سرفراز فرمائے گئے۔ مجسم صراط المستقیم تھے۔

میاں بغدادی صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: ملک عرب سے آ کر سرکار سے خرقہ احرام لیا دورسیاحت میں وصال فرما گئے۔

میاں خاک شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ: سرکار کے نصف پوش فقیر تھے۔صاحب سیف زبان مجذوب بزرگ تھے۔موضع عجب گڑھ سلطان پور میں مزار ہے۔

میاں عبدالرزاق شاہ صاحب وارثیؒ: آپ ضلع بارہ بنکی کے باشندے تھے۔سرکار کے حکم سے تمام عمر خاموش رہے۔

میاں بھیکا شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: آپ صاحب جذب تھے۔قیام بہرائچ میں تھا۔وہیں وصال ہوا۔

میاں عزیز شاہ صاحب وارثیؒ: قصبہ ڈوائی ضلع بلند شہر میں قیام تھا۔صاحب سلسلہ بزرگ تھے۔

میاں قاضی عبدالحی شاہ صاحب وارثیؒ: آپ صاحب جذب تصرفات بزرگ تھے۔مکہ معظّمہ میں وصال ہوا۔

میاں قبلہ بہادر شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: آپ بحکم سرکار مدینہ منورہ

میں مقیم تھے۔ وہیں وصال ہوا۔

میاں رنگین شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ **پنجابی:** سرکار سے نصف تہبند اور لنگوٹ عطا ہوا سیاحت میں وصال ہوا۔

میاں چپ شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: سرکار سے نصف تہبند عطا ہوا ہمیشہ چپ رہتے تھے۔ اجمیر شریف میں وصال ہوا۔

میاں معصوم شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: آپ کا مزار کٹیا بابا رحیم شاہ پر ہے۔

احمد شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: مزار پاکپٹن شریف میں ہے۔

مولانا عزیز شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: مزار بانس بریلی میں ہے۔

میاں رزاق شاہ صاحب وارثی رحؒ: آپ بانسہ شریف کے قریب کے باشندے تھے۔

میاں یکجھتی شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: آپ سرکار کی مدح میں بھجن کہتے تھے۔

میاں نسیم شاہ صاحب وارثی رحؒ: ذاکر و شاغل فقیر تھے۔ ملا دل میں

مزار ہے۔

میاں محمد شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: وطن جونپور آپ کو سرکار سے نصف تہبند عطا ہوا تھا۔ صاحب رشد و ہدایت اہل سلسلہ بزرگ تھے۔ سرکار کے زمانے میں بیعت کا سلسلہ جاری کیا کلکتہ میں مزار ہے۔

میاں فقیر شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ: میاں امیر بخش صاحب وارثی سقہ آستانہ عالیہ کے والد بزرگوار تھے۔ دیویٰ شریف میں وصال ہوا۔

میاں مدنی صاحب وارثیؒ: آپ کا وطن پاک مدینہ منورہ تھا۔ نہایت صاحب کیف عشاق تھے۔ بعد احرام پوشی اکبرآباد میں وصال ہوا۔

میاں مولوی بے ٹکٹ شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: آپ کا وطن گورکھپور تھا۔ صاحب جذب و کیف بزرگ تھے۔ سیف زبان روشن ضمیر ہر وقت مستغرق رہتے تھے۔

میاں مولوی غلام علی شاہ صاحب وارثیؒ: عالم دین آزاد مشرب قلندر صفت صاحب سلسلہ رشد و ہدایت اہل دل عاشق سرکار صاحب تصرفات بزرگ تھے۔ بہت رنگین مزاج تھے۔

حضرت قبلہ سیّد صدرالدین شاہ صاحب وارثیؒ: آپ کا وطن افغانستان تھا۔ فیضان وارثی نے یہ کرشمہ دکھایا کہ پہلے آپ جذب ہوئے پھر شاہ ولایت ضلع گونڈھ مقرر ہوئے۔ اکابرین کاملین میں آپ کا شمار ہے۔ بے شمار مخلوق نے آپ سے فیضان حاصل کیا مزار اقدس گونڈھ کچہری میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

میاں موسیٰ شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: آپ کو جس روز احرام عطا ہوا پھر نہیں اٹھے بیٹھے رہے۔ سنڈیلہ میں مزار ہے۔

میاں فقیر شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: خیبر کے باشندے تھے بعد وصال سرکار عالم پناہ صدمہ مفارقت سرکار میں وصال فرمایا۔

میاں رسول شاہ صاحب وارثیؒ: گرونانک کے بیدی پنتھ سے تھے۔ وصال سرکار عالم پناہؒ سے دو روز قبل مشرف بالاسلام ہو کر فقیر ہوئے دیار مدینہ منورہ میں وصال فرمایا۔

میاں گمنام شاہ صاحب وارثیؒ: وطن بھوانی گنج تھا کوٹی گنگوارہ میں قیام تھا۔

میاں غریب شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: وطن رسول آباد تمام عمر سیاحی میں بسر کی متوکل صابر وقانع فقیر تھے۔

میاں کریم شاہ صاحب وارثیؒ: وطن معلوم نہیں آپ متوکل مستورع درویش تھے۔ اکبر آباد میں وصال ہوا۔

میاں کلی شاہ صاحب وارثیؒ: آپ کا وطن جونپور تھا بعد احرام پوشی دیویٰ شریف میں قیام کیا۔

حضرت قبلہ سیّد میر محمد علی شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ **دہلوی:**

آپ سادات نجیب الطرفین تھے۔ سرکار عالم پناہؒ نے آپ کو بیعت فرمانے کے بعد احرام عطا فرمایا۔ آپ نے اسے تبرکاً رکھا تمام عمر شب بیداری زہد و تقویٰ و تجرد و تفرید میں بسر کی صاحب تصرفات سیف زبان بزرگ تھے۔ ہلکے پھلکے جملوں میں بڑے بڑے مسائل حل فرماتے تھے۔ مختصر کلام جامعیت کے ساتھ مسائل حقیقت کا آئینہ دار ہوتی تھی۔ آپ کا حلقہ ارادت مندان بہت وسیع۔ جب طالبین نے بیعت کی درخواست کی تو حضرت اوگھٹ شاہ صاحب وارثیؒ کے ہاتھ پر لوگوں کو بیعت کرادیا

ہمیشہ اپنے آپ کو گوشۂ نشینی میں مصروف رکھا۔ آپ کے ہمعصر بزرگ حضرت مولانا عبدالسلام نیازیؒ، حضرت مولانا عبدالکریم شاہ صاحب ، یوسف شاہ تاجیؒ، قبلہ پیر جی سیّد عبدالرشید صاحبؒ، صاحب سجادہ نشین قلندر صاحبؒ، حضرت بیدم شاہ صاحب وارثیؒ، حضرت مسرور شاہ صاحب وارثیؒ، صوفی اجمیریؒ، حضرت سیّد محبت علی شاہ صاحب نظامیؒ خواہر زادۂ محبوب الٰہیؒ، قبلہ مولانا عبدالقادر صاحب نیازی، مولانا محمد ایوب صاحب پانی پتیؒ تھے۔

حضرت میر صاحب قبلہ کا رنگ سب سے اچھوتا تھا آپ کے مقابلہ پر کسی بزرگ کا کلام کرنے کی ہمت نہیں پڑتی تھی۔ اور اس فقیر نے بچشم خود دیکھا ہے کہ میر صاحب قبلہ بحیثیت جرنیل تھے۔ گو کہ آپ دنیاوی لباس میں رہتے تھے۔ لیکن آپ کی فقیری مسلم تھی۔ آپ متوکل باوضع صابر متحمل مزاج مہمان نواز خلیق متواضع حلیم الطبع نفیس المزاج بزرگان دین کے عرائس میں پابندی سے حاضری آپ کا اصول تھا۔

میر صاحب کی جسقدر تعریف کی جائے کم ہے۔ آپ عاشق مزاج

صاحب ذوق سماع تھے۔

اللہ جمیل و یحب الجمال کے عامل باعمل تھے۔آپ کا وصال دہلی میں ہوا۔حضور سلطان المشائخ محبوب الٰہیؒ کے دربار میں آپ کا مزار ہے۔ ظلِ محبوبی میں آرام فرما ہیں۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بےنوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

حضرت قبلہ وکعبہ محمود شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: وطن مراد آباد تھا۔آپ سرکار عالم پناہ وارث الاولیاءؒ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے اور خلعتِ احرام حضرت قبلہ ابوالحسن شاہ صاحب وارثیؒ اٹاوی سے آپ کو عطا ہوا۔لطافت پسند، نزاکت پرست تھے۔ذاکر وشاغل شب زندہ دار تھے۔

(کیمیا، ایمیا و میمیا) کے علم کے مظہر اتم تھے۔علوم تصوف پر کمال عبور تھا۔باعمل فقیر تھے۔بحر تجربہ وتفرید میں ضرب المثل تھے۔اخلاق میں تواضع میں سمندر تھے۔وضعداری میں مثل خورشید وقمر

تھے۔فقیری میں شاہانہ انداز تھا۔سرکاری احرام پوشوں کو آپکا احترام کرتے دیکھا گیا۔آپ اپنے زمانے کے آفتاب طریقت تھے۔آپنے قبلہ ابوالحسن شاہ صاحب وارثیؒ کے آستانہ شریف کی تعمیر پر لاکھوں روپے صرف کئے۔ بعد وصال شریف دربار عالیہ میں آرام فرمائے ابدی ہیں۔آپ سے سلسلہ وارثیہ کی تمام ہند میں تبلیغ ہوئی آپ کے دست حق پرست پر بہت سی طوائفوں نے تائب ہو کر نکاح کر لئے اور پردہ نشین ہو گئیں۔

فہرست احرام پوش مستورات جنکو سرکار سے خرقہ فقراء عطا ہوا

محترمہ مستقیم شاہ صاحب وارثیہ رحمۃ اللہ علیہ: آپ صاحب کشف و کرامات تھیں۔دربار وارثی میں تھیں عین شباب میں سرکار سے احرام عطا فرمایا۔آپ کو دربار وارثیہ میں خاص رسوخ وقرب حاصل تھا۔آپ کا مزار تحصیل فتحپور میں مرجع خاص وعام ہے۔

محترمہ احمد شاہ صاحب وارثیہ رحمۃ اللہ علیہ **شکوہ آبادی**

محترمہ بی بی اللہ والی شاہ صاحبہ وارثیہ رحمۃ اللہ علیہ **اجمیر شریف:**

آپ سرکار عالم پناہ کی احرام پوش فقیر تھیں آپ کے صاحب تصرفات

ہوئے۔تمام اجمیر شریف میں شہرت تھی۔بعد وصال صحن مزار احاطۂ چار یار دربار غریب نواز میں ابدی آرام گاہ ہے۔

محترمہ پانچی شاہ صاحبہ وارثیہ رحمۃ اللہ علیہ: مجذوبہ با فیض فقیر تھیں لکھنؤ میں مزار ہے۔

محترمہ ننھی بی بی شاہ صاحبہ وارثیہ رحمۃ اللہ علیہ: خواجگان اعظم گڑھ کے خاندان سے تھیں ہمیشہ سجود و مستغرق رہتی تھیں۔

محترمہ احمد شاہ صاحبہ وارثیہ رحمۃ اللہ علیہ ضلع ریٹھ

محترمہ حجن بی بی گمنام شاہ صاحبہ وارثیہ رحمۃ اللہ علیہ: آپ جناب ماسٹر شمس الدین شاہ صاحب وارثیؒ کی اہلیہ تھیں۔شب بیدار عابدہ آستانہ خواجہ صدر الدین شاہ صاحب وارثیؒ پر قیام تھا وہیں وصال ہوا۔

محترمہ گلزار شاہ صاحبہ وارثیہ رحمۃ اللہ علیہ: قیام تانپارہ میں تھا۔

محترمہ احمد شاہ صاحبہ وارثیہ رحمۃ اللہ علیہ: صائم الدھر تھیں۔

محترمہ احمد شاہ صاحبہ وارثیہ رحمۃ اللہ علیہ: نواح بارہ بنکی میں مقیم تھیں۔

محترمہ حجن بگڑے دل شاہ صاحبہ وارثیہ رحمۃ اللہ علیہ: محمد آباد میں

وصال ہوا۔

محترمہ صادق شاہ صاحبہ وارثیہ رحمۃ اللہ علیہ: آستانہ صدر الدین شاہ صاحب وارثیؒ میں قیام تھا۔ وہیں وصال ہوا۔

محترمہ سیّدۃ احمد شاہ صاحبہ وارثیہ رحمۃ اللہ علیہ: آپ سیّد عبد الآد شاہ صاحب وارثی کی اہلیہ تھیں۔

محترمہ حجن محمود شاہ صاحبہ وارثیہ رحمۃ اللہ علیہ

محترمہ مقبولاً شاہ صاحبہ وارثیہ رحمۃ اللہ علیہ: آپ کا وطن دیویٰ شریف ہے۔ سرکار نے آپ کو بیٹا کہہ کر مخاطب فرمایا۔ تو آپ کے داڑھی اور موچھیں نکل آئیں۔ قانع صابر متوکل کامل فقیر تھیں۔ مجاہدہ کش تھیں۔ دیویٰ شریف میں وصال ہوا۔

محترمہ رحیم شاہ صاحبہ وارثیہ رحمۃ اللہ علیہ: کچھ حال معلوم نہ ہوسکا۔

محترمہ بدمضا شاہ صاحبہ وارثیہ رحمۃ اللہ علیہ: مجذوب سیف زبان بزرگ تھیں۔ سرکار کی خدمت گزاری کا شرف بھی حاصل تھا۔ سیاحت عرب میں وصال ہوا۔

محترمہ حجن شاہ صاحبہ وارثیہ رحمۃ اللہ علیہ: آپ بحکم سرکار تیس سال مسلسل ایک ہی جگہ مقیم رہیں بہنگامِ سیاحت علیگڑھ میں وصال ہوا۔

محترمہ سکینہ شاہ صاحبہ وارثیہ رحمۃ اللہ علیہ: آپ گلاب شاہ صاحب وارثی اکبرآبادیؒ کی دختر تھیں۔ مزار آپکا پچکوئیاں آگرے میں ہے۔

محترمہ نصیبن شاہ صاحبہ وارثیہ رحمۃ اللہ علیہ: آپ ہمیشہ تین دن کے بعد غذا تناول فرماتی تھیں۔

یہ مختصر فہرست درج ہے ورنہ اور بھی بہت مستورات فقیر ہیں جنہوں نے تمام زندگی عبادت وریاضت وتقویٰ میں بسر کی۔

خسروؔ در عشق بازی کم زِ ہندو زن مباش
کاں برائے مردہ سوزد زندہ جان خویش را

آجکل فقراء وارثی ان سے سبق حاصل کریں۔ یہ عبرت اور درس کا مقام ہے۔ فقراء کو سوچنا چاہئے کہ منزل عشق کیا ہے اور ہمیں کس قدر ثابت قدم رہنا ہے۔؎

بوالہوس پاؤں نہ رکھنا کبھی اس راہ کے بیچ
منزل عشق ہے یہ رہگزر عام نہیں

فہرست فقرا سدا سہاگ

جو حضور وارث الاولیاءؒ کے حلقہ بگوش غلامی تھے۔

میاں فقیر یار شاہ صاحب وارثیؒ: سدا سہاگ سیاح تھے۔

میاں فقیر طالب شاہ صاحب وارثیؒ: سدا سہاگ سیاح تھے۔

میاں فقیر جھاڑو شاہ صاحب وارثیؒ: مجذوب سالک مقیم الہالی سیف زبان بزرگ تھے۔

میاں فقیر رحم علی شاہ صاحب وارثیؒ: سدا سہاگ ملیح آباد۔

میا فقیر مسکین شاہ صاحب وارثیؒ: سدا سہاگ۔

فہرست فقراءِ جنّہ

مندرجہ ذیل فہرست اسماء مستند اکابرین سلسلہ وارثیہ کی تحقیق و مشاہدہ کے بعد درج ذیل ہیں۔

میاں ذوالفقار علی شاہ صاحن وارثیؒ: مسجد ذوالفقار علی، دیویٰ شریف۔

میاں سیّد زین العابدین صاہ صاحب وارثیؒ: الحنفی مقیم مسجد دیویٰ شریف۔

میاں جعفر حسین شاہ صاحب وارثیؒ: مقیم دیویٰ شریف۔

میاں کلو بادشاہ صاحب وارثیؒ: مقیم آستانہ شریف دیویٰ شریف۔

میاں نیلم شاہ صاحب وارثیؒ: مقیم لکھنؤ

اصل حقیقت یہ ہے کہ گروہ وارثی ایک نیسان لامتناہی ہے۔ اور میدان غیر محدود ہے۔ جہاں یہ پتہ چلنا قطعی ناممکن ہے کہ اس میدان میں کس کس قسم کے ذخائر اور خزاینہ محفوظ ہیں۔ جہاں دیکھئے وہاں پرستاران وارث الاولیاءؒ کو پاؤ گے۔

السعئ منّی ولا تمام من اللہ

تحریر نمود عنبر علی شاہ وارثی، اجمیری

سوئے ما بنگر علیؓ ہجویر داتا گنج بخشؒ

از طفیلِ خواجہ اجمیرؒ داتا گنج بخشؒ

بندۂ مسکین عنبر گوہر مقصود یافت

بارگاہ تست دارالخیر داتا گنج بخشؒ

مُہاجرین دیویٰ شریف

یہ وہ جانثاران تاریکینِ وطن ہیں جو اپنے آبائی وطن چھوڑ کر دیویٰ شریف میں آکر آباد ہو گئے۔

حضرت قبلہ حافظ پیاری شاہ صاحب وارثیؒ، حضرت توکل شاہ صاحب جونپوری، مہاجر میاں شاہ شاکر شاہ صاحب وارثیؒ اٹاوہ، مہاجر مولوی فضل الرحمٰن صاحب وارثیؒ بانکی پوری، مہاجر نواب نامدار شاہ صاحب وارثیؒ لکھنؤ، مہاجر حافظ احمد شاہ وارثیؒ آگرہ، مہاجر مسٹر ٹامسن وارثی افریقہ، مہاجر منشی امانت اللہ خان صاحب وارثی پنشنر کوتوال، مرزا مہاجر پنڈت دیندار شاہ صاحب وارثی اندور، مہاجر صوفی پیارے شاہ صاحب وارثی، مہاجر سیّد محروق شاہ صاحب وارثی بنورہ، مہاجر حاجی فیضو شاہ صاحب وارثی موضع کبرا، مہاجر حاجی نعمت اللہ شاہ صاحب وارثی، مہاجر بسم اللہ شاہ صاحب وارثی فروخ آباد، مہاجر خاکسار شاہ صاحب وارثی رائے پور، مہاجر حاجی چودھری ظہیر الدین صاب وارثی سترک، مہاجر چودھری اطہر علی صاحب وارثی سترک۔

علاوہ انکے اور بہت سے حضرات ہیں جو وطن ترک کر کے دیویٰ شریف میں مقیم ہو گئے۔

قصّہ گو یان دربار وارث الاولیاء، دیویٰ شریف

قبلہ تراب علی شاہ صاحب وارثیؒ بہٹولی۔

قبلہ حاجی بخشش علی صاحب وارثی زمیندار، گڈیہ۔

مندرجہ ذیل اسماء اُن خوش بخت حضرات کے ہیں کہ قبل وصال پاک جن کی جانب سے دودو ماہ مہمانان آستانہ عالیہ وارثیہ کی دعوت کا اہتمام ہوتا تھا۔

جناب راجہ دوست محمد خانصاحب وارثی مہونہ۔

جناب راجہ اودت نرائن سنگھ صاحب وارثی ریاست رام نگر۔

جناب راجہ محمد شیر خان صاحب وارثی ریاست رائے پور۔

جناب چودھری لطافت حسین خانصاحب تعلقدار ررامدانہ۔

جناب بادشاہ حسین خان صاحب وارثی تعلقدار ارکبر

جناب حاجی عباس حسین خانصاحب وارثی تعلقدار ار بالوپور۔

فہرست

شعرائے دربار وارث الاولیاء، دیویٰ شریف

نادمؔ وارثی اٹاوہ	،	ترابؔ وارثی بہٹوی
نواب وارثی گڈیہ	،	امینؔ وارثی احمد پوری
گداؔ وارثی علیگڑھ	،	شاکرؔ شاہ وارثی اٹاوہ
شاہ ابوالحسنؔ وارثی اٹاوہ	،	مولانا افقرؔ موہانی وارثی شاہ پوری
امجدؔ وارثی بابو پوری	،	افسوؔ وارثی ٹکیٹ گنج
مخمور وارثی دیوئ	،	روشنؔ وارثی شاہجہانپور
حکیم منعمؔ وارثی فتحپوری	،	غنیؔ وارثی گیاوی

خیال یار نے تو آتے ہی گم کردیا مجھ کو

یہی ہے ابتدا تو انتہا اس کی کہاں تک ہے

بیدمؔ وارثی

دربار وارث الاولیاء دیوی شریف میں تبرکات عظیمہ وآثار قدیمہ

۱۔غلاف کعبۃ اللہ شریف ۲۔غلاف ذرین روضہ مبارک حضرت امیر حمزہؓ

۳۔سنگ مبارک روضۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالین مزار مبارک ایک طاق میں نسب ہے۔اور زیارت گاہ خاص وعام ہے۔

درخت پاکھڑ شریف جس کے سایہ میں سرکار عالم پناہ امام الاولیاء وارث عالم نواز نور اللہ ضریحہ نے استراحت فرمائی جواب بھی گوشہ شمال بر بالین مزار اقدس سر سبز وشاداب ہے۔

چاہ متصل زینہ شرقی قدیم دولت سرا کے دروازہ پر تھا۔اور جس کا پانی کھارا تھا۔سرکار نے نوش فرما کر اپنا بچا ہوا پانی کنوئیں میں گروایا تو پانی بہت شیریں اور لذیذ ہو گیا۔

پھاٹک باب عالی ہر سہ دروازہ ہائے چوبی جو ایوان عالی میں نسب تھے اور اب امام باڑے میں لگے ہیں۔

پالکی سرکار عالم پناہؒ،عصائے مبارک حضور وارث الاولیاءؒ، دندان

مبارک، احرام شریف وارث الاولیاؒ، فرد مبارک استعمالی وارث الاولیاء

دربار وارث الاولیاء کے سرکاری

قوالان

میاں بخش (مرحوم) میر قوالان، دربار دیویٰ شریف

میاں عبداللہ وارثی (مرحوم) بڑا گاؤں اور اب غلام حضرت حسنو، غلام رزاق صاحبان ہیں۔

خادم علی (مرحوم) سترک میاں صفدر (مرحوم)، گڈیہ

ان حضرات کے بعد ان کی آل اور اولاد جملہ حقوقِ میراث آستانہ شریف سے مستفید و مستفیض ہو رہے ہیں۔

فہرست پرچگان دربار وارث الاولیاء

بسئی ۱، پیر بخش ۲، حاجی مخدوم ۳،۔۔۔۔حجام

فقیرے ۱، امیر ۲، بیچو ۳،۔۔۔۔۔۔۔بہشتی

نبی بخش ۱، محمد علی ۲،۔۔۔۔۔۔۔خوشبو ساز

اوسیری ۱۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مالی

ہر پرچے کی قدامت اس کے نمبر سے واضح ہے۔ ان حضرات کی آل اولاد جملہ حقوق آستانہ شریف مستفید ہو رہے ہیں

دوبرے آ، ----------- دھوبی

بختاورآ، بدلو ۲، ---------- خاکروب

وارث الاولیاء سرکار عالم پناہ رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ مقامہ' کا ارشاد گرامی ہر وارثی کے لئے قابل عمل ہے۔

فرمایا!

سنا سنا میں منزل عشق رکھتا ہوں۔ ہماری منزل عشق ہے عشق میں جانشینی وخلافت نہیں۔ جو ہم سے محبت کرے ہمارا ہے خاکروب ہو یا چمار۔

جو دعویٰ سجادہ نشینی وخلافت کرے وہ باطل ہے۔

اس ارشاد پاک کے تحت جو حضرات داخل سلسلہ ہوتے ہیں خواہ کسی احرام پوش فقیر سے ہوں یا آستانہ شریف پر جا کر داخل سلسلہ ہوں سب سرکار عالم پناہ وارث الاولیاءؒ کے مرید ہیں۔ اگر کوئی اپنا مرید سمجھے تو وہ مردود ہے۔ ہاں احرام پوش فقراء کی تعظیم وتکریم وخدمت سب پر فرض ہے۔

آستانہ عالیہ وارث الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ دیوی شریف
ضلع بارہ بنکی، یوپی ہند

ہندوستان میں جس قدر اولیاء اللہ کی خانقاہیں اور عالی شان مقابر ہیں انکی تعمیر عام طور پر شاہان وقت اور صاحبان، تمول واقتدار کی خدمات و نذر وکوشش سے تکمیل ہوئیں ہیں۔

لیکن آستانۂ وارث الاولیاءؒ ہی ایک ایسا آستانہ ہے جو باوجود اس درجہ طویل وعریض و پختہ ہونے کے حسن وخوبی میں بے مثال ہونے کے صرف غلامانِ وارث الاولیاء ہی کی ہمت وسعی کا قابل فخر نمونہ ہے۔

وارث الاولیاءؒ ان حضرات کو دو جہاں کی نعمتوں سے مالا مال فرمائیں۔اور فضل الٰہی ان پر رحمتیں نچھاور کرے۔آمین۔

جن انتھک کوششوں سے روضۂ اقدس کی تعمیر مکمل ہوئی حق تو ہے کہ جیسے صاحب آستانہ کی شان تمام عالم میں سب سے نرالی ہے اس طرح آستانہ عالیہ بھی ہندو پاک میں آپ اپنی نظیر ہے۔

روضہ اقدس میں جن خوش نصیب حضرات نے حصّہ لیا اور نمایاں طور پر خدمت کیں ان کے اسمائے گرامی

۱۔ جناب شیخ عنایت اللہ وارثی، تعلقدار سید نپور۔

۲۔ نائب ریاست محمود آباد، منتظم تعمیر۔

۳۔ حاجی مولوی فخر الدین صاحب وارثی، رئیس اعظم وارثی دیویٰ شریف، خزانچی۔

۴۔ مولوی شیخ محمود احمد صاحب وارثی مینیجر آستانہ شریف وسجادہ نشین حضرت شاہ ولایت دیویٰ شریف۔

۵۔ قاضی بخشش علی صاحب وارثیؒ قصبہ گودر بار وارث الاولیاء، نگران تعمیر

۶۔ شیخ ممتاز علی صاحب وارثی رئیس، دیویٰ شریف، محرّر۔

۷۔ منشی شبرات علی صاحب وارثی متوطن دیویٰ شریف

آجکل میاں شیخ افی احمد صاحب وارثی مینجر آستانہ شریف وارث الاولیاءؒ لائق تحسین ہیں کہ آپ کی جدوجہد اور محنت وکوشش سے آستانہ شریف کے چاروں طرف پختہ حجرے تعمیر ہو گئے و نیز باب شیداؒ کی تعمیر ہوئی۔ نظم وضبط

آستانہ بہت معقول طریقہ پر قائم ہے۔آپ ہی کی کوشش کا نتیجہ ہے کہ آستانہ پر بجلی کا انتظام بھی ہو گیا و نیز عرس کارتک کی تقریبات میں ایک دن کا مزید اضافہ ہو گیا۔سرکار وارث الاولیاءؒ کا آپ پر خاص کرم رہے۔اور آپ کو عمر خضر نصیب ہو کہ آپ خدمات آستانہ عالیہ اسی طرح کرتے رہیں ۔اللہ تعالیٰ آپ کو ہر آفت و بلا سے محفوظ رکھے آپ بہت پاک طینت نیک سیرت خلیق متحمل مزاج ،حلیم الطبع ،سلیم الفطرت ہیں مہمانان آستانہ کی رہائش کے لئے ہر قسم کی سہولت مہیا کرتے ہیں ۔با اصول بلند ہمت حوصلہ مند ہیں۔ ؎

الٰہی بخت تو بیدار بادہ
ترا دولت ہمیشہ یار بادہ

پاکستان میں وارثی فُقرا

حضرت قبلہ وکعبہ سیّد الحمد اللہ شاہ صاحب وارثی مدظلہٗ دہلوی آپ ڈاکٹر عبدالوہاب سبحان اللہ شاہ صاحب وارثی کے بڑے صاحبزادے ہیں جن کو شرف بیعت سرکار عالم پناہ سے حاصل تھا۔ اور احرام سید محمد ابراہیم شاہ صاحب وارثی عطا ہوا تھا۔ الحمد اللہ شاہ صاحب وارثی قبلہ دور حاضر میں آپ اپنی مثال ہیں آپ ہمشبیہ سرکار وارث الاولیاءؒ ہیں آپ کو دیکھ کر فنافی الشیخ کی منزل کا پتہ ملتا ہے۔ آپ سلطان الاذکار کے عامل ہیں نہایت سادہ مزاج معصوم فطرت پاک طینت عابد وشب بیدار صائم الدھر باوضع متوکل صابر وشاکر تسلیم ورضا پر قائم گوشہ نشین کم سخن چہرہ اقدس نور سے منوّر، مقبول بارگاہ احدیت ہیں صاحب حال صاحب سوز وگداز سرکار سے کامل عشق رکھنے والے اپنے چھوٹوں پر شفقت فرمانے میں اول صاحب علم وفضل صلح کن فقیری کے اوصاف مجموعہ ہیں اس خادم کو حاضری کا شرف ہوتا ہے تو دل کو سکون نصیب ہوتا ہے۔

آپ کے دو صاحبزادگان۔ سیّد مظہر اللہ شاہ وارثی وسیّد عرفان اللہ شاہ

وارثی اس فقیر سے نصف تہمد پوش ہیں یہ حضرات بھی بہت سادہ مزاج متواضع خلیق ملنسار نیک سیرت ہیں عشق سرکار میں مخمور ہیں۔سیّد شبیر حسین محبوب شاہ وارثی سہارنپور کے رہنے والے پہلے ٹھیکیدار تھے۔سرکار کی محبت میں الحمداللہ شاہ صاحب قبلہ سے احرام حاصل کیا بہت قابل ہیں شعر گوئی میں کمال حاصل ہے۔زیادہ تر سیاحت کرتے رہے۔

کامل شاہ وارثی انبالوی حضور اوگھٹ شاہ صاحب وارثیؒ سے بیعت ہیں۔مصنف ہذا کے ہاتھوں خرقہ پوشی ہوئی سادہ لوح،سرکار کے عاشق پابند صوم وصلوٰۃ ہیں۔نئ کراچی میں قیام ہے۔

میاں ساجد شاہ صاحب وارثی: میاں غالب شاہ صاحب وارثی سے خرقہ احرام ملا صاحب حال بکیف صاحب جذب فقیر ہیں۔آپ سے سلسلہ کی کافی تبلیغ ہوئی۔ناظم آباد کراچی میں قیام ہے۔

سرور شاہ صاحب وارثی: آپ کا وطن حیدر آباد دکن ہے مرید آپ حضرت خواجہ حسن نظامیؒ سے ہیں۔اور احرام حضور فقیر حیرت شاہ صاحب وارثیؒ سے ملا ہے۔سیاح ہیں پاکیزہ خصلت پابند صوم وصلوٰۃ ہیں کراچی میں قیام ہے۔

میاں ریاض شاہ وارثی کانپوری: میاں گلزار شاہ صاحب وارثی دیوئی باشی کے فقیر ہیں سرکار کے عاشق ہیں ہر سال سرکار کا عرس کرتے ہیں۔ گولی مار کراچی میں قیام ہے۔

حاجی امیر شاہ وارثی : حاجی مغفور شاہ صاحب وارثی مدنی رحمۃ اللہ سے فقیر ہیں سیاح ہیں۔

عارف شاہ وارثی: سبحان شاہ وارثی ٹنڈو آدم سے فقیر ہیں صاحب علم و ادراک عاشق سرکار ہیں لیاقت آباد کراچی میں قیام ہے۔

سیّد عادل شاہ صاحب وارثی: حضور نامدار شاہ صاحب وارثی کے فقیر ہیں انتہائی سادہ مزاج خلیق مفکر المزاجفقیر کراچی میں قیام ہے۔

چھٹن شاہ وارثی: سیّد اعجاز حسین شاہ وارثی کے فقیر ہیں قیام کھوکھرا پار کالونی میں ہے۔

قاضی امانت شاہ وارثی: آزاد رند مشرب فقیر ہیں کراچی۔

نسبت شاہ وارثی: یہ بھی رندانہ مزاج فقیر ہیں آزاد سیاح ہیں۔

نور حسین شاہ وارثی: پابند صوم وصلوٰۃ باوضع عاشق سرکار فقیر ہیں۔

عاشق شاہ وارثی جالندھری: آزاد مشرب قلندر صفت فقیر ہیں۔ کراچی میں قیام ہے۔ احرام بدست مصنف کتاب ہذا حاصل ہوا۔

عزیز امام علی شاہ صاحب وارثی: کراچی میں نصف تہمد بدست مصنف کتاب ہذا سے۔ ہردوکی ضلع وطن ہے میرے سادہ مزاج خدمت گار پابند نماز ودرود ووظائف ہیں۔

محمد حنیف کرامت شاہ وارثی سلطانپوری: ان کو نصف تہمد بدست مصنف ہذا ملا ہے بہت سادہ طبیعت سرکار کے نام کے عاشق تن من دھن سے قربان ہیں انکو بس کے تصادم سے سرکار نے اپنے دست مبارک سے بچایا انہوں نے سرکار کو آنکھیں کھلے ہوئے دیکھا۔ کراچی لانڈھی نمبر ۳ میں قیام ہے۔ سرکار کی زندہ کرامت ہیں۔

میاں ڈاکٹر محمود شاہ صاحب وارثی: فیروزہ آباد آپ سرکار وارث الاولیاءؒ کے دست حق پرست بیعت ہیں اور فقیر مصنف کتاب ہذا سے نصف تہمد حاصل کیا۔ نئی کراچی میں مقیم ہیں۔

میاں فضل شاہ صاحب وارثی: نصف تہمد پوش سرکار کی محبت میں ثابت قدم

ہیں نئی کراچی میں ہر سال سرکار کا عرس کرتے ہیں۔محمد ارشاد عظمت شاہ وارثی :یہ حضور حیرت شاہ صاحب وارثیؒ کے صاحبزادے ہیں۔ بروز سوئم حیرت شاہ صاحب وارثی، ان کو نصف تہمد دیا گیا۔

میاں سیّد رفاقت شاہ صاحب وارثی : میاں سیّد رفاقت شاہ صاحب وارثی حضور میاں حیرت شاہ صاحب وارثیؒ سے نصف تہمد پوش ہیں۔صاحب درد اور اہل عشق ومحبت، متحمل مزاج، صلح کن اپنے پیر سے کامل محبت رکھنے والے ہیں۔کورنگی، کراچی میں قیام ہے۔

میاں جیّالے شاہ صاحب وارثی: آپ حضور حیرت شاہ صاحب وارثیؒ کے خادم خاص ہیں صاحب جذب فقیر آزاد طبع رند مشرب ہیں بڑے پرخلوص صاحب دردوسوز ہیں۔

رحمت شاہ وارثی: حضور حیرت شاہ صاحب وارثیؒ احرام پوش فقیر ہیں سیاح ہیں۔

حضرت مولانا قاری سیّد عبدالما لک صاحب قادری محب اللہ شاہ وارثی: آپ عالم دین نیک سیرت پاک طینت واعظ خوش بیان اولیاء اللہ کے

عاشق ذاکر وشاغل پابند شرع ہیں۔آپ صاحب صال فقیر ہیں۔حضرت سخی سلطان منکھ ہیر صاحبؒ خدمات آستانہ باحسن الوجوہ انجام دیتے۔روزانہ لنگر کرتے ہیں۔اس حقیر فقیر سے آپ کو نصف تہمد حاصل ہوا۔اللہ آپ کے مراتب بلند و بالا فرمائے۔آپ کے جذبہ عشق میں ترقی عطا فرمائے۔

سیّد سخاوت حسین غوث علیشاہ وارثی: آپ گوالیار کے رہنے والے اس حقیر فقیر سے نصف تہمد حاصل ہے۔صاحب عشق سادہ مزاج اہل دل سرکار کے نام پر سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہیں۔کراچی لانڈھی میں قیام ہے۔

قاضی سیّد حیدر حسین نامدار شاہ وارثی دہلوی: نصف تہمد بدست فقیر مصنف کتاب ہذا آپ بہت صابر وشاکر پابند صوم وصلوٰۃ ہیں لانڈھی میں قیام ہے۔

میاں سیّد حسن شاہ وارثی: نصف تہمد پوش بدست مصنف کتاب ہذا۔آپ بڑے زندہ دل صاحب سوز وگداز عاشق وارث پاک ہیں ہر غم سے آزاد مکیف صاحب حال فقیر ہیں ملیر کالونی میں مقیم ہیں۔

میاں اقبال شاہ وارثی کانپوری: آپ آزاد طبع لاابالی مزاج ہیں سرکار سے خاصی محبت ہے ہر سال بڑے خلوص و محبت سے سرکار کا عرس کرتے ہیں۔ لنگر و محفل و سماع کا انتظام بہت شان سے کرتے ہیں۔ مصنف کتاب ہذا سے نصف تہمد حاصل کیا ہے۔ ملیر کالونی میں قیام ہے۔

حافظ عزیز عارف اللہ شاہ وارثی: فقیر سے نصف تہمد حاصل ہے۔ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پابند شرع عابد و ذاکر ہیں کراچی میں قیام ہے۔

عاشق شاہ وارثی: بدست فقیر مصنف کتاب ہذا نصف تہمد پوش ہیں۔ حضرت بابا محبت شاہ وارثی کے آستانہ پر خدمت کرتے ہیں محبت نگر میں مقیم ہیں۔

امین الدین خان نظام شاہ وارثی: یہ بھی فقیر سے نصف تہمد پوش ہیں۔ سرکار کی محبت میں مگن ہیں قلندر صنف آزاد مرد ہیں۔ پولیس کی نوکری ترک کر کے گوشہ نشین ہیں کراچی میں قیام۔

اصغر حسین محبوب شاہ وارثی: فقیر سے نصف تہمد پوش ہیں۔ سرکار کی محبت اپنے دل میں رکھتے ہیں، کراچی میں قیام۔

میاں ابرار شاہ وارثی: آپ بھی فقیر سے نصف تہمد پوش ہیں بہت زندہ دل

فقیر ہیں سرکار کی محبت میں سرشار ہیں ۔ ہر دم ہر وقت سرکار کا نام ورد زبان ہے۔ سرکار کا عرس بہت دھوم دھام سے کرتے ہیں ۔ اپنے ہاتھ سے تمام سال کما کر سب خرچ کر دیتے ہیں۔ کورنگی میں قیام ہے۔

صادق شاہ وارثی: آپ کا وطن گالیار ہے۔ فقیر کے ہاتھوں نصف تہمد پوش ہیں ۔ بہت سادہ مزاج سرکار کی محبت سے دل معمور ہے۔ فرمانبرداری خدمت کے جذبہ بھرپور ہیں ۔ ادب میں مجسم ادب ہیں کراچی میں قیام ہے ہر سال سرکار کا عرس کرتے ہیں۔

میاں یسٰین شاہ صاحب وارثی: آپ حافظ پیاری شاہ صاحب وارثیؒ سے بیعت آستانہ سرکار وارث الاولیاءؒ پر جا کر احرام حاصل کیا۔ حیدر آباد میں قیام ہے۔

میاں سبحان شاہ صاحب وارثی : حضور اوگھٹ شاہ صاحب وارثیؒ کے ذریعہ داخل سلسلہ ہوئے اور خراباتی شاہ صاحب وارثی سے احرام ملا۔ بڑے متوکل قانع صابر و شاکر فقیر ہیں۔ ٹنڈو آدم میں مقیم ہیں۔

مقبول شاہ وارثی انوار شاہ وارثی صاحب احرام بر مزار رفیق شاہ صاحب

وارثیؒ سکھر میں قیام ہے۔

کفایت شاہ وارثی سلیم شاہ صاحب وارثیؒ گوندھوی سے احرام ہے سکھر میں مقیم ہیں۔

محترم حکیم سراج شاہ صاحب وارثی: آپ دیویٰ شریف کے باشندے ہیں سرکار عالم پناہؒ کے مرید ہیں دیویٰ شریف کے آستانہ عالیہ سے احرام حاصل کیا۔ پاکیزہ خصلت نیک سیرت باوضع خلیق بزرگ ہیں کوئٹہ میں مقیم ہیں۔

ایاز وارث کلومیاں ابن حضور بیدمؒ شاہ صاحب وارثیؒ: پاک طینت، نیک سیرت، خوش اخلاق متواضع، حلیم الطبع، منکسر المزاج ہیں نصف تہمد باندھتے ہیں لاہور میں قیام ہے۔

بیدار شاہ وارثی: حضرت قبلہ محبت شاہؒ صاحب وارثی پنجابی کے دست گرفتہ حضور قبلہ عالم خواج مقصود شاہ صاحب وارثیؒ کے فقیر ہیں صاحب حال اہل درد لاہور میں قیام ہے۔

میاں انور شاہ وارثی، انوار امرتسری: حضور قبلہ وکعبہ اوگھٹ شاہ صاحب وارثیؒ سے مستند فقیر ہیں۔ سادہ مزاج خوش اخلاق فقیر ہیں۔ آپ سے

سلسلہ عالیہ کی کافی تشہیر کتاب کی اشاعت طباعت کے دوران آپ کا اچانک وصال ہوگیا۔ تاریخ وصال ۱۸ ربیع الاول مزار سوتر مل واگہہ روڈ لاہور ہے۔

محمد علی ذیشان شاہ وارثی نوعمر صاحبزادے ہیں حضرت قبلہ وکعبہ فقیر حیرت شاہ صاحب وارثیؒ منظور نظر ہیں اور حضور سے ہی دست گرفتہ ہیں۔ معشوق صورت ہیں سرکار وارث الاولیاءؒ سے والہانہ محبت ہے۔ ہر سال سرکار کا عرس کرتے ہیں۔ اپنی جان و مال سب سرکار ہی کا جانتے ہیں۔ فقیر نے ان کو نصف تہمد معہ اجازت بیعت دیا ہے۔

بڑی خوبیوں کے انسان ہیں لاہور کرشن نگر بیرن روڈ پر قیام ہے۔

فرید شاہ وارثی فقیر سے نصف تہمد پوش ہیں۔ ہر سال سرکار کا عرس کرتے ہیں لاہور میں قیام ہے۔

عزیز شاہ وارثی نصف تہمد پوش بذریعہ فقیر۔ لاہور میں قیام ہے۔

میاں علی حسین جمال شاہ وارثی نصف تہمد پوش فقیر ہیں سرکار کی محبت اپنا ایمان سمجھتے ہیں ہر وقت سرکار کی یاد میں محو ہیں۔ گوجرانوالہ میں قیام ہے۔

محمد حسین اعظم شاہ وارثی: حضور قبلہ حیرت شاہ صاحب وارثیؒ کے دست گرفتہ اور نصف تہمد مزار قبلہ پر بذریعہ فقیر باندھا گیا۔ گوجرانوالہ میں قیام ہے۔

میاں سیّد اسرار شاہ وارثی: بدست فقیر قید حیرت شاہ صاحب وارثیؒ فقیر ہوئے۔ جڑانوالہ میں قیام ہے۔

میاں دیدار شاہ صاحب وارثی: مولوی قاری ہیں میاں محبت شاہ صاحب پنجابیؒ کے دست گرفتہ اور حضور پرنور قبلہ عالم خواجہ مقصود شاہ صاحب وارثیؒ کے فقیر ہیں۔ پابند شرع، صاحب ذکر و شغل، درس قرآن آپ نے قائم کیا ہوا ہے بچوں کو تجوید القرآن کی تعلیم آپ کا ذوق ہے۔ آپ مبلغ اسلام ہیں سرکار کی محبت اپنا ایمان جانتے ہیں۔ اخلاق متواضع سادہ لوح پاک سیرت نیک طینت فقیر ہیں۔ لائل پور میں قیام ہے۔

میاں شفقت شاہ وارثی: نعت خواں عاشق وارث الاولیاءؒ حضور محبت شاہ صاحب وارثیؒ پنجابی سے دست گرفتہ اور حضور قبلہ حیرت شاہ صاحب وارثیؒ سے نصف تہمد پوش ہیں۔ لائل پور میں قیام ہے۔

میاں سلامت شاہ صاحب وارثی: بدست مقصود شاہ صاحب وارثیؒ احرام عطا ہوا۔ لائل پور میں قیام ہے۔

میاں رحیم شاہ صاحب وارثی: گوجرانوالہ صابر و شاکر فقیر ہیں۔ متوکلانہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ ایک مسجد کے حجرے میں قیام اور احرام بدست فقیر حیرت شاہ صاحب وارثیؒ عطا ہوا۔

میاں عبداللہ شاہ وارثی: آپ بابا فیضو شاہ صاحب وارثیؒ خادم سرکار کے فقیر ہیں ہر رنگ مولا ہیں۔ آجکل مظفر آباد آزاد کشمیر میں ہیں۔ میں نے ۱۹۶۹ء سے پہلے اجمیر شریف میں ملاقاتیں کی ہیں۔ اب مدتوں سے نہیں دیکھا ہے بڑے دلچسپ فقیر ہیں۔

میاں حکیم زاہد حسین مقصود شاہ وارثی: سنگھوئی ضلع جہلم، آپ سرکار کے مسالک و مشرب کی بہت تبلیغ کی ہے آپ قاضی اکمل شاہ صاحب وارثیؒ کے بھتیجے ہیں۔ ہر اک کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں۔ غریبوں کی خدمت کرتے ہیں پابند شرع ہیں فقیر کے ہاتھوں نصف تہمد حاصل ہے متواضع مہمان نواز صاحب علم مقرر صاحب شعور و فہم ہیں۔

میاں بشارت شاہ وارثی: حضور قاضی غلام محی الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد ہیں۔صاحب علم شریعت پابند صوم وصلوٰۃ متوکل صابر متحمل مزاج صاحبزادے ہیں۔فقیر کے ہاتھوں بموقعہ عرس قاضی اکمل رکھی شاہ صاحب وارثیؒ احرام پوش ہوئے بڑی مستعدی سے اپنے مسلک کی تبلیغ کرر ہے ہیں ۔موضع ڈھوک قاضیؒ علاقہ تخت بڑی راولپنڈی میں قیام ہے۔

فقیر عزت شاہ میاں وارثی: آپ حضرت قبلہ وکعبہ فقیر حیرت شاہ صاحب وارثیؒ کے فقیر ہیں حضرت فقیر خواجہ اکمل شاہ صاحب وارثیؒ کے منتظم ہیں بڑے صاحب دل عاشق وارث پاک فقیر ہیں سب سے بڑی قربانی یہ ہے کہ آپ نے اپنی منکوحہ اہلیہ جن کی رخصت ہوئی جاتی تھی۔احرام پوشی کے بعد ترک دنیا میں ثابت قدم رہکر انکو طلاق دیدی تفرید تجرید میں آپ اپنی مثال ہیں متواضع خلیق سخاوت میں یکتا مزاج میں شاہانہ انداز، بے نیاز کائنات کسی دکھ اور درد کا اظہار کرنا بھی جائز نہیں سمجھتے ہیں۔ہر تکلیف بڑے تحمل سے برداشت کرتے ہیں۔پابند وضع میں ثابت قدم ہیں۔صبر کی چٹان اور رضا کا پہاڑ ہیں آپ کی جدوجہد اور کوشش سے چھپر شریف کا

آستانہ مکمل ہوا۔آپ نے ہزاروں روپیہ لگا کر آستانے کی تعمیر کی ہے اور ابھی باقی ہے۔

آپ کے حوصلے بہت بلند ہیں حالانکہ اس آستانہ کی شہرت کا سہرا حضرت خواجہ فقیر حیرت شاہ صاحب وارثیؒ کے سر ہے۔اور تقریبات عرس کے قیام حضرت عبداللہ شاہ صاحب وارثیؒ خادم آستانہ چھپر شریف کی کوشش کا نتیجہ ہے۔لیکن بھائی عزت شاہ صاحب وارثیؒ کی خدمات بیحد قابل ستائش لائق تحسین ہیں۔آپ ہر سال بہت شان سے عرس کرتے ہیں جس میں مہمانوں کے قیام وطعام کا معقول انتظام آپ ہی کا حصہ ہے۔تن تنہا اسقدر انتظام کرنا یہ صاحب آستانہ کی آپ پر نظر کرم کا نتیجہ ہے۔

فقیر کو ہر سال حضور حیرت شاہ وارثیؒ کی جانب سے چادر شریف پیش کرنے کا موقع حاصل ہوتا ہے۔چادر شریف کا جلوس قابل دید ہوتا ہے۔تمام فقراء کا اجتماع اور وارثیوں کے جذبہ ایثار قابل داد ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ عزت شاہ صاحب وارثی کو دو جہاں کی عزت نصیب کرے اور آپ کو صحت وسلامتی عطا فرمائے۔تا یہ آستانہ ثانیٔ دیویٰ شریف ہو جائے۔

وما علینا الا البلاغ

فقیر عنبر علی شاہ وارثی اجمیری: اس فقیر کو سرکار وارث الاولیاءؒ کے کرم خاص سے ۱۹۴۷ء بروز عید الفطر قبل نماز عید سرکار عالم پناہ کے چادر پیش کرتے وقت حضور قبلہ عالم خواجہ مقصود شاہ صاحب وارثیؒ زیب خانقاہ نشستگاہ عالیہ سرکار عالم پناہ میں پیش کر کے احرام عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا سنا عنبر شاہ جہاں جاؤ ہمیں ساتھ لیکر جانا اور اپنے آپ کو سرکار کا غلام جاننا یہی تمہارے لئے فلاحِ دارین کا باعث بس جانو۔

نسبتِ وارثِ کونین کے قرباں عنبر
اسی نسبت سے ہوا صاحب ایماں ہو نمیں

خادم الفقراء عنبر

پاکستان میں وارثی خانقاہیں

اعلحضرت فقیر کامل حضور پرنور خواجہ قاضی اکمل شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ موضع چھپر شریف تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی۔ آپ سرکار عالم وارث الاولیاءؒ کے عاشق صادق کامل و مکمل فقیر تھے۔ پابند شرع ذاکر وشاغل، معصوم صفت تنہائی پسند مجسمہ تسلیم ورضا، پیکر صبر وشکر ورجا، صاحب

کی خدمت کرنے والے بیکسوں کی دستگیری کرنے والے لوگوں کو صراط المستقیم دکھانے والے علم حدیث وقرآن پڑھانے والے تبلیغ دین میں ہمہ تن مشغول فارغ وقت میں نوافل واذ کار کرنے والے۔توکل فقرو استغنا میں کمال حاصل تھا۔تمام عمر میں چالیس حج کئے سرکار میں سالانہ حاضری معمولات میں تھی۔

آپ سے بہت سی کرامات کا ظہور ہوا صاحب سیف زبان بزرگ تھے۔آپ کا آستانہ ماڈل کالونی کراچی میں زیارتگاہ خاص وعام ہے۔ سالانہ عرس ۲۹ رجب کو ہوتا ہے جس میں آپ سے وابستگان سلسلہ پنڈی و چکوال وغیرہ سے آتے ہیں۔اس عرس کا انتظام جناب حاجی محمد حنیف صاحب وارثی مالک نیوانبالہ سوئیٹ میٹ کراچی ، بہت خوش اسلوبی سے کرتے ہیں تمام رات محفل سماع صبح قل شریف ۴ بجے دن غسل مزار پاک ہوتا ہے۔

خانقاہ وارثیہ

درگاہ **بی بی آمنہ وارثیہ** بالائے جونا دھوبی گھاٹ کراچی۔

مزار میاں انوار شاہ وارثیؒ یہاں ہر سال ۱۱ رجب المرجب کو حضور غریب نوازؒ کا عرس ہوتا ہے۔ اور ۱۱، صفر المظفر کو سرکار وارث الاولیاءؒ معہ خدائی رات ہوتا ہے۔

۱۷ رمضان المبارک مخدوم نصیر الدین چراغ دہلوی کا عرس یکم رمضان وارث الاولیاءؒ کی ولادت، ۱۴ ربیع الاول خواجہ قطب صاحبؒ کا عرس و دیگر تقاریب ہوتی ہیں۔

آستانہ عالیہ بابا محبّت شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ

محبت نگر، ملیر سٹی

آپ خاص سرکار وارث الاولیاء نور اللہ ضریحہٗ کے بیعت تھے۔ بعد غلامی وارث پاکؒ سیاحت عرب کو چلے گئے واپسی پر چالیس سال قطب الاقطابؒ سرکار کے آستانہ کی جاروپ کشی کی۔ پاکستان بننے کے بعد کراچی ملیر میں قیام کیا آپ نے اس مقام کو گلزار بنا دیا۔ ایک کنواں اپنے ہاتھ سے خود کھودا چلّہ گاہ تعمیر کی خانقاہ تعمیر کی۔ اور ہر سال سرکار کا عرس مبارک کرتے تھے۔ بڑے متوکل قانع صاحب تسلیم و رضا بزرگ تھے۔

وصال شریف کے بعد اس فقیر کو غسل و تجہیز و تکفین کی خدمت اپنے

ہاتھ سے دینے کا فخر حاصل ہے۔ ۲۷، رمضان تاریخ وصال ہے ہر مہینے آپ کی ماہانہ فاتحہ ہوتی ہے۔

آپ سے حلقہ وارثیہ کی بہت تبلیغ ہوئی۔ ہزاروں بندگان خدا نے راہ ہدایت پائی ایک حجرہ مصنف کتاب ہذا کے لئے محبت شاہ بابا صاحب سرکار نے اپنی حیات میں مقرر کر دیا تھا۔

آپ کامل عاشق تھے۔ سات سات دن تک کچھ نہ کھانے پینے پر آپ کو ملکہ تھا۔ میرا بچپن کا زمانہ حضرت کی خدمت میں گزرا اور محبت وارثیہ کی بنیاد آپ ہی کی ذات ہے۔ جب میں حاضر ہوں معلوم ہوتا ہے بابا سرکار بیٹھے مجھ سے بدستور گفتگو فرما رہے ہیں۔ مجھ پر حضرت کا بہت کرم تھا اور کرم ہے۔

العشق ھو اللہ ھو اللہ ھو اللہ کی مکمل تفسیر تھے۔

گلزار صاہ وارثی: آپ بڑے صابر و شاکر متوکل فقیر تھے۔ بذریعہ مصنف کتاب ہذا احرام پایا کورنگی جے ایریا مارکیٹ کے پاس مزار زیارتگاہ ہے۔ آپ کے مزار کی خدمت میاں نور علی شاہ وارثی اکبر آبادی بہت خلوص سے

کرتے ہیں۔ ہر سال عرس ہوتا ہے۔

اعلحضرت حضور قبلہ و کعبہ شیخ المعرفت الحاج فقیر حیرت شاہ صاحب وارثیؒ

حیرتِ آئینہ ہوئے حیرت
آئینہ رو کو روبرو کر کے

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ۱۹۳۲ء، ۱۶، رجب المرجب کو ایک رات دربار خواجگان سلطان الہند غریب نوازؒ کے عرس کے موقعہ پر میں حضرت حیرت شاہ صاحب وارثیؒ کے بستر پر سو گیا صبح ۴ بجے خواب دیکھتا ہوں ایک بزرگ وجیہہ سراپا بقعۂ نور ذات اور آپ کے ہمراہ چند اور بزرگ تشریف لائے ان بزرگ نے مجھے بیعت کیا اور کچھ گلاس میں شربت کی قسم کی الحیضر شیریں مجھے اپنے منہ سے لگا دیا جس نے مجھے مکیف کر دیا۔ آنکھ کھلی تو سرہانے قبلہ عالم خواجہ حیرت شاہ صاحب وارثیؒ کو پایا آپ نے ایک روپیہ دیا ۵ آنے کی شیرینی منگائی اور ۵ آنے کے پھول جب لیکر آیا تو حضرت نے شربت بنوا کر مجھے دوزانو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور ہاتھ میں ہاتھ لیکر ارشاد ہوا پڑھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ۳ بار میں نے پڑھا۔ اور پھر فرمایا۔

ہاتھ پکڑتا ہوں پیر کا پنجتن پاک کا خدا اور سول کا دو مرتبہ کہنے کے بعد کہا ہاتھ پکڑتا ہوں وارث پاک کا بذریعہ حیرت شاہ وارثیؒ ہاتھ پکڑتا ہوں پنجتن پاک، خدا اور سول ﷺ کا کہہ کر گلے سے لگا کر فرمایا۔ سنو سنو جو تم نے خواب دیکھا تھا یہ اسکی تعبیر ہے۔ حالانکہ میں نے خواب ابھی کسی سے بیان نہیں کیا تھا۔ میں قدم بوس ہوا۔ اس دن سے جب کبھی آپ اپنے حلقہ بگوشوں میں جلوہ افروز ہوتے تو فرماتے سنا سنا ایے ایے یہ شاہ میاں ہمارے اور تمہارے دونوں کے پیر بھائی ہیں۔

حضور قبلہ عالم نے اس خادم کو ہمیشہ شاہ میاں کہکر مخاطب فرمایا۔ کبھی میرا نام نہیں لیا یہ کرم نوازی تھی یہ ایک واقعہ کیا پھر ۳۵ سالہ زندگی میں ہزاروں واقعات حیرت انگیز رونما ہوئے۔ اکثر اوقات کوئی شخص آیا تو حضور نے اس کی قلبی کیفیت میری طرف متوجہ ہو کر فرما دی۔

ہاں ہاں میں کدھر جا رہا ہوں سرکار کا اسم گرامی

(الحیرت)

ایک مکمل کتاب ایک مکمل مشرب ایک مکمل مسلک ــــــ۔ ایک ارفع و اعلےٰ مقام، ایک ضخیم سے ضخیم تر کتاب ہے۔

کوئی کہے تو کیا کہے۔ کہے تو کہے کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ آپ جالندھر شہر میں ایک راجپوت گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم جالندھر میں ہوئی اس کے بعد لاہور یا دہلی میں تعلیم مکمل ہوئی۔ کچھ زمانے ملازمت کی شادی ہوئی۔ ایک لڑکا محمد ارشاد پیدا ہوا تو بیوی صاحبہ داغ مفارقت دے گئیں۔ تلاش شیخ میں دیویٰ شریف پہنچے۔ حضور میاں بیدم شاہ صاحب وارثیؒ کی فیضیاب نظر کے اثر سے رحیم بخش مجسم حیرت بن گئے۔ جیسا کہ خود ارشاد فرمایا۔

حیرتؔ ہی اکیلا نہیں کچھ آپ کا حیراں
حیرتؔ سے وہاں پھرتے ہیں حیران ہزاروں

بعد احرام پوشی سرکار نے ایک عرصہ حضرت مخدوم ناصر الدین جالندھریؒ کے مزار پر مجاہدات و ریاضت کے لئے اور سیاحت کو نکلے تو زمین کا چپہ چپہ کھوند مارا۔ عرب و عراق روم و شام مصر و سوڈان شرق اردن فلسطین غرض جس طرف گئے ہزاروں پروانے پروان چڑھے۔

اے شمع ازل آپ کے انوار پہ مٹ کر!
پروانے وہاں چڑھتے ہیں پروان ہزاروں

شیخ کے نام پر جان و مال سب نثار کرنے کے لئے پیدا ہوئے تھے۔ جس راہ سے گزرتے اژدہام ہو جاتا۔

عقل آمد دین و دنیا شد خراب
عشق آمد ہر دو عالم کامیاب

آپ سراپا تصویرِ عشق تھے۔ وارث پاک کے نام پر سب کچھ قربان کئے ہوئے تھے۔ صاحب حال بنانے والے فقیر تھے۔ سیف زبان نہیں بلکہ سیف نظر تھے۔ جس پر نظر پڑی گویا کام تمام کر گئی۔

آپ نے قریباً ۲۷ حج کئے صبح کے لئے کبھی کچھ نہ رکھا۔ حُسن پرست ایسے کہ مٹی کا حسین پتلا ملجائے تو غرق حیرت انوار ہو جائیں۔ خود حسین ایسے کہ جو دیکھے محوِ حیرت ہو جائے۔

جس طرف سے وہ اگر بانئ شر جاتا ہے۔
فتنۂ حشر نگاہوں سے اتر جاتا ہے

۳۵ سال یہ فقیر سفر و حضر میں حتیٰ کے حجاز پاک حج بیت اللہ شریف میں بھی ہم رکاب رہا ہے۔ آپ بین الاقوامی شہرت کے مالک تھے۔ لیکن یہ

تلاش محبوب حقیقی کا متلاشی آخرایک دن اپنی جستجو میں کامیاب ہوا۔

بحرانوار حیرت میں غرق ہوکر فنافی الذات ہوگئے۔

تاریخ وصال ۲۸، جمادی الاول ہے مزار پاپوش نگر قبرستان کراچی میں نامکمل ہے۔

کیونکہ آپ کے صاحبزادے ارشاد میاں وارثی نے اس سلسلہ میں ہمیشہ روڑے اٹکائے۔ سرکار کے دفن کے بعد قریباً سات روپیہ جمع ہوئے ۔حاجی جمیل خازن مقرر ہوئے۔ ارشاد صاحب ان سے رقم لاکر خرچ کر بیٹھے۔ حاجی جمیل صاحب قبلہ چار چادریں ٹین کی اس وقت مزار پر ڈالنے کو پیش کیں وہ بھی ارشاد صاحب نے عبدالکریم گورکن پاپوش نگر کو فروخت کردیں۔

سلسلہ عالیہ وارثیہ میں گوسجادہ نشینی نہیں ہے۔ اور سرکار کا ارشاد ہے کہ فقیر کا کوئی وارث نہیں ہے۔

لیکن ارشاد صاحب بدستور باانداز سجادہ نشین مختار بنے ہوئے ہیں۔

شاہ صاحب قبلہ وابستگان بھی کچھ تو غافل و بے خبر ہیں اور کچھ ان حالات

سے کبیدہ خاطر ہیں بہر حال آپس میں اتفاق مقصود ہے۔شاہ صاحب قبلہؒ کا مزار بھی مثل تنازعہ کشمیر ہے۔اس شیر پیشۂ فقیر کا مزار آج بے سایہ ہے۔کیونکہ محمد ارشاد صاحب وارثی نے تمام زندگی اپنے والد بزرگوار کو چین نہیں لینے دیا۔شاہ صاحب قبلہ ہمیشہ ان سے بیزار رہے۔انہوں نے شاہ صاحب قبلہ کو جی بھر کر ستایا اور آپ کا مزار بھی ان کے ستم بے پایاں کا شاخسانہ ہے۔اللہ ان کو نیک ہدایت دے آپ کے دو مجموعہ کلام ''نقش حیرت'' اور ''عکس حیرت'' آپ نے اپنی حیات میں ہی شائع کر دئے تھے۔

حضرت قبلہ ابر شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ جالندھر

آپ حضرت قبلہ و کعبہ بیدمؔ شاہ صاحب وارثیؒ کے نصف تہمد پوش فقیر تھے۔نعت گو عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شیریں کلام جادو بیان پنجابی روپ میں آپ کا کلام شاہکار ہے۔اور بہت مقبول ہے۔مزار ملتان میں زیارتگاہ خاص و عام ہے۔

تاریخ وصال ۱۲، صفر المظفر ہے۔

جلال الدین شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: حضور محبت شاہ صاحب وارثیؒ پنجابی کی بولتی تصویر تھے۔ کراچی پاپوش نگر قبرستان میں مزار ہے۔

سیّد عبدالغنی شاہ فقیر وارثیؒ: بڑے حکیم تھے۔ بہترین شاعر تھے۔ محمود شاہ صاحب وارثیؒ اٹاوی سے نصف تہمد ملا تھا۔ تمام زندگی پابندیٔ وضع سے گزاری مزار لیاقت آباد کراچی میں ہے۔

میاں انور شاہ وارثی علی گڑھی

مھدی شاہ صاحب وارثیؒ وابستہ سلسلہ تھے۔ فقیر مصنف کتاب ہذا سے احرام پایا تھا۔ بہت وضع دار آزاد نہنگ فقیر تھے۔ دربار وارث الاولیاءؒ جونا دھوبی گھاٹ، کراچی میں مزار ہے۔

دلدار شاہ میاں وارثی دہلوی: حاجی محبوب شاہ وارثی مہاجر اردن سے داخل سلسلہ تھے۔ فقیر مصنف کتاب ہذا سے احرام تھا۔ دربار وارث الاولیاءؒ جونا دھوبی گھاٹ قبرستان میں مزار ہے۔

صوفی شرف الدین شاہ صاحب سرشار شاہ وارثیؒ: آپ حافظ پیاری شاہ صاحب وارثیؒ کے احرام پوش تھے۔ بڑے قابل ہر علم پر آپ کو عبور تھا۔

آپ نے کئی کتابیں تصنیف کیں جسمیں میلا دصوفی بہت مقبول ہے۔آپ کا کلام طبع نہ ہوسکا۔مزار مڑنگ قبرستان لاہور میں ہے۔

سلام بحضور سرکار **عالم پناہ وارث الاولیاء** رحمۃ اللہ علیہ نور اللہ ضریحہ

سلام اے حق شناس وارث سلام اے تاجدارِ دیوا
سلام اے مشعل حقیقت نگارِ دیوا بہارِ دیوا

نبیؐ کے جانی علیؑ کے پیارے وقارِ زہراؑ اور وحِ شبّیرؑ
سلام اے سیدِ زمانہ امیرِ دیں شاہکارِ دیوا

ہمارے داتا ہمارے آقا ہمارے مولا حسینؑ سیرت
سلام اے دستگیر عالم سلام اے گلعذار دیوا

سلام کیجئے قبول شاہا طفیل آل رسولؐ شاہا
سلام اے سرورِ باغ وحدت فقیرِ اعظم نگارِ دیوا

یہی تمنا ہے۔ ابتو عنبر کہ باب وارث ہو اور مراسر
زہے مقدر کہ میری ہستی ہو خاکِ راہ غبار دیوا

یکم ربیع الاول شریف ۱۳۹۰ھ، لاہور

شکریہ

ہزار ہزار شکر اس خالق کون ومکان وارث دو جہان رب العالمین کا کہ جس کے قبضہ میں کل مخلوقات وارض وسمٰوات ہیں جس نے مجھ سے زرہ ناچیز کو اتنی اہم ترین کتاب کی تصنیف وتالیف کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ میرے امکان سے بعید سے بعید تر تھا۔ جسے اُس مسبب الاسباب نے غیبی امداد سے آسان سے آسان تر کر دیا۔ اُس کی تعریف کی جائے اسی کا شکر ادا کیا جائے۔

ونیز برادر طریقت میاں عبدالغفار خاں وارثی صاحب مالک وارثی ہوٹل کے لئے دست بدعا ہوں سرکار وارثِ پاکؒ کے صدقے میں آپ کو رب العالمین دو جہان کی فلاح وبہبود عطا فرمائے۔ کہ انہوں نے تصنیف وارث الاولیاءؒ کے تحت دامے درمے قدمے سخنے ہر طرح مجھ سے تعاون کیا۔

ونیز نواب خانصاحب وارثی مالک ظفر آرٹ پریس راولپنڈی جن کی حوصلہ افزائی نے شیر دل بنا دیا۔

الٰہی بحق بنی فاطمہؓ

کہ برقول ایں ما کنی خاتمہ

اللہ ان حضرات کو دو جہاں کی فلاح عطا فرمائے۔ آمین

و نیز دعا گو ہوں برادرم عطاء اللہ شاہ ساگر وارثی اروپ گوجرانوالہ و

میاں علی حسین وارثی، جمال شاہ وارثی، گوجرانوالہ۔

و میاں عزت شاہ وارثی چھپر شریف۔

میاں بشیر صاحب موضع فتو منڈ، گوجرانوالہ۔

جناب الحاج سلامت اللہ صاحب پانی پتی، گوجرانوالہ۔

ان سب حضرات نے حسب الاستطاعت میری کوشش میں حتی المقدور تعاون کیا۔

سبحان اللہ عمّا یصفون وسلامٌ علی المرسلین

والحمدُ للہ رب العالمین

للحمد کہ من بندۂ حیدرؓ ہستم

از میکدۂ عشق سکندر ہستم

مخمور شُد از بادۂ عرفان عنبر
در دیرِ خرابات قلندر ہستم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرہ عالیہ

قادریہ، وارثیہ، رضوان اللہ اجمعینؒ

اس شجرہ کو جو شخص بعد نمازِ فجر ایکبار پڑھے گا تو ربّ العالمین ہر بلا و مصیبت سے اس کو محفوظ رکھے گا اور دینی و دنیوی فلاح و بہبود اُس کو نصیب ہوگی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ بَارِكْ عَلٰى بَحْرِ أَنْوَارِ جَمَالِكَ وَأَحْسَنَ لِقَائِكَ وَضِيَاءِ نُوْرِ قَدِيْمِكَ وَأَعْظَمُ صِفَاتِ قُدْسِكَ وَتَمَامِ وَصْفِكَ بِكُلِّ صِفَاتِكَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِكَ وَمَغْفِرَتِكَ وَبِمَكْنُوْنِ سِرِّكَ وَبِتَوْحِيْدِ وَحْدَانِيَتِكَ وَبِبَقَائِكَ وَبِجَمِيْلِ سِرِّكَ وَبِجَمِيْلِ سِرِّكَ وَبِعِزَّةِ رُبُوْبِيَتِكَ وَمُنْتَهَاءِ عِلْمِكَ وَرَحْمَتِكَ وَجَمِيْعِ بَرْكَاتِكَ وَحَسَّانِكَ وَعِرْفَانِكَ وَإِحْسَانِكَ وَمَرْضَاتِكَ وَمُحَبَّتِكَ وَأَفْعَالِكَ وَسَيَّارَتِكَ وَعَطْفِكَ وَلُطْفِكَ وَجُوْدِكَ الْأَعْلٰى وَبِحَقِّ حَقَائِقِ حَقَّانِيَتِكَ وَبِفَيْضِ كَمَالِكَ وَعَدَدِ تُوْرَاتِكَ وَزَبُوْرِكَ وَإِنْجِلِيْكَ وَفُرْقَانِكَ وَعَدَدُ كُلِّ شَيْءٍ عَالَمِ مَوْجُوْدَاتِكَ وَعَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدَ الْمُصْطَفٰى ﷺ وَعَلٰى إِمَامِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبْ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَه وَعَلٰى سَيِّدَةِ النِّسَآءِ فَاطِمَةِ الزَّهْرَاءِ رضی اللہ عنہا وَعَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا إِمَامِ الْحَسَنِ الْمُجْتَبٰى علیہ السلام وَعَلٰى

سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا إِمَامِ الحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ كَرْبَلَاءَ مُعَلَّى عليه السلام وَجَمِيْعِ آلِ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَعَلَى إِمَامِ الْعَارِفِيْنَ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ وَبَاقِرْ وَجَعْفَرْ وَكَاظِمْ وَمُوْسَى رَضَا وَمَعْرُوْف وَجُنَيْد وَشِبْلِيْ عَبْدِ الْوَاحِدْ وَأَبُوْ الْفَرْحِ وَبُوْ سَعِيْدٍ وَعَلِيْ شَيْخِ مُحْيِى الدِّيْنِ أَبِيْ مُحَمَّدِ الْقَادِرِ الْمَكِيْنِ وَرَزَّاق سَيِّد وَعَلِي وَمُوْسَى وَحَسَنِ وَبهاءُ الدِّيْنِ وَجَلَال وَفَرِيْدُ الْمِلَّةِ وَالدِّيْنِ وَإِبْرَاهِيْم وَعَلى إِبْرَاهِيْم أَمَانُ اللهِ الحُسَيْنِ وَعَلَى هِدَايَةِ الصَّمَدِ الرَّزَّاقِ إِسْمَاعِيْل وَشَاكِروَنجاتُ اللهِ عَلَى سَيِّدِنَا خَادِمِ عَلَى الأَعْلَى الشَّيْخِ الْعَالَمِيْنَ سُلْطَانِ الطَّرِيْقَةِ وَإِمَامِ الشَّرِيْعَةِ وَارِثِ الْكَوْنَيْنِ مَقْصُوْدَ وَسِلَتِنَا فِي الدَّارَيْنِ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا وَمَوْلَانَا خَاتِمِ النَّبِيِّيْنَ إِمَامِ الْمُرْسَلِيْنَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَجَمِيْعِ أَوْلِيَاءِهِ أَحَبَّهُ وَأَحِبَّاءِهِ وَأُمَّتِهِ وَذُرِّيَاتِهِ أَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

هُوَالوارث

شجرۂ عالیہ سلسلہ چشتیہ، نظامیہ، وارثیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ

ربنا بہر محمدؐ مصطفی مرتضیٰ
ہم حسنؓ ہم عبدالواحدؒ ہم فضیلؒ باصفا

بہر ابراہیمؒ ادھم ہم حذیفہؒ مرعشی
ہم امین الدین علوممشادؒ و ابو اسحاقؒ احمد متقی

بہر شاہ بو محمد ناصر الدینؒ ذی وقار
از پئے سلطان مودودؒ و شریف راز داں

بہر عثمانؒ و معینؒ الدین قطب الدینؒ ولی
ہم فرید الدینؒ نظام الدینؒ نصیر الدینؒ سخی

ہم کمال الدینؒ سراج الدینؒ علم الدینؒ شاہ
بہر محمودؒ و جمال الدینؒ محمدؐ دیں پناہ

ہم محمدؒ بہر یحییٰؒ ہم کلیمؒ حق پرست
ہم نظام الدینؒ فخر الدینؒ و قطب الدین مست

ہم جمال الدین عباد اللہؒ بلند و خادم و عالم پناہ

بہر لطف خویش کن اے وارثؒ ما یک نگاہ

الصّلوٰۃ والسلام اے خواجگانِ چشتیاں

کعبۂ مقصودِ ما اے وارثِ کون و مکاں

ھُوَالوارث

سلام بحضورِ وارث علیہ السّلام

سلامٌ علیٰ نورِ ربّ العلائے

سلامٌ علیٰ وارثِ دوسرائے

سلامٌ علیٰ شمع بزمِ ہدایت

سلامٌ علیٰ فخرِ خیر الورائے

سلامٌ علیٰ الِ یٰسٓ و طٰہٰ

سلامٌ علیٰ روحِ مشکل کشائے

سلامٌ علیٰ نورِ چشمانِ حیدرؓ

سلامٌ علیٰ جانِ خیر النسائے

سلامٌ علیٰ روحِ حسنین وارثؒ

سلامٌ علیٰ سیّد الاولیائے

سلامٌ علیٰ تاجدارِ ولایت

سلامٌ علیٰ مظہرِ کبریائے

سلامٌ علیٰ حق نگر حق نمائے

سلامٌ علیٰ غرقِ انوارِ وحدت

سلامٌ علیٰ اکمل الاصفیائے

سلامٌ علیٰ کل مقصودِ عنبرؔ

سلامٌ علیٰ شاہِ گلگوں قبائے

رباعی

وارث دو جہان کے صدقے

شہِ کون و مکان کے صدقے

خاک عنبرؔ کو کر دیا اکسیر

خواجۂ خواجگان کے صدقے

حضرت وارث چراغِ خاندان پنجتن — یادگارِ پنجتنؑ نام و نشان پنجتنؑ

نیّرِ برج سیادت گوہر تاج شرف — اے گُلِ زہرؑا بہارِ بوستان پنجتنؑ

بیدمؔ شاہ وارثی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بحضورِ مولائے کائنات علیہ السّلام

رقم ہیں عرش بریں پر تیری صفات علیؑ
ہے فخر کشورِ کونین تیری ذات علیؑ

ہوئے ہیں آپ کے کردار سے عیاں بخدا
رموزِ حق کے حقیقت نما نکات علیؑ

سراپا مظہر انوارِ حق تیری صورت!
ہیں مہر و ماہ میں تیری تجلیات علیؑ

فدائے روئے منوّر نثار نقشِ قدم
یہ میرا دل میرا ایمان میری حیات علیؑ

نبیؐ نے برسرِ ممبر کہا ہے اے عنؔبر
امامِ اوّل و مولائے کائنات علیؑ

بحضور سیّدنا امام حسن علیہ السلام

کسقدر افضل و اعلیٰ ہیں حسن ابن علیؑ — یعنی توحید سراپا ہیں حسنؑ ابن علےؑ
جانِ احمدؐ دلِ زہراؑ و وقارِ حیدرؑ — اب خدا جانے کہ کیا کیا ہیں حسنؑ ابن علیؑ

سلام بحضور سیّدنا امام حُسین علیہ السلام

سلامٌ نور رب العالمینی — حُسینٌ فخرِ ختم المرسلینی
سلامٌ ابن حیدرؑ بنت زھراؑ — سلامٌ یا شفیع المذنبینی
سلامٌ انت سخیٌ بن سخیٌ — سراپائے حسن مکی مدینی
سلامٌ وارثِ ارثِ محمدؐ — امامٌ الحق امام المتقینی
سلامٌ شاہِ تسلیم و رضائےؑ — شہیدٌ شاہدٌ عین الیقینی
سلامٌ قاسمٌ تسلیم و کوثر — سلامٌ مالکُ الخلد البرینی
سلامٌ حافظنا دین الاسلام — سلامٌ ناصرُ الدینی المبینی
سلامٌ اکبرؑ و عباسؑ و اصغرؑ — سلامٌ قاسمٌ نُور المبینی
سلامٌ عابدؑ و کلثومؑ و زینبؑ — سلامٌ اٰلِ فخرُ العالمینی
سلام یا شہیدانِ حقیقت — سلامٌ جاں نثارانِ الحسینی

انا عبدک عنبر انت ھادی
اغثنی خذ یدی وارث معینی

ھوالوارث المعین العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الھم صل علیٰ سیّدنا محمدؐ وّ علیٰ الِ سیّدنا محمدِ وّ علیٰ وارثنا علیہ السلام

شجرۂ عالیہ خاندان مقدس نسبیہ جدّیہ، پنجتنی وارثیہ

المدد صل علیٰ سیّد محمد مصطفےٰ
سیّدہ خاتونِ جنت فاطمہؓ خیر النساء

المدد اے سیّد الشھداء شھیدؓ کربلا
مست تسلیم ورضا وصبر وحلم واتقا

المدد اے شاہِ زین العابدینؓ خوش لقا
یادگار فاطمہؓ ہم یادگارِ مصطفےٰ

باقرؓ وجعفرؓ جناب موسیٰؓ کاظمؓ رہنما
قاسمؓ وسیّد علیؓ مہدی وجعفرؓ پیشوا

باقرؓ وجعفرؓ جناب موسیٰؓ کاظمؓ رہنما
قاسمؓ وسیّد علیؓ مہدی وجعفرؓ پیشوا

شاہ علاؤالدین عبدالآدو احدؒ نیک نام
عمروزین العابدین سیّد عمر عالیمقام

عبدالاحد احمد میراں شاہ کرم اللہ سخی
شاہ سلامت سیّدی قربان علیؒ وارث علیؒ

ھوالوارث الکریم الحق المبین

مندرجہ ذیل مناجات نسبت پنجتنی شجرۂ عالیہ حضورِ وارث الاولیاءؒ کی بارگاہ میں شاہ شاکر صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ نے پیش کیا۔ حضور سرکار عالمپناہ نے بہت پسند فرمایا اس کا ورد بصورت مناجات سلسلہ عالیہ میں جاری وساری ہے۔ اگر روزانہ اس کو طالب ایک بار صبح پڑھے تو دل انوارِ ذات سے معمور ہو جائے۔ اور جملہ مقاصد دینی و دنیوی میں فلاح و بہبود پائے۔

مناجات

وارثا خذ بیدی بہر رسولِ عربیؐ — مدنی القرشی ہاشمی و مطلبی

وارثا از پۓ خاتونِ قیامت مددے — پۓ زہرؑا ثمر باغِ سالت مددے

وارثا بہر علیؑ ساقیٔ کوثر مددے — پۓ مولائے جہاں فاتحِ خیبر مددے

وارثا بہر حسنؑ سبطِ رسولِ دو جہاں — عالمِ علمِ لدُن واقفِ اسرارِ نہاں

وارثا بہر حسینؑ ابن علیؑ جانِ بتولؑ — گوہر بحرِ ولایت گُل بُستان رسول

وارثِ ما نظرِ بر کرمِ خویش بکن — بشنو فریادِ روا حاجتِ درویش بکن

وارثِ ما نظر بر کرمِ خویش بکن   بشنو فریادِ ما حاجتِ درویش بکن

شاکر خستہ جگر سوزِ دراں می خواہد   بہر نظارۂ تو شوق فزوں می خواہد

شجرۂ عالیہ چشتیہ صابریہ وارثیہ نسبت اویسیہ

• لِسنہ ۱۳۱۰ھ میں سرکار وارث الاولیاءؒ حضور سرکار مخدوم الاولیاء صابر پاکؒ کے عرس میں حاضری کلیر شریف کے موقعہ پر ایک طالب حاضر خدمت ہوا اور عرض کی کہ سرکار مجھے سلسلہ صابریہ میں بیعت فرمالیں۔ حضور نے فرمایا اچھا۔ اور اسی وقت آپ نے مراقبہ کیا اور چند لمحے بعد اسکو سلسلہ عالیہ صابریہ میں بیعت فرمایا۔

غلامان نے عرض کی کہ حضور کیا سلسلہ صابری کی بیعت بھی ہمارے سلسلہ میں لینا جائز ہے۔ آپؒ نے فرمایا ہم نے ابھی سرکار سیّدنا مخدوم الاولیاء حضور صابرؒ پاک سے اجازت لے کر اس کو داخل سلسلہ کیا ہے اب سرکار صابرؒ پاک کے نام کے بعد ہمارا نام سلسلہ صابریہ پڑھا جائے۔ اور آپ نے شجرہ اس طرح طالب کو عطا فرما کر رخصت کیا۔ فقیر نے اس سلسلہ کو نظم کر کے سرکار میں پڑھا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے مظہر نورِ خدا ارحم لنا ارحم لنا　　یا مصطفٰی یا مجتبیٰ ارحم لنا ارحم لنا

یا مرتضیٰ مشکل کشا ارحم لنا ارحم لنا　　اے تاجدار ھل اتیٰ ارحم لنا ارحم لنا

خواجہ حسنؒ بصری وہم واحد فضیلؒ باصفا　　اے پیر کامل پیرانِ ما ارحم لنا ارحم لنا

بہر ابراہیمؒ ادھم ہم شہ حذیفہؒ مرعشی　　خواجہ امینؒ الدین ما ارحم لنا ارحم لنا

یا شہہ علو ممشادؒ و بوالحقؒ احمد متقیؒ　　بہر محمدؒ پیشوا ما ارحم لنا ارحم لنا

یا ناصر الدین خوش لقا سلطان مودودؒ و شریفؒ　　از بہر عثمانؒ باحیا ارحم لنا ارحم لنا

یا خواجۂ کل خواجگان خواجہ معین الدینؒ حسن　　از بہر قطب الاولیاء ارحم لنا ارحم لنا

خواجہ فرید الدینؒ ولی محبوب حق گنج شکر　　یا شاہ زہد الانبیاء ارحم لنا ارحم لنا

مخدوم صابرؒ کلیری خواجہ علاؤالدین سخی　　اے آفتاب اولیاء ارحم لنا ارحم لنا

اے وارثِؒ دنیا و دیں اے آل ختم المرسلین　　قطب زماں غوث الوریٰ ارحم لنا ارحم لنا

اے وارثؒ عالمپناہ مقصودِؒ کل اولیاء

عنبرؔ ہے بندہ آپکا ارحم لنا ارحم لنا

سلام بحضور حضرت مقصود شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ

السلام اے نورِ حق نورِ نبیؐ نورِ علیؓ　　السَّلام اے وارثؒ عالمپناہ وارث علیؒ

السَّلام اے واقفِ رازِ خفی سِرِّ جلی　　السَّلام اے حضرت مقصودؒ شاہ کامل ولی

چند ضروری ہدایات

مریدکوشیخ کی تابعداری میں ہمہ تن مصروف رہنا چاہیئے۔

مریدکوشیخ کے احکام پر پوری مستعدی اور خلوص ومحبت سے عمل کرنا چاہیئے۔

مرید وہ ہے جوکہ خودکوشیخ کی مِلک سمجھے۔

مرید وہ ہے کہ شیخ کو ہروقت اپنے ساتھ تصور کرے اور شیخ کی مکمل صورت ہوجائے۔

مرید شیخ کی بارگاہ میں باادب با احترام رہے۔

مرید شیخ کی کیفیات پر نظر نہ کرے بلکہ احکام شیخ پر عمل کرے۔

مریدکوشیخ کی محبت اپنے دل میں رکھنی فرض ہے۔

مرید کو چاہیئے کہ نماز کی پابندی کر کے ہر وقت لاالٰہ الا اللہ قلب سے جاری رکھے۔اور ہر دس بار کے بعد محمدؐ رسول اللہ ضرور کہے۔

مرید کو چاہئے کہ بحضور شیخ ہمیشہ نیچی نظر رکھے۔ اور جب شیخ کے چہرہ پر نظر پڑے درود شریف پڑھتے ہوئے نظر رکھے۔

صُورتِ انساں خدارا دیدہ ام
من خدا را آشکارا دیدہ ام

ہر مومن کا فرض ہے کہ ہر وقت اپنے ہر عمل کا جائزہ لے اور حق و باطل کا امتیاز کرے محبت سے دل کثافت دور ہو جاتی ہے۔

محبت خاک کو اکسیر بناتی ہے۔
محبت ہی وجہ تخلیق کائنات ہے۔
محبت ہی انسان کو انسان کامل بناتی ہے۔

محبت است کہ کس را نمی دید آرام
وگرنہ کیست آسودگی نمی خواہد

قطعه

وہ ملگئے تو ضبط کی طاقت نہیں رہی　　جلوؤں نے اُس مقام پہ پہنچا دیا جہاں
ساحل پہ آ کے موج سلامت نہیں رہی　　مجھ کو تمیز وحدت و کثرت نہیں رہی

غزل

تجلئ بتاں سے کی حرم میں روشنی ہم نے
بایں صورت بدل ڈالا مزاق زندگی ہم نے

کسی صورت نہ پایا جب سکون دائمی ہم نے
تو مجبوراً بدل ڈالا نظام زندگی ہم نے

تیرے ہوتے ہوئے جانِ دو عالم بزم امکاں میں
بڑی مجبوریوں سے ہائے کاٹی زندگی ہم نے

خیال شکوۂ بے التفاتی بھی نہیں آیا
تمہاری یاد کو جب سے بنایا زندگی ہم نے

دل اکثر سوزِ محرومی سے بہلاتے رہے عنبرؔ
نہ کی لیکن گوارا حُسن کی بے پردگی ہم نے

غزل

جو تیری نظر مجھ سے برہم نہیں ہے
زمانہ مخالف رہے غم نہیں ہے

محبت کی چشم عتاب اللہ اللہ
وہ برہم بھی ہے اور برہم نہیں ہے

غم عشق نے رنگ بدلا ہے شاید
سکوں کا وہ پہلا سا عالم نہیں ہے

مزہ جب ہے خورشید کو جذب کرے
جو کرنوں سے کھیلے وہ شبنم نہیں ہے

تصور میں اکثر وہ آتے ہیں عنبرؔ
کرم انکا مجھ پر یہ کم نہیں ہے

قطعہ

ازل میں در حقیقت راز دار کن فکاں ہم تھے
باندازِ دگر تخلیق کُل کے نقطہ داں ہم تھے
ہماری اک توجہ سے ہوئی تخلیق دو عالم
شریک کارواں ہو کر اُمیدِ کارواں ہم تھے

غزل

ادراک سے بلند ہے وہم وگماں سے دور دلمیں جو ایک راز ہے لفظِ بیاں سے دور

ارض وفلک سے دور مکان وزماں سے دور پہنچا ہوں جستجو میں تیری لامکاں سے دور

وہ ہر ادا سے ہیں میری ہستی میں جلوہ گر چاہے مکاں سے دور ہوں یا لامکاں سے دور

یہ بھی ہے اک فریب تنگ طرّۂ نگاہ ورنہ سر نیاز اور اُس آستاں سے دور

اس طرز بندگی میں ہے دیوانگی کی شان سجدے تو کر رہا ہوں مگر آستاں سے دور

شاید انہیں پہ ختم ہو روداد آشیاں چمکیں تھیں بجلیاں جو ابھی آشیاں سے دور

ذوق طلب شعور طلب پر ہے منحصر

عنبرؔ وہیں سے پاس ہے منزل جہاں سے دور

رباعی

ایک جلوۂ اسرارِ نہانی ہوں میں رازِ ہمہ گیری ہمہ دانی ہوں میں

مسجود ملائک ہوں ازل سے عنبرؔ وہ حضرت آدمؑ کی نشانی ہوں میں

معزز قارئین کرام

اسلام و علیکم!

اللہ وحدہٗ لاشریک کا صد شکر و احسان ہے کہ جس نے ہمیں توفیق بخشی کہ ہم اپنے رہبر و پیشوا کی تحریر کردہ ''خدا کا وجود گوہر مقصود'' کی اشاعت دوئم کے بعد اب سلسلۂ وارثیہ کے عظیم پیشوا ''سیّدی سرکار عالم پناہ حضور وارث پاکؒ اور انکے فقراء کی سیرت و حالات کے بارے میں ایک معلوماتی نسخہ ''وارث الاولیاء فی تذکرۃ الفقراء وارثیہ'' کی اشاعت دوئم کی طباعت سے سرفراز ہوئے۔ اس کتاب کی اشاعت میں جن حضرات کا خاص تعاون حاصل رہا ان میں سرفہرست جناب ڈاکٹر انعام الحق وارثی (محبت منزل) اور جناب محمد عنایت وارثی (لانڈھی) کا خصوصی ممنون و مشکور ہوں اور دُعا اور خیر کا طلبگار ہوں۔

قارئین کرام! میں نے اپنی جانب سے پوری کوشش کی ہے کہ اس کتاب کی طباعت میں کوئی نقطہ کم ہو نہ زیادہ۔ لیکن انسان خطا سے محفوظ نہیں۔

اگر کوئی کمی یا زیادتی ہو تو ناتجربہ کار سمجھ کر اصلاح فرمایئے گا۔

طالب دُعا

سیّد صوفی عبدالماجد وارثی

صدر ٹرسٹ و ناظمِ خانقاہ

حضرت باباخواجہ **سیّد عنبر علی شاہ وارثیؒ**

اظہارتشکر

میں محمد ارشد عزیزی سلیمانی چشتی بہت مشکور ہوں جناب محترم سیّد عبدالماجد وارثی صاحب کا اور جناب ڈاکٹر انعام الحق وارثی (محبت منزل) کا اور محترم جناب عنایت وارثی بھائی کا کہ انہوں نے مجھے اس متبرک کتاب ''وارث الاولیاء فی تذکرۃ الفقراء'' کی اشاعت کا کام سر انجام دینے کا موقع فراہم کیا۔

گو کے وقت بہت ہی مختصر تھا۔ مگر یہ سوچتے ہوئے کہ جن بزرگ ہستی کی تحریر کردہ یہ کتاب ہے وہی اس کام کو سرانجام کروائیں گے۔ اور ایسا ہی ہوا۔ میری خوش نصیبی ہے کہ یہ کتاب حضور حضرت خواجہ سیّد عنبر علی شاہ وارثی اجمیریؒ کی ایک نادر و نایاب کتاب ہے۔ اور اس میں سیّدی سرکار عالم پناہ حضور وارث پاکؒ اور اسی سلسلہ وارثیہ کے فقراء کی سیرت و حالات کے بارے میں گرانقدر معلومات خوبصورتی سے تحریر ہیں۔

قارئین کرام! میں نے اپنی جانب سے پوری کوشش کی ہے کہ اس کتاب کی کمپوزنگ اور طباعت خوب سے خوب تر ہو۔ اللہ پاک ہماری اس کاوش کو بحق جملہ بزرگان دین قبول فرمائے۔ (آمین)

رابطہ: 0311-1095366
a4arshad2001@gmail.com

طابع
عزیزیہ پرنٹرز
کورنگی

فیضانِ عنبر وارثی رض

عرفانِ سلسلہ وارثیہ قادریہ

ایف بی گروپ

بیدمؔ یہی تو پانچ ہیں مقصودِ کائنات
خیرالنساءؑ حسینؑ و حسنؑ مصطفیٰؐ علیؑ

اشاعت دوئم

وابستگان خانقاہ بابا حضرت خواجہ سیّد عنبر علی شاہ وارثی چشتی اجمیریؒ
(ٹرسٹ رجسٹرڈ 270)